مبلغین و مبلغات کیلئے ربیع الآخر سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبیعُ الآخِر کے 21 بیانات

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الآخر سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبِیعُ الآخر کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

ربیع الآخر کے 21 بیانات

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ربیع الآخر کے 21 بیانات

صفحات : 649

پہلی بار : ربیع الاول ۱۴۴۲ ہجری مطابق اکتوبر 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	اجمالی فہرست	4
☆	پہلے اسے پڑھیں.....	5
1	غوثِ پاک کی عبادت وریاضت	7
2	غوثِ پاک کے والدین کا تقوی	40
3	معاف کرنے کی برکتیں	66
4	فرامینِ غوثِ اعظم	100
5	مسلمان کی پردہ پوشی کے فضائل	126
6	اللہ والوں کے اختیارات	158
7	غوثِ پاک کا علمی مقام	191
8	غوثِ پاک کا کردار	229
9	اولیاء اللہ کی شان	260
10	بزرگانِ دین کا جذبہ اصلاحِ امت	292
11	غوثِ پاک کا خاندان	324
12	اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف	353
13	اورادووظائف کی برکتیں	381
14	المدد یا غوثِ اعظم	410
15	اولیائے کرام کی برکتیں	434
16	واہ کیا بات غوث اعظم کی	460
17	کمسن اولیائے کرام	482
18	غوثِ پاک کی شان وعظمت	511
19	غوثِ پاک کا بچپن	543
20	ریاکاری کی تباہ کاریاں	576
21	نزع کی سختیاں	611
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	442

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ربیع الاول کے ٹوٹل 332 بیانات** گیارہ (11) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ربیع الآخر کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ**

ان بیانات میں بر قرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے دردِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

قَبُولیتِ دُعا کا پَروانہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کَلِمات سے دُعا مانگی: **"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ**، یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ **اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ**، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالٰی کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ، پھر اسکے بعد دُعا مانگ۔"

راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالی کی حَمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصلٰوۃُ وَالسَّلام پر دُرُودِ پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ**، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔" (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔۔۔۔۔الخ، ۵/ ۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷)

بیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم وضروری ہے کہ دُعا کے اَوَّل وآخر نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❁ دیکھ کر بَیان کروں گا ❁ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❁ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❁ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے "حضور غوثِ اعظم جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی عبادت وریاضت" کے حوالے سے مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے میں حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحْیُ الدّین عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی عبادت پر استقامت کا

ایک واقعہ، آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام، القاب، والدین اور آپ کے حلیے کے بارے میں مختصراً عرض کرنے کے بعد عراق کے بیابانوں میں آپ کے پندرہ سالہ مجاہدے اور ریاضت کا احوال بھی بیان کروں گا۔ اس کے بعد رات کو کثرت سے عبادت اور شیاطین سے مقابلے کا احوال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کو عبادت میں اتنا خشوع و خضوع کیسے حاصل ہوتا تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خوفِ خدا اور آخر میں سلام سے مُتَعَلِّق مدنی پھول بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "سانپ نما جن" سے سانپ نُما جنّ کی ایک خوفناک حِکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی استِقامت پر عقیدت سے سر دُھنئے چُنانچِہ حُضور شَہَنْشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار میں جامِعِ منصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ سانپ آگیا اور اُس نے میرے سَجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا۔ میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لِپَٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھُس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدَمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِنّ ہے۔ وہ جنّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے روپ میں بَہُت سارے اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ

تعالیٰ کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جِنّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (بَھجۃ الأسرار، ص ۱۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم

(قَبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خُشوع و خُضوع ہو تو ایسا ہو کہ نَماز میں خواہ سانپ ہی لِپَٹ جائے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے توجُّہ نہ ہٹے۔ آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ اگر ہم پر مکّھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہو جائیں، معمولی خارِش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس واقِعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّات بھی ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کے چند گوشوں کے بارے میں سماعت کرتے ہیں۔

غوثِ اعظم کے القاب اور آپ کے والدین کے نام

حضرتِ سیِّدُنا غَوْثُ الاَعْظَم شیخ عبدُ القادر جِیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی ولادتِ باسعادت یکم رمضان

سنہ ۴۷۰ھ جمعۃ المبارک کو جیلان میں ہوئی ۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو محمد ہے اور مُحیُّ الدّین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثَقَلَیْن وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ بزرگوار کا نام حضرت سَیِّدُنا ابو صالح مُوسیٰ جنگی دوست اور والدہ محترمہ کا نام اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد ہیں۔

تُو حُسینی حَسَنی کیوں نہ مُحیُّ الدّیں ہو
اے خضر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

حُلیہ مبارک:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے "غوثِ پاک کے حالات" میں ہے:

آپ کے حُلیۂ مبارک کے بارے میں حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام مُحیُّ الدین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی، قطبِ ربانی، غوثِ صَمَدَانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضعیفُ البدن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وَافِرِ علم و فضل تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص۱۷۴)

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یا شہِ بغداد	دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یا شہِ بغداد

کرم میراں میرے اُجڑے گلستاں میں بہار آئے	خزاں کا رخ پھرا دو اب خدارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش ص ۵۴۲، ۵۴۳)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضرت شیخ مُحیُّ الدّین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مُدّت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے غوث پاک کا معمول تھا کہ آپ جب بھی وضو فرماتے تو دو رکعت نفل پڑھ لیتے، حدیث پاک میں وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت آئی ہے آپ بھی سماعت فرمالیجئے۔ چنانچہ

ایک بار حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! کیا سبب ہے کہ میں جنّت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔“ عرض کی: یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میں جب وُضو کرتا ہوں، دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے! (صحیح البخاری، کتاب التھجد، باب فضل الطھور... الخ، الحدیث ۱۱۴۹، ج ۱، ص ۳۹۰، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ ادا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 20 میں اس فضیلت کو پانے

کے لیے اِرشاد فرماتے ہیں "کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ المَسجِد ادا فرمائی؟"

آپ بھی نیت کرلیجئے کہ جب بھی وضو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرلیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر وثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی	نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا	آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش ص ۵۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پندرہ سال تک ہر رات میں ختمِ قرآنِ مجید:

بہر حال حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضور غَوْثُ الثَّقَلَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۱۸)

اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔"

(تفریح الخاطر، ص ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہم تو جب بھی عبادت کرنے لگتے ہیں تو کچھ ہی دیر میں تھک جاتے ہیں نیز ہمارا دل بھی پوری طرح عبادت میں نہیں لگتا

اور خُشوع و خُضوع حاصل نہیں ہوتا، لیکن یہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن اتنی زیادہ عبادت کیسے کیا کرتے تھے اور ان کے دلوں میں عبادت کا اتنا ذوق و شوق کیسے پیدا ہو جاتا تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیک بندوں کے دل محبتِ الٰہی اور تقویٰ سے آباد ہوتے ہیں، یہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دیتے ہیں، ان کی روحیں ذکرِ الٰہی کے بغیر بے چین و بے قرار رہتی ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں مگن رہتے ہیں اور بندے کو یہ مقام عبادت و ریاضت میں سخت محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی سیرت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنے اور دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کے لئے بہت سختیاں جھیلتے اور ریاضتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

سردرات میں چالیس بار غسل

"بَہجَۃ الاَسرار شریف میں ہے، سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں "کَرخ" کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، درخت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحبَّت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جَتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِلتِفَات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہو گی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں مُدّتوں "مدائن" کے بِیابانوں

میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پیئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سَخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نَہَر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح اس ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا۔ (بَھجَۃ الأسرار ومعدن الأنوار، ص ۱۶۵ ملخصاً)

مُصیبت دور ہونے کا عمل

حضرت علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی "طبقاتِ کُبریٰ" میں حُضُورِ غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ گرامی نَقْل کرتے ہیں، ابتِداءً مجھ پر بَہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں اِنتہا کو پَہُنچ گئیں تو میں عاجِز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مُبارَکہ جاری ہو گئیں:۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ (پ۳۰، الم نشرح:۶، ۵) ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔** (الطبقاتُ الکبریٰ، ج۱، ص۱۷۸، ملخصاً، دارالفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا

ہم بھی کوشش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے ربِّ مُعظّم عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوش فرمانے، نفس وشیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھُڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دُھوم مچانے اور بے شُمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِدّ وجُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح مُجاہَدات تو کرنے سے رہے مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بَہُت کوشِش تو جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جَو یا تیرا

(ذوقِ نعت)

ادائیگی قرض

حضرت شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دن جنگل میں بیٹھا ہوا فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ حصولِ علمِ فقہ اور دیگر عُلوم کی طلب کے لیے کچھ رقم لے کر کام چلالو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ”تنگی کی حالت میں کس طرح قرض لے سکتا ہوں جبکہ میرے پاس ادائیگی کی کوئی صورت نہیں؟“ تو آواز آئی: ”تم قرضہ لو، ادائیگی ہمارے ذمہ ہے۔“ یہ سن کر میں نے کھانا فروخت کرنے والے سے جا کر کہا کہ میں تم

سے اس شرط پر معاملہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے خداوند تعالیٰ سہولت عطا فرمادے تو میں تمہاری رقم ادا کر دوں گا یہ سن کر اس نے رو کر کہا کہ میرے آقا! میں ہر وہ شے پیش کرنے کو تیار ہوں جو آپ طلب فرمائیں، چنانچہ میں اس سے ایک مدت تک ایک ڈیڑھ روٹی اور کچھ سالن لیتا رہا لیکن مجھے یہ شدید پریشانی ہر وقت لاحق رہتی کہ جب میرے اندر استطاعت ہی نہیں تو میں یہ رقم کہاں سے ادا کروں گا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ فلاں مقام پر چلے جاؤ وہاں جو کچھ ریت میں پڑا ہوا مل جائے اس کو لے کر کھانے والے کا قرض ادا کر دو اور اپنی ضَروریات کی بھی تکمیل کرتے رہو، چنانچہ جب میں بتائے ہوئے مقام پر پہنچا تو وہاں مجھے ریت پر پڑا ہوا سونے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ملا جس کو میں نے لے کر ہوٹل والے کا سارا حساب پورا کر دیا۔ (سیرت غوث اعظم ص ۴۴)

مصائب ترقیِ درجات کا ذریعہ ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکرَم پر کس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں، لیکن آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبر سے کام لیتے ہوئے استقامت کے ساتھ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غیب سے رزق عطا فرمایا۔ یاد رہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مصیبتیں نازل فرما کر ان کی آزمائش فرماتا ہے، اگر وہ ان پر صبر کرتے ہیں تو یہ مصیبتیں ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کے

ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔"[1]

حضرتِ سَیِّدُنا صُھیب رُومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا "مومن کے معاملے پر تعجّب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔[2]

مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے اور بعض اوقات ان مصائب وآلام کے پیچھے ہماری بداعمالیاں بھی کارفرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ

مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتُوت ہیں

---

[1] ... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

[2] ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹

[3] ... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ ... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بتائی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

(حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اِس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزا یا کوئی بَلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرما دیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔[1]

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

آخِرت کی مصیبت برداشت نہ ہو سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر

[1] ... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۸۵، حدیث: ۶۴۹

آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دِین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک عبادت و ریاضت کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا بھی اسی نیت سے تناول فرماتے تاکہ اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ سلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے مجھے اپنا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ جس وقت میں شہر کے ایک محلہ "قطبیہ شرقی" میں مقیم تھا تو میرے اوپر چند یوم ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی استطاعت، اسی حالت میں ایک شخص اچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چل دیا اور میں اس کے اندر بندھی ہوئی رقم سے حلوا پراٹھا خرید کر مسجد میں پہنچ گیا اور قبلہ رُو ہو کر اس فکر میں غرق ہو گیا کہ اس کو کھاؤں یا نہ

کھاؤں۔ اسی حالت میں مسجد کی دیوار میں رکھے ہوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اٹھ کر اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”ہم نے کمزور مؤمنین کے لیے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اس کے ذریعہ قوت حاصل کر سکیں“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو رکعت نماز ادا کر کے مسجد سے نکل آیا۔(سیرت غوث اعظم ص۴۶)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے جب تک یہ حالت نہ ہو جاتی کہ اب کھائے بغیر نڈھال ہو جائیں گے اور عبادت کی قوت باقی نہ رہے گی اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو رکعت نماز پڑھی کہ ابھی تو عبادت کی قوت باقی ہے اور وہ کھانا وہیں چھوڑ دیا۔ پتہ چلا کہ کھانا کھانے کا مقصد اور نیّت یہ ہونی چاہئے کہ اس کے ذریعے عبادتِ الٰہی پر قوت حاصل ہو سکے۔ صَحابہ کرام علیہمُ الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں کھاتے تھے، چُنانچِہ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ چھ دن تک کچھ تناوُل نہ فرماتے، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سات دن تک نہ کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے شاگردِ رشید حضرتِ ابو الجوزاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سات دن بھوکے رہتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدْھَم اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیانِ ثَوری رحمہما اللہ تعالٰی ہر تین دن کے بعد کھانا تناوُل فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذَرِیعے آخِرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصِل کرتے تھے۔(احیاء العلوم ج۳ص۹۸)

جبکہ اس کے برعکس آج ہمارا حال یہ ہے کہ فقط نفس کی لَذَّت کی خاطر کھاتے ہیں اور وقت بے وقت ہر قسم کی چیزیں پیٹ میں انڈیلتے رہتے ہیں۔ اے کاش! ہمارا بھی بھوک سے کم کھانے کا ذہن بن جائے اور ہم فقط اتنا کھائیں جس سے عبادتِ الٰہی پر قُوت حاصل ہو سکے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہونگیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت کا حال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عبادتِ اِلٰہی سے اس قدر شغف تھا کہ مجاہدات وریاضات کے بعد جب آپ نے احیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق وشوق میں بالکل فرق نہ آیا۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے، جب حَدَث لاحق ہوتا (یعنی بے وضو ہوتے) تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" پڑھتے۔ شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔ پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن یا سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی تلاوت کرتے، اگر "سُورۃُ الاخلاص" پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی، اگر بتقاضائے بشریت سونا ضروری ہوتا تو اول شب میں تھوڑا سا سو جاتے پھر جلد ہی اٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے، غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الٰہی میں گزرتی تھیں، نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے،

رات کے وقت کبھی دولت کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے، خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لیے کیوں نہ حاضر ہوتا۔ روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے بعض اوقات درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض **قَائِمُ اللَّیْل اور صَائِمُ النَّھَار** رہنا (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادت بن چکی تھی۔

واقعی محبتِ الٰہی جس کی رَگ رَگ میں سَما چکی ہو اور اس کے دل میں محبت کا سمندر جوش مار رہا ہو اسے بھلا نیند کیسے آسکتی ہے۔ جب غافل دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

ایسے ہی نیک لوگوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا** (ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔ پارہ 21، السجدہ:16)

ایسا ہی حال حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تھا کہ آپ اپنی راتیں عبادتِ الٰہی میں گزارا کرتے تھے۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآن کریم پڑھتے

یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔(بہجۃ الاسرار، ص ۲۵۰، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱۔ ۱۴۲، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُضُور سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم ساری ساری رات اِخْلَاص واستقامت کے ساتھ عبادت وریاضت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔اے کاش! ہمیں بھی بُزرگانِ دین کے صدقے استقامت کے ساتھ عبادت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ عموماً ہم لوگ کچھ عرصہ تک عبادت وریاضت ،قرآن پاک کی تلاوت ،ذکر ودرود کی کثرت کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں مگر پھر شیطان کے مکروفریب میں مبتلا ہو کر نیکیوں سے دور اور گناہوں بھری زندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔اگر ہم عبادت پر استقامت چاہتے ہیں تو ہر وقت ہمیں اپنے مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مُقرّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے اس کے بعد ہمیں مرنا بھی پڑے گا چنانچہ پارہ 18 سورۃُ المُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مقدّسہ کے تحت فرماتے ہیں: (کیا تمہیں) آخِرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر

عبادت لازم کریں اور آخِرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمھارے اعمال کی جزا دیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عبادت و معرفت کے لیے پیدا فرمایا ہے مگر افسوس! ہم نے اپنے مقصدِ حیات کو بھُلا کر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اس کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری کا ذرا احساس نہ رہا، یاد رکھیے! دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں جو بوئیں گے آخرت میں بطورِ جزا وہی کاٹیں گے۔ اگر نیک اعمال کے ذریعے اس کھیتی کو سیراب کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں جنّت کی اعلیٰ نعمتوں کے حصہ دار بنیں گے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہوں بھری زندگی بسر کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں عذابِ نار کے حقدار ہونگے۔ لہذا ہمیں بقدرِ حاجت اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے مطابق ہی مال کمانا چاہیے اور خود کو دنیا میں ایک مسافر تصور کرنا چاہیے کہ جس طرح مُسافر اپنے سفر کے لئے انتہائی قلیل زادِ راہ ساتھ لے کر چلتا ہے کہ کہیں زیادہ بوجھ اپنے اوپر لاد لینے کی صورت میں وہ بوجھ باعثِ تکلیف ثابت نہ ہو، اسی طرح دنیاوی زندگی بھی درحقیقت منزلِ آخرت کی طرف ایک سفر ہی تو ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ اس سفر میں دنیا کی فانی لذتوں اور آسائشوں کا بوجھ اٹھانے کے بجائے بقدرِ ضرورت پر اکتفا کریں اور نیک اعمال زیادہ سے زیادہ بطورِ زادِ راہ اپنے ساتھ لے کر چلیں۔

یقیناً خوش بخت ہیں وہ لوگ جو جنّت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی راہ میں آنے والی تمام تر مشقتوں کو برداشت کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے حقوق ادا کرتے ہیں، ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازتا ہے، ہر مُصیبت سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں ارشاد نہ فرماؤں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نفع بخشے؟ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ (یعنی تمہارے معاملات میں اس کی مدد شاملِ حال ہو گی اور تمہارے کام آسان ہونگے (مرقاۃ، ۹/ ۱۶۲)) فراخی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو وہ سختی وشدت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تمہیں نہیں دے سکتے اور جو شے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر فرمادی ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تم سے نہیں روک سکتے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، وُسعت وکشادگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔" (مسند امام احمد ،مسند عبد اللہ بن عبَّاس، ۱/ ۶۵۹، حدیث: ۲۸۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان سے مقابلہ:

پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میر میراں، الشّیخ ابو محمّد سیّد عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی تحدِیثِ نعمت اور اہلِ مَحبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں، میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیاطین خوفناک شکلوں میں طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر فوج در فوج مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنتَشِر ہو کر بھاگ جاتے۔ کبھی شیطان اکیلا آکر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکیاں دیتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ، میں اُس کو زور دار طمانچہ مار دیتا تو وہ بھاگنے لگتا، پھر میں **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم** پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (بَھْجَۃ الاسرار و معدن الانوار، ص ۱۶۵)

دل پہ کَندہ ہو ترا نام کہ وہ دُزدِ رَجیم[1]
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغرا تیرا

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لاحول شریف کی برکت

معلوم ہوا کہ "**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم**" پڑھنا شیطان کو بھگانے کا بہترین نُسخہ ہے،

1... دُھتکارا ہوا چور یعنی مردود شیطان۔

اس لئے جب شیطانی وساوس بندے کو گھیر لیں تو اسے چاہئے کہ فوراً ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ پڑھے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان لعین کا منہ کالا ہو گا۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیم اُلاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح و شام اِکّیس (21) بار لاحول شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج1 ص87)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خُدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوجود وہ بے پناہ خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی رکھتے ہیں۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھتے تھے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدِّین سَعْدِی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہیں: ”اے خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قِیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔“ (گُلِسْتَانِ سَعْدِی، ص۵۴ انتشارات عالمگیر ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن رات یادِ الٰہی میں مشغول ہونے کے بعد بھی یہ فرمارہے ہیں کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیری بارگاہ میں سزا کا حقدار ہوں تو

روزِ قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ اہلِ محشر کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ سکوں۔ یقیناً جنہیں صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہوتا ہے چاہے وہ جتنے بھی نیک اعمال کرلیں مگر اپنی نیکیوں پر بھروسہ کرکے فکرِ آخرت سے غافل نہیں ہوتے اور ہر وقت خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزتے کانپتے رہتے ہیں۔ یادرکھئے! اس دنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں، اور رعنائیوں میں کھوکر حسابِ آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہوجانا یقیناً نادانی ہے۔ بِلا شبہ خوفِ خدا ہماری اُخروی نجات کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عبادات کی بجاآوری اور مَنْہِیَّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا ہے۔ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ یعنی حکمت کا سر چشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۴۷۰، حدیث: ۷۴۲)

ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم ربِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں سرخروئی سے ہمکنار ہونے کے لئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد فرماتا ہے: **وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ**۔ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حضرتِ صدر الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادی خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللّٰہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا، مگر مسلمان۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں خوفِ خدا کی اہمیت بیان کی گئی، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی جابجا خوفِ خدا کی فضیلت اور اس کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں لہٰذا خود کو گناہوں سے بچانے اور دل میں خوفِ خدا جگانے کے لئے چند احادیث مبارکہ سنئے۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "اللّٰہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)

سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللّٰہ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللّٰہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ شریفہ سن کر اے کاش! ہمارے دل پر پڑا غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی نصیب ہو جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے اور اے کاش! ہم نَزع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی

پُر سِشوں کے خوف سے ہر وقت لرزاں وترساں رہنے والے بن جائیں۔

زمانے کا ڈر میرے دل سے مٹا کر
تُو کر خوف اپنا عطا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوف کے تین درجات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا ایک قلبی کیفیت کا نام ہے اور یہ کیفیت ہر شخص کے دل کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اپنی تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات بیان فرماتے ہیں:

(1) **ضعیف** (یعنی کمزور)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جُھرجُھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت ومعصیت میں گرفتار ہو جانا۔

(2) **مُعْتَدِل** (یعنی متوسط)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالٰی سے امیدِ رحمت بھی رکھنا۔

(3) **قوی** (یعنی مضبوط)، یہ وہ خوف ہے، جو انسان کو ناامیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلاء کر دے۔ مثلاً اللّٰہ تعالٰی کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے ناامید ہو جانا۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان سب میں بہتر درجہ "معتدل" ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لئے مارا جاتا ہے، لہٰذا! اگر اس تازیانے کی ضرب اتنی "ضعیف" ہو کہ جانور کی رفتار میں ذرّہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر یہ ضرب اتنی "قوی" ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لاسکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لئے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں، اور اگر یہ "معتدل" ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجائ، بیان درجات الخوف واختلافہ۔۔۔۔۔۔الخ، ۴/ ۱۹۲، ماخوزاً)

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مَغْلوب شَہا! نفسِ بَدکار نہیں ہوتا
اے ربّ کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کِردار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سب سے پہلے یہ سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اتنی دِلجمعی سے نماز ادا فرماتے تھے کہ ایک جنّ نے سانپ کا روپ دھار کر آپ کی نماز میں خلل ڈالنا چاہا مگر آپ کے پایۂ اِستقلال میں ذرا بھی فرق نہ آیا جس سے متأثر ہو کر اس جنّ نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلی، اس کے بعد ہم نے سنا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ سال تک ہر رات میں قرآن پاک ختم کرتے تھے، یہ بھی سُنا کہ حضورِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عراق کے بیابانوں میں پندرہ سال ریاضت اور مجاہدے کے دوران بہت ساری مشکلات اور مصائب کا سامنا کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مشکلیں آتی ہیں جو کہ درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہیں، اس کے بعد یہ بھی سنا کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی کم کھانا کھاتے، کھانے سے مقصود لذت نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت ہو۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ جب غافل، نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں، اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے ربّ عزوجل کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ حضور سیدی غوثِ پاک کا حال تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق سنا اور ضمناً خوفِ خدا کے بارے میں قرآنِ پاک کی آیات اور احادیثِ مبارکہ بھی سنیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک لوگوں جیسی صفات پیدا ہو جائیں گی۔

مجلس مدنی انعامات کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو

باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانے کے لئے تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَجْلِس مَدَنی انعامات کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ،

مَجْلِس مَدَنی انعامات کے تمام ذمہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذمہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جاجا کر اِنْفِرَادی کوشش کرکے مَدَنی انعامات کا رسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہوجانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذمہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذمہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذمہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذمہ داران و اہل محبت) اسلامی بھائیوں کی فہرست موجود ہو، یہ تمام ذمہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاددہانی بھی کرواتے رہیں۔

آیئے ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ

کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء ،ج۱، ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اس پُر فتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ

دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسار حمتوں کی تُو جھڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''101 مدنی پھول'' سے سلام سے مُتعلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں“ (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلامُ علیکم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المَقام اور دَوْزَخُ الْحَرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکاتُہٗ، شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکْ۔ مُسْ۔ سَلام)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر ج۱۸ ص۳۶۲ حدیث۹۲۸)

اپنے خَطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو!
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور

بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الاخر کا مہینہ جاری ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کی 11 تاریخ، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شاہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عرس مبارک ہے۔ اسی مُناسَبت سے ہم بھی آج سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک کے والدین کے تَقْوٰی وپرہیز گاری اوران کے ہاتھوں حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تَرْبِیَت کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان زُہد وتَقْوٰی کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام "فاطمہ بنتِ شیخ عبدُ اللہ صومَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا"، کُنْیَت "**اُمُّ الْخَیْر**" جبکہ لقب "**اَمَۃُ الْجَبَّار** (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کنیز)" تھا۔ (خَزِینۃ الاصفیا:۱۵۷) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک "سیّد موسیٰ" کُنْیَت "ابُوصالح" جبکہ لقب "جنگی دوست" ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۲، از غوثِ پاک کے حالات:۱۶) حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نَسَب دس (10) واسطوں سے شہزادۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۲، از غوثِ پاک کے

حالات:۱۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وَقْت کے معروف اکابِرین میں سے تھے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲، از غوثِ پاک کے حالات:۱۶)

ایک سیب کے عِوَض، 12 برس خدمت:

منقول ہے کہ رِیاضات و مُجاہَدات کے دوران ایک دفعہ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد حضرتِ سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تیسرا فاقہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب بہتا ہوا آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تَناوُل فرمالیا۔ بعد میں خیال آیا کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ جو میں نے کھالیا، میرے لیے اس کا کھالینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا قُصُور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ طویل سفر کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشَّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت بھی لگا ہوا تھا اور اس کی پھلوں سے لَدِی ہوئی شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں اور ان شاخوں سے پکے ہوئے سیب ٹوٹ ٹوٹ کر پانی میں گِر رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، لہٰذا مالکِ باغ کے بارے میں معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس باغ و محل کے مالک ہیں، چُنانچہ حضرت ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عَرْض کرنے کے بعد مُعافی کی درخواست کی۔ حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سمجھ گئے کہ یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا: بارہ (12) برس ہماری خدمت میں رہو تب مُعاف ہو گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخُوشی منظور فرمالیا اور بارہ(12) سال تک خدمت کرتے رہے۔ مُدّت ختم ہوئی تو حضرتِ عبدُاللہ صُومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک خِدمت اور ہے اسے بھی اَنْجام دینا ہو گا، وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے جس میں چار (4) عیب ہیں، آنکھوں سے اندھی ہے، کانوں سے بہری ہے، ہاتھوں سے لُنجی (معذور) ہے اور پاؤں سے لنگڑی (اپاہج) ہے، اس سے نکاح کے بعد دو(2) سال تک مزید خدمت کرنی ہو گی، اس کے بعد جہاں جی چاہے چلے جانا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بھی قَبول فرمالیا۔ نکاح کے بعد جب زوجہ سے سامنا ہوا تو حیران رہ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے تمام اَعْضا صحیح وسالِم ہیں اور اس کے حسن وجمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرماتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کو خلافِ حلیہ پاکر قریب نہ گئے اور حضرتِ عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اپنی لڑکی کی جو صِفات تم سے بیان کی تھیں وہ سب مِنْ وعَنْ (حرف بحرف) صحیح ہیں، نامَحْرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں، ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں، غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ لُنجے (معذور) ہیں اور تمہارے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں۔ یہ سُن کر حضرتِ ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں اپنی زوجہ کی بڑی قَدَر ومَنزلت پیدا ہوئی اور وہ دونوں بَخوشی رہنے لگے۔ (سیرتِ غوثِ اعظم، ص:۲۶، بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُقُوقُ العباد دبانے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں ہمیں غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان کا خوفِ خُدا، تَقْویٰ وپرہیز گاری اور عِفّت وحَیا کے مُتَعَلِّق معلوم ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں

رُسوائی کے خوف سے حُقُوقُ العباد کی اَدائیگی کیلئے بڑی سے بڑی مُشکلات بھی بخوشی برداشت کرتے تھے۔ جبھی تو ایک سیب مُعاف کروانے کی خاطر سیب کے مالک کی تمام کڑی شرطیں مانیں اور حَقُّ العبد اَدا کرکے ہی دَم لیا۔ اس حکایت سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہیے، جو حُقُوقُ العباد کی ذرہ پروا نہیں کرتے، بغیر پُوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چُپ چاپ کچھ نہ کچھ اُٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے یا اُس چیز کا عارضی مزہ لینے کے لیے ہاتھوں ہاتھ کھالینے والوں کو سوچنا چاہیے کہ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ حُقُوقُ اللہ ہی عظیم تَر ہیں، مگر توبہ کے تعلُّق سے حُقُوقُ العِباد کا مُعاملہ حُقُوقُ اللہ سے بھی سخت تر ہے، اگر کسی کا حق ضائِع کیا اور اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دُنیا میں نہ بنی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق اَدا نہ ہوا تو اُس کے گُناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ حُقُوقُ العِباد کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو کُجا! خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اس سے غافل نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! دوسروں کی چیزیں عاریۃً لیکر جان بُوجھ کر رکھ لینا، قرض کے نام پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے دَبا لینا، معمولی سمجھ کر دوسروں کی چھوٹی موٹی چیزیں اُچک لینا، بغیر بُلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا، رِشوتوں کے نام پر دوسروں کا مال بٹورنا، کسی کے مکان یا دُکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینک دینا، اَلْغَرَض! معمولی سمجھ کر لوگوں کے حُقُوق پامال کرتے رہنا، یہ سب اس دُنیا میں تو بہت آسان معلوم ہوتا ہے، مگر قِیامت کے دن صاحبِ حق کو اس کا بدلہ چُکانا اور اس کو راضی کرنا بہت ہی مُشکِل ہو جائے گا۔ آیئے! حُقُوقُ العباد کی اَہمیَّت و اَدائیگی کے مُتَعلِّق دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰی سُنتے ہیں:

- رسولِ خدا، مالکِ ہر دوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِسْتِفْسار فرمایا:

اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے ؟ "عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے نزدیک مُفلِس وہ ہے جس کے پاس نہ تو دِرْہم ہوں اور نہ ہی کچھ مال ہو۔ "تو حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: "ایسا نہیں ہے بلکہ مُفلِس تو وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ، اور صَدَقہ لے کر آئے گا، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی کو تھپڑ مارا ہو گا، کسی کا مال دَبالیا ہو گا اور کسی کا خُون بہایا ہو گا، تو اسے اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور پھر ایک شخص آئے گا، اسے بھی اسی طرح اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی، پھر اسے ان کے گُناہ دے دیئے جائیں گے، تو اسے ان لوگوں کے گُناہوں کی وجہ سے جَہنَّم میں پھینک دیا جائے گا، یہی شخص مُفلِس ہے۔ (صحیح مُسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، الحدیث: ۲۵۸۱، ص ۱۳۹۴، بتغیرٍ قلیلٍ))

- ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے، حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوقُ العِباد کے بارے میں ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بہت حُسَّاس ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واقعہ سُنا، ہمیں بھی ان کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔

شراب کے مٹکے توڑ ڈالے:

حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَقْوی و پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت کا جذبہ

بھی صَد کروڑ مرحبا! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خالصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نَفْس کی مُخالَفت، عبادت وریاضت، نیکی کی دعوت اور بُرائی سے روکنے والے تھے، اس فریضے کی اَدائیگی کیلئے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، چُنانچہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجد کی طرف جارہے تھے کہ بادشاہِ وَقْت کے چند مُلازِم شَراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ منظر دیکھا تو نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی بُرائی سے روکنے کے مُقدَّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اوران مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رُعب، دَبْدَبے اور جَلال کو دیکھ کر ان کے سامنے تو کسی بھی مُلازِم کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوئی اور سب خاموشی کے ساتھ وہاں سے چل دیئے اور جا کر بادشاہ کے سامنے سارا واقِعہ بیان کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خِلاف خلیفہ کو اُبھارا، تو خلیفہ نے کہا: سیِّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو!۔ چُنانچہ حضرت سیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے، خلیفہ اس وَقْت غَیظ وغضب سے کُرسی پر بیٹھا تھا، اس نے غُصّے سے کہا: آپ کون ہوتے ہیں میرے مُلازمین کی محنت کو رائیگاں کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ مَنصَبی اَدا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مُقرَّر کئے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رُعب دار لہجہ میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سر اُٹھا کر عَرض کی: حُضُور! اَمْر بِالْمَعْرُوْف وَنَھْی عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا) کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟ حضرت سید ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

اِرشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خِدمتِ اَقْدس میں عَرض گُزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب کے عُہدہ پر مامُور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں حق تَعَالٰی کی طرف سے مامُور ہوں، تو پھر مجھے خَلْق (مَخلُوق) کی طرف سے مامُور ہونے کی کیا حاجت ہے۔ اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "جنگی دوست" کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲، از غوث پاک کے حالات، ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شخصیات کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَوْلِیاءُ اللہ سرمایہ داروں اور مالداروں کی خُوشامد اور چاپلوسی کرنے کے بجائے اُن کی بھی اِصلاح کیلئے نصیحت آموز مدنی پھول اِرشاد فرماتے۔ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دولت پانے کی ہَوَس ہو، اَھْلُ اللہ قَناعت کی مَدَنی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں، رَحمتِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ پر ہوتی ہے۔ یاد رہے! اَہْلِ مال و ثَرْوَت کی بہ سَبَبِ دولت تعظیم کی سخت مُمانَعَت ہے چُنانچِہ مَنْقُول ہے: جو کسی غَنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تَواضُع کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔

(کَشْفُ الْخِفاء ج ۲ ص ۲۱۵ رقم ۲۴۴۲ ملخصاً، نیکی کی دعوت، ص ۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا ہے، مَنوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہاں اگر کہیں کسی غَیرِ شرعی کام کو روکنے کی قُدرت ہے، تو اسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صَفحات پر مُشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد سِوُم“ صفحہ 615 پر ہے: کسی کو گُناہ کرتے دیکھے تو نہایت مَتانَت (سنجیدگی) اور نرمی کے ساتھ اسے منع کرے اور اسے اچھی طرح سمجھائے، پھر اگر اس طریقہ سے کام نہ چلے اور وہ شَخْص باز نہ آئے تو اب سختی سے پیش آئے، اس کو سخت اَلفاظ کہے، مگر گالی نہ دے، نہ فحش لفظ زبان سے نکالے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو شَخْص (حاکم و بادشاہ) ہاتھ سے کچھ کر سکتا ہے کرے، مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہا دے، برتن توڑ پھوڑ ڈالے، گاتا بجاتا ہے تو باجے توڑ ڈالے۔

بہر حال ہمیں چاہیے کہ دُنیا داروں، مالداروں اور سرمایہ داروں کی چاپلوسی اور تواضع (آؤ بھگت) سے بچیں اور انہیں بھی مَحَبَّت و شفقت کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں اور نہ صرف مالداروں بلکہ غریبوں میں بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دینے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔ اس لیے اخلاص کے ساتھ خُوب خُوب نیکی کی دعوت دیجئے! آیئے! نیکی کی دعوت دینے کی فضیلت کے مُتَعلِّق دو (2) احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

❖ اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا بھی صَدَقہ ہے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳)

❖ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، تو اس کی جَزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جَہنَّم کی سَزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کا خاندانِ عالیشان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا بڑے ہی ثواب کا کام ہے، ہمارے بزرگانِ دِین اکثر اوقات اسی کام میں مشغول رہا کرتے۔ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چالیس (40) سال تک مَخْلُوق کو وعظ و نصیحت (کے ذریعے نیکی کی دعوت اِرْشاد) فرمائی۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۸۴) اسی وَعظ و نصیحت کا نتیجہ یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زِیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فُجّار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۸۴، بتغیر) حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے طویل عرصہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں بسر فرمایا۔ یہ اس لیے بھی تھا کہ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سارا خاندان نیک پرہیز گار تھا، آپ کے خاندانِ عالیشان میں بڑے بڑے اولیائے کرام جلوہ فرما تھے، منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سارا گھرانہ علم و فَضْل، خَوف و خَشْیَت، تقویٰ و پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نانا جان، دادا جان، والدِ ماجد، والدۂ مُحترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سب مُتَّقِی و پرہیز گار تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اَشْراف کا خاندان کہتے تھے۔ (غوثِ پاک کے حالات:۱۶)

گھریلو ماحول کے اثرات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی عمارت کی پُختگی میں اس کی بُنیاد کا بہت اَہم کردار ہوتا ہے۔ اگر بُنیاد کمزور ہو تو اس پر قائم شُدہ عمارت بھی کمزور ہوتی ہے، اگر بُنیاد

مضبوط ہو تو عمارت بھی پُختَہ ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح گھریلو ماحول بچوں کی زِندگی پر گہرا اَثر مُرَتَّب کرتا ہے۔ شرابی، عیاش، گالم گلوچ کے عادی اور بے نمازی سے پَرورِش پانے والا بچہ بھی ان بُرے اثرات کو قَبول کرتا ہے اور اگر گھر والے نیک سیرت، خوش اخلاق، نماز و سُنَّت کے پابند ہوں تو ان کے زیرِ تَربِیَت پلنے والا بچہ بھی ان پاکیزہ صِفات کا حامل ہوتا ہے۔ ہمارا یہ خواہش کرنا کہ میرے گھر کا ماحول ایسا ہو کہ کاش! میرے گھر کا ہر فرد بھی نماز و سُنّت کا پابند بنے، تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق رکھنے والا ہو، خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ میں رونے رُلانے والا ہو، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والا ہو، خود بھی گناہوں سے بچنے اور دُوسروں کو بھی بچانے والا ہو وغیرہ، اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمیں عملی میدان میں قدم رکھنا ہو گا، صِرف کُڑھنے کے بجائے کچھ کر گزرنا ہو گا، جی ہاں! ان مدنی بہاروں کو اپنے گھر کے گلشن میں لانے کے لیے آیئے، ہمت کیجئے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل ہو جایئے، گناہوں بھرے مختلف چینلز کو ہمیشہ کے لیے گھر سے نکال کر سو فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" کو اپنے گھر میں آنے دِیجئے، پھر دیکھئے کیسی کیسی مدنی بہاریں آتی ہیں، گناہوں بھرے چینلز کی نحوستوں سے گانے باجے سُن کر مست ہونے والا بچہ، مدنی چینل پر آنے والی تلاوت و نعت کی میٹھی میٹھی آوازوں سے کیسا لُطف و سُرور پائے گا، گناہوں بھرے چینلز کی نحوستوں سے ماں باپ کی نافرمانیاں کرنے والا بچہ، مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے ماں باپ کا فرمانبردار و پاکیزہ کردار و اچھی گفتار کا مالک بنے گا، مدنی تربیت سے مالا مال مختلف سلسلوں کو دیکھنے سے گھر کے ہر فرد، مرد و عورت، بچّے بوڑھے کی مدنی تربیت کا کیسا سامان ہو گا، اس کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عطا کیے ہیں ،ان مدنی پھولوں کو مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 192 سے اور "72 مدنی انعامات" کے رِسالے کے صفحہ نمبر 28 سے دیکھ سکتے ہیں، ان مدنی پھولوں کے مطابق عمل کریں گے تو اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا گھر سُنّتوں کا گہوارہ بن جائے گا، امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

غَوثِ پاک کا مُقدّس گھرانہ:

حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے اس دِین دار و مُقدس گھرانے میں پرورش پانے کی برکت سے پاکیزہ صِفات کے حامل تھے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: جب میرے بیٹے سَیِّد عبدُالقادر پیدا ہوئے تو وہ رَمَضانُ المبارک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتے تھے۔ رَمَضان کا چاند غُبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ، میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔ پھر معلوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جو رَمَضانُ المبارک میں دن کے وَقْت دُودھ نہیں پیتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم متّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

18 پارے زبانی سُنا دیئے

جب غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر 5 سال کی ہوئی تو آپ کے والدِ ماجد سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو مکتب میں داخل کرنے کی غرض سے لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُستاد کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ استاد صاحب نے کہا پڑھو: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم !تو آپ نے بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ الٓمّٓ سے لیکر مکمل 18 پارے استاد کو زبانی سُنا دیئے۔ اُستاد صاحب نے حیرت سے دریافت کیا کہ:" یہ کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا:"میری والدۂ ماجدہ 18 سپاروں کی حافظہ ہیں، جب میں شکمِ مادر میں تھا تو وہ اکثر ان کو پڑھا کرتی تھیں، لہٰذا یہ اٹھارہ (18) سپارے سُنتے سُنتے یاد ہو گئے۔" (شرح حدائق بخشش، ج۱، ص ۱۴۰ ملخصا، شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۴)

حمل کے دن اور بچے کی شخصیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مادَر زاد (پیدائشی) ولی تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ ماجدہ اٹھارہ (18) پاروں کی تلاوت فرمایا کرتی تھیں اور آپ نے ماں کے پیٹ میں رہ کر اٹھارہ (18) پارے صرف سُن کر یاد فرما لئے اور پانچ (5) سال کی عمر میں اُستاد صاحب کو زبانی سُنا بھی دیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زمانۂ حمل میں کیے جانے والے اعمال بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مُرتَّب کرتے ہیں، اس لئے اسلامی بہنوں کو بھی چاہیے کہ مُدّتِ حمل میں زیادہ سے زیادہ عبادت و تلاوت، ذِکر و دُرُود کی کثرت، نیک اعمال پر اِستقامت کے ساتھ عمل کریں، رزقِ حلال استعمال کریں تاکہ بچے کا گوشت پوست حلال غِذا سے بنے، صَدَقہ و خیرات کثرت سے کریں، زبان کی احتیاط کرتے ہوئے جُھوٹ، غیبت، چُغلی وغیرہ گُناہوں سے بھی بچتی رہیں، کھانے پینے، چلنے بیٹھنے، لباس، سونے وغیرہ کے معمولات سُنَّتوں کے مُطابق کریں، بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگاتی ہیں، مکان میں ذِی رُوح (جاندار) کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ یاد رکھئے !اگر مائیں ان

نیک اعمال کی عادی ہوں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں اولاد میں بھی ظاہر ہوں گی اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے گانے باجے سُنیں گی، تو پیٹ میں پلنے والی اولاد پر جو اَثرات مُرتَّب ہوں گے وہ اَولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی دیکھے جاسکیں گے۔ جب تک مائیں عبادت ورِیاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں، تو ان کی گود میں پرورش پانے والے بچے بھی علم و عمل کے پیکر اور خوفِ خدا کے مَظْہر ہوا کرتے تھے۔ جب سے ماؤں نے نمازیں ترک کرنا، فیشن اپنانا اور بے پردہ گھومنا شُروع کیا ہے، تو ان کی اَوْلاد بھی اسی ڈگر پر چلتے ہوئے بے راہ روی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ یاد رکھئے! اَولاد کی ظاہری زَیْب وزِینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ اَخلاقی ورُوحانی تَربِیَت بھی ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرْشادِ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتّھر ہیں

حضرتِ سیِّدُنا صَدرُ الْاَفاضِل مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خَزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالا کر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بَدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلْم واَدَب سکھا کر (خُود کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ**

رَعِیَّتِہٖ، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقین کے سردار وحاکم ہو اور تُم سب سے روزِ قِیامت اس کی رَعِیَّت کے بارے میں پُوچھا جائے گا۔ (بخارِی، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳) اس حدیثِ پاک کے تَحت شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ مولانا مُفْتِی محمد شریف الحق اَمْجَدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَعِیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عَوام، سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، تلامِذہ (شاگرد) اَساتذہ کے، مُریدین پِیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سِپُردگی میں ہو، اس کی نِگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو، وہ اپنے اَعضاء وجَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمُور کا رَاعِی ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَواب دِہ ہو گا۔

(نُزھۃ القاری، ۲/۵۳۰)

تَرْبِیَتِ اولاد کی بہترین مثال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ، حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اپنی اَولاد کی بہترین تَرْبِیَت کرنی چاہیے، ہمارے اَسلاف اپنی اولاد کی بچپن ہی سے اچھی تَرْبِیَت کرتے تھے۔ چُنانچہ شیخ محمد بن قائد الاَوانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سبحانی، حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اِتِّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: **یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ!** یعنی اے عبدُ القادر! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنی والدۂ ماجدہ کی خِدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر عَرض کی: آپ مجھے راہِ خدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں وہاں جاکر علمِ دین

حاصل کروں۔ والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا تو میں نے بیل والا واقعہ عرض کر دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی (سید ابُو احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے میرے چالیس (40) دینار میری گُدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے اَلْوِداع کہنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا مُنہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔

(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۷، از غوث پاک کے حالات، ص۲۵)

تربیت کا نرالا انداز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بخوشی راہِ خدا میں سفر کی اِجازت عطا فرمادی اور تَرْبِیَت کی اَعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے اپنے کم عُمر لَختِ جگر کو تاکید کے ساتھ ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی۔ مگر افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہم میں سے اکثر اپنے بچوں کی سُنَّتوں کے مُطابق صحیح تَرْبِیَت نہیں کر پاتے، پھر انہیں مُروَّجہ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے، دِین سے بے بہرہ ماحول میں داخل کروادینا کافی سمجھتے ہیں اور دِینی تعلیم، سُنَّتیں اور آداب سکھانے کی طرف تَوجُّہ نہیں دیتے، جس کی وجہ سے مَوجُودہ تعلیمی اِداروں کی بے پردگی، مخلوط ماحول میں پروان چڑھنے والی دوستیاں اور میسر آنے والی آزادیاں، بچوں میں مزید

بگاڑ پیدا کر رہی ہیں، جدید اور عصری عُلُوم کے ان اِداروں میں اِسلامی تعلیمات کے بر عکس اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بجائے ہیلو، ہائے اور رُخصت ہوتے وَقْت ٹاٹا، بائے بائے کہنا سکھایا جاتا ہے، اس کے علاوہ تہذیب کے نام پر جس طرح بے حَیائی، بے شرمی، فَحاشی اور عُریانی کو فروغ دیا جاتا ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حالانکہ والدین کی اَوَّلین ذِمّہ داری ہے کہ وہ نہ صرف خُود فرض اسلامی عُلُوم سیکھیں بلکہ اپنی اَولاد کو بھی ضروری دِینی معلومات فَراہَم کرنے کے اَسباب مُہیا کریں۔

دارُالمدینہ کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، اُمّتِ مسلمہ تک دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے، جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدنی تربیتی کورس، فرض عُلُوم کورس، مَدَنی چینل اور درسِ فیضانِ سُنَّت وغیرہ کے ذریعے خُوب سرگرمِ عمل ہے، مگر ضرورت اس اَمْر کی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی اِدارہ ہو جو دِینی و دُنیاوی تعلیم کا حَسین امتزاج ہو، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بنیں بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کر کے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کر سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ایک نہایت اَہَم شُعْبے "دارُالمدینہ" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقْصد اُمَّتِ مُصْطَفٰی کی نوخیز نسلوں کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ لہٰذا ہم خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور اپنے بچوں کی اِصلاح و مدنی تَربِیَت کیلئے انہیں دارُالمدینہ میں داخل کروادیں، کیونکہ بچپن ہی سے کی جانے والی تربیت و نصیحت کے سبب اچھی عادتیں بچے میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضُور

غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب آپ کی والدہ نے راہِ خُدا میں رُخصت کرتے وَقْت ہمیشہ راست گوئی (سچ بولنے) کی نصیحت فرمائی تو اس کی کیا برکت ظاہر ہوئی، آیئے! سُنتے ہیں: چُنانچہ

ماں کی نصیحت ماننے کا صِلہ

سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا، لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پُوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا، ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا "چالیس (40) سونے کے سکّے۔" اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: "قمیض کے اندر۔" ڈاکو اس بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دُوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سُوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اِسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بُلالیا گیا، وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے کہنے لگا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس سونے کے سکے ہیں، سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سونے کے سکّے نکلے تو اس نے حیران ہو کر سُوال کیا "تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟" میں نے کہا: والدۂ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: "میری والدہ مُحترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تاکید فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔" یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: اس بچے نے اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑا اور میں نے ساری عُمر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے

ہوئے وعدہ کے خلاف گُزار دی ہے! اسی وَقْت سردار اور اس کے ساٹھ (60) ڈاکوؤں نے توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، نکر طریقه، ص ۱۶۸، غوث پاک کے حالات، ص ۳۷)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سچ بولنے کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سچ بولنے کی کیسی برکتیں ظاہر ہوئیں۔ نہ صرف سارے قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس مل گیا بلکہ وہ ڈاکو بھی ایک چھوٹے بچے کو سچ بولتا دیکھ کر تائب ہو گئے۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو جھوٹ بول کر عارضی نَفْع حاصل کرنے کے بجائے ہمیشہ راسْتْ گوئی اَپنائے۔ سچ بولنے سے نہ صرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جھوٹ جیسے کبیرہ گُناہ سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جُھوٹ سے جان چُھڑائیے! کیسی ہی مُشکل ہو، بڑی سے بڑی مُصیبت در پیش ہو، ہر گز ہر گز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مضبوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! سچ بولنے کے فوائد سُنتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: (1) بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی، ج ۴، ص ۱۲۵، رقم ۶۰۹۴) (2) جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے، اللہ تعالٰی اسے نیک کار بنادے گا (3) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جاتی ہے (4) اس کی برکت سے وہ مرتے وقت تک نیک رہے گا۔ (5) برائیوں سے بچے گا۔ (6) جو اللہ کے

نزدیک صدیق ہوجائے، اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے۔(7)وہ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (8)ہر قسم کا ثواب پاتا ہے۔(9)دنیا بھی اسے سچا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(10)اس کی عزت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،ج۶،ص ۴۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی نیک اور صالح خاندان سے تَعَلُّق رکھتے تھے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد خوفِ خدا رکھنے والے، حُقُوقُ الْعِباد کا پاس رکھنے والے اور ہمیشہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے والے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔
- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ بھی تَقْویٰ وپرہیز گاری اور عِفّت وحَیا کی پاسداری کرنے والی تھیں، اُنہوں نے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سچائی کی تعلیم دی اور حُصُولِ علم کی خاطر راہِ خُدا کیلئے وَقْف کر دیا۔ ہمیں اپنی اَولاد کی سُنَّتوں کے مُطابق تَرْبِیَت کرنے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور انہیں علمِ دین سے آراستہ کرنا چاہیے۔
- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والِدَین کی عُمدہ تَرْبِیَت کی برکت سے آسمانِ ولایت کے روشن ستارے بن کر خوب جگمگانے لگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اَوْلاد کے نیک

ہونے کیلئے ماں باپ کا نیک ہونا بے حد ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نہ صرف خود نیکی کے کاموں میں مصروف رہنا چاہیے بلکہ اپنی اولاد کو بھی نیک بنانے کیلئے ان کی اچھی تَرْبِیَت کرنی چاہیے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی انعامات پر عمل" بھی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دَعوَت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام، اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا، روزانہ فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرنا اور مدنی ماہ مکمل ہوتے ہی مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروادینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں "بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دل آخِرت (کی تیاری) میں مَشغُول رہے۔" (طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الرابعۃ، ص ۲۸۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دَور میں آخِرَت کی تیارِی کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طَریقوں پر مُشْتَمِل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا مَعمُول بَنالینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 "اِنفرادی کوشش" والے مدنی اِنعام کی

برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنئے، چُنانچہ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُستَغرَق (ڈُوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلت کی نذر کئے جارہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمَضانُ الْمبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے اور اس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوارے اُبَل رہے تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، اُنہوں نے ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پھُولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مدنی انداز سے ہمیں اتنا سُرور ملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیئے! اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمَّت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اس عاشقِ رسول کی پُر تاثیر اِنفرادی کوشش نے ہمارے دِلوں پر گہرے نُقُوش چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کردار و گُفتار کو دیکھ کر کم اَز کم میں تو انکار نہ کر سکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل

میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی "اِنفرادی کوشش" کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخن کاٹنے کے مَدَنی پھول:

❀ جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔[1] ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالٰی اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[2] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت

---

1 ... دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸

2 ... دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸

آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[1] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں (مگر اَنگوٹھا چھوڑ دیجئے۔) اب اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے اَنگوٹھے سے شُروع کر کے چُھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[2] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مَکروہ ہے۔ ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اَور اِس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد اُنہیں دَفن کر دیجئے اَور اگر پھینکنا چاہیں تو بھی حَرَج نہیں۔ ❀ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلاء یا غُسل خانے میں ڈال دینا مَکروہ ہے کہ اِس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔[3] ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اُس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اِس لئے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مَکروہِ تَحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفحَہ 574 تا 685 ملاحَظہ

---

1 ... رَدُّالْمُحتَار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۶۹

2 ... دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۷۰ ماخوذاً

3 ... فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء... الخ، ۵/۳۵۸ بتقدم وتأخر

فرمالیجئے) ❀ لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی اُن پر شیطان بیٹھتا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب بہارِ شریعت حصّہ 16 (تین سو بارہ (312) صَفحات) نیز ایک سو بیس (120) صَفحات پر مشتمل کتاب "سنّتیں اور آداب" **هَدِيَّةً** طلب کیجئے اور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے تحت مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اِتحافُ السّادَة، کتاب أسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة، النوع الثالث، ۲/ ۶۵۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ با قرینہ ہے: "جُمُعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس دن فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارِغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔" حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے عَرض کی: "(یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!) اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد کیا ہو گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔)" **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاء**، یعنی اللہ تَعالٰی نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جِسموں کا کھانا حَرام کر دیا ہے۔ **"فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ**، پس اللہ تَعالٰی کا نبی زِندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ۔۔۔۔۔الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷) (گلدستہ درود وسلام ص ۱۳۰)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خوش ہو کے بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کوشش کر کے بالخُصُوص جُمُعۃُ المبارک کے دن دُرُود

شریف کی کثرت کرنی چاہیے کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِس روز کثرت سے دُرُودِ پاک کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے اور زَمین، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارَک جِسموں کو کیوں نہیں کھاتی؟ اس کی اِیمان اَفروز وَجہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدُالرَّؤف مَناوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: زمین اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک قَدموں کے بوسوں سے مُشَرَّف ہوتی ہے اور اسے یہ سَعادت ملتی ہے کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک اَجسام زمین سے مَس ہوتے ہیں تو یہ اِن کے جسموں کو کیسے کھا سکتی ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۶۷۸، تحت الحدیث: ۲۴۸۰)

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے		مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حَیات		مِثْلِ سابِق وہی جِسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا		جِسمِ پُر نُور بھی رُوحانی ہے
		(حدائق بخشش ص 372)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ

لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضُوع ہے **"مُعاف کرنے کی بَرکات"**۔ سب سے پہلے میں آپ کو نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عَفْوو دَرْگُزر سے مُتَعَلِّق ایک واقعہ سُناؤں گا، اس کے بعد موضوع کی مُناسَبَت سے چند آیاتِ قُرآنی اور اَحادیثِ مُبارکہ بھی بَیان کروں گا۔ اس کے بعد بُزرگانِ دِیْن رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے عَفْوو درگُزر پر مَبْنی چند واقعات بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ آخر میں جُوتے پہننے کے مَدَنی پھول پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے حِکایت سُنتے ہیں۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عَفْوودَرْگُزر

فتحِ مکہ کے موقع پر جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکۃُ الْمُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں داخل ہوئے تو اِسلام کے پکّے دُشمن، ابُوجہل کے بیٹے عِکرمہ (جو ابھی مُسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا، جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔ چُنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور اپنی بیوی اُمِّ حکیم کو رَختِ سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اُنہوں نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، "اے قریش کے نوجوانوں کے سردار! تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے

ہو، جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔"لیکن عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ان کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔

جب حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارث مَخزومیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، سرورِ دوعالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اِسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عِکرمہ آپ سے بھاگ کر یَمَن جارہا ہے، کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَتْل نہ کرڈالیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے اَمان دے دیجئے۔" یہ سُن کر رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَمان عطا فرمادی۔ پھر اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اورانہیں تِہامہ کے ساحِل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں، "اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے اَفْضَل اور نیک ہستی (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف سے آئی ہوں، لہٰذا! تم خُود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" پھر انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امان کے بارے میں بتایا تو عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پوچھا، "کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟" حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا، "ہاں! میں نے ان سے عَرض کی تو اُنہوں نے امان دے دی۔" یہ سُن کر عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔

جب حَضرت سَیِّدُنا عِکرمہ بن عَمرو مخزومی قرشی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت خُوش ہوئے۔ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی نقاب باندھے مَوْجُود تھیں۔ حضرت سَیِّدُنا عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بولے، "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور

محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسُول ہیں۔" اور سب حاضرین کو اپنے مُسلمان ہونے پر گواہ بنا لیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃُ المنوّرہ، سلطانِ مکۃُ المکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سابقہ کوتاہیوں کی مُعافی طلب کی۔ (ملخصاً۔ کتاب التوابین، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَفْوودَرگُزر کی اَہمیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسے حِلْم و کمالِ عَفْو ودَرگُزر کا مُظاہَرہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عِکرمہ بن عَمرو مَخزُومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتحِ مکہ کے بعد صِرْف اس وَجہ سے شہر چھوڑ کر جارہے تھے کہ اِسلام لانے سے پہلے جو اُنہوں نے مُسلمانوں کے خِلاف جنگوں میں شِرکت کی تھی تو کہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سے گُذشتہ غلطیوں پر مُؤاخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہ فرمائیں، لیکن جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی سابقہ تمام خَطاؤں کو مُعاف فرما کر انہیں اَمان عطا فرمادی تو اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرت سَیِّدُنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَستِ بابَرَکت پر کلمۂ طَیِّبہ پڑھ کر مُسلمان ہوگئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل میں شہنشاہِ خَیْرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی سچی مَحَبَّت قائم ہوگئی کہ اَمِیْرُ الْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت میں جنگِ یرموک میں اسلام کی مَحَبَّت اور سربلندی کی خاطر کفّار سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

سو بار تیر ادیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے پر چلتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت اپنانی چاہیے۔ چاہے کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے دُنیا و آخرت کی بھلائی اور رِضائے الٰہی کیلئے مُعاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بگاڑ دیتی ہے، اسی لئے کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

یاد رکھئے! کسی سے غلطی ہونے کے بعد بدلے کی قُدرت رکھنے کے باوُجُود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمَن و سُکون کا گہوارا بن جائے گا اور فتنے فَساد کے ناپاک جراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ عَفْو و دَرْگُزر کی عادت اپنانے کے لیے لازِمی ہے کہ ہم اپنے غُصّے کو قابو میں رکھیں۔ یاد رکھیے! غُصّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِخْتیاری صِفَت ہے اور یہی اکثر دَنگا فَساد، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نَفْرت اور قَتْل و غارَت گری کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ جب کسی کے سامنے اس کے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کبھی کوئی ایسا مُعامَلہ پیش آجائے جو طبیعت پر گِراں گُزرے تو ایسے مواقع پر غُصّہ آ ہی جاتا ہے، لیکن ہمیں ایسے موقع پر صَبْر سے کام لیتے ہوئے غُصّے کو کنٹرول کرنا چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کی خَطاؤں سے چَشْم پوشی کرنا، بار بار کوتاہیوں کے باوُجُود انہیں مُعاف کر دینا، ان کے ہاتھوں ہونے والے نُقْصانات پر کسی بھی قسم کا

مُواخَذہ (پوچھ گچھ) نہ کرنا، یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خُود تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے اور قُرآنِ پاک میں بھی کئی مَقامات میں عَفْوو دَرگُزر کی ترغیب مَوْجُود ہے۔ چُنانچہ پارہ 9 سُورۃُ الْاَعْراف، آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِخْتیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔

ایک اور مَقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ (پ ۱۸، النور: ۲۲)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور چاہیے کہ مُعاف کریں اور دَرْگُزر کریں، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔

یہ آیتِ مُبارَکہ اس وَقْت نازل ہوئی جب واقعۂ اِفک (میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ) (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پر جُھوٹی تُہمت لگائی گئی تھی، اس میں حَضْرتِ سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مُنافقین کی باتوں میں آکر غَلَطی سے حِصّہ لیا اور گُفْتگو کی تو حَضْرتِ صدّیقِ اکبر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے قسم کھائی کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، (سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے رَفاقت و نَرمی خَتْم کر دیں گے۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۹۶ کتاب المغازی) (فیضانِ احیاء العلوم 260) (سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) (حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی خالہ کے بیٹے، بَدری صَحابی، غریب اور مُہاجر تھے، (حضرتِ صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہی ان کا خَرچ اُٹھاتے تھے، مگر چُونکہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت

لگانے والوں کے ساتھ اُنہوں نے اِتّفاق کیا تھا۔ اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی۔ جب یہ آیت سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حَضْرتِ ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا! بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مَغْفِرت کرے اور میں مِسطَح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو حُسنِ سُلُوک کرتا تھا، اس کو کبھی مَوقُوف (ختم) نہ کروں گا۔ چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس کو جاری فرمادیا۔ (کنزالایمان، مع خزائن العرفان، ص ۶۵۳، تسہیل وخلاصہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطع تَعلُّقی کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کمالِ حِلْم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ اگر ایسا مُعامَلہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا بھی نہ کریں۔ بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ داروں سے تَعلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلُوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتْم کر دیتے ہیں جو کہ اِنتہائی بُری عادت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمارے ساتھ کوئی کیسا ہی بُرا سُلُوک کرے، ہم ہمیشہ حُسنِ سُلُوک سے ہی پیش آئیں۔

غَلَط قسم کھالی تو کیا کرنا چاہیے؟

یہاں ایک ضَروری مَسئلہ بھی سَماعت فرمالیجئے کہ اگر کسی نے گُناہ پر قَسَم کھائی، مثلاً کہا میں والدین سے بات نہ کروں گا یا فُلاں (شخص) کو قَتْل کروں گا، تو اس پر لازِم ہے کہ وہ حِنْث کرے (یعنی قسم

توڑ دے) اور کَفّارہ دے دے کیونکہ یہ کَفّارہ اس گُناہ کے مُقابَلہ میں کم تَر ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۱۳ص۴۹۹)

قسم کا کفّارہ دو!

حَضرتِ سیِّدُنا اَبُوالاَحْوص عَوف ابنِ مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ سے روایت فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایئے کہ میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صِلۂ رِحمی (رِشْتہ دار ہونے کی وَجہ سے حُسنِ سُلُوک) کرتا ہے، پھر اِسے (جب) میری ضَرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قَسَم کھا چُکا ہوں کہ نہ اِسے کچھ دوں گا نہ صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسائی ص۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳) (نیکی کی دعوت ص ۱۸۴) لہٰذا ہمیں بھی اس طرح کی قسمیں کھانے اور اپنے رِشْتہ داروں سے قطع تَعلُّقی کرنے سے بچنا چاہیے اور ہمارے ساتھ وہ جیسا بھی سُلُوک کریں، مگر ہمیں اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے اُنہیں مُعاف کر دینا چاہیے۔

تم گرم راکھ کھلا رہے ہو!

حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک شَخْص نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے کچھ رِشْتہ دار ہیں، میں تو اُن سے صِلۂ رِحمی کرتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے قطع رِحمی (رِشْتہ داری توڑنا) کرتے ہیں اور میں اُن سے اچھا سُلُوک کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ سے بُرا سُلوک کرتے ہیں، میں اُن سے بُردُباری (صَبر وتَحمُّل) سے پیش آتا

ہوں جبکہ وہ مجھ سے جَہالت کا بَرتاؤ کرتے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اگر تم واقعی ایسا کرتے ہو، جیسا تم نے کہا، تو گویا تم انہیں گرم رَاکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اُن کے مُقابلے میں تمہارے ساتھ ایک مدد گار مَوْجُود ہو گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۶۵۲۵، ص ۱۱۲۶) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۱)

مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان، حدیثِ پاک کے اس حصّے ”**تم انہیں گرم رَاکھ کھلا رہے ہو**“ کے تحت اس کے مختلف مَعانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک یہ کہ اس حالت میں ان لوگوں کو تیرا مال حَرام ہے اور پھر (بھی) وہ کھا رہے ہیں تو گویا اپنے مُنہ میں بُھوبل (گرم راکھ) بھر رہے ہیں، دوسرے یہ کہ ان کو ان حالات میں ایسی شرمندگی چاہیے کہ ان کے مُنہ جُھلَس جاویں جیسے بُھوبل پڑ جانے سے مُنہ جُھلَس جاتا ہے، تیسرے یہ کہ اِن کی بُرائیوں کی عِوَض تیرا اُن سے (حُسنِ) سُلُوک کرنا گویا ان کے مُنہ بُھوبل سے بھرنا ہے، تُو اُنہیں ذَلیل کر رہا ہے، تیری عزّت بڑھ رہی ہے، ان کی شرمندگی و ذِلّت، خیرات سے مال بڑھتا ہے، عَفْو و کرم سے عزّت بڑھتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُصّہ پینے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے عزیز و اَقارِب اور ہر مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے، اگر کوئی ہمیں تکلیف پہنچائے تو غُصّے میں آکر بدلہ لینے کے بجائے اپنے غُصّے کو

قابو میں رکھنا چاہیے۔ غُصّہ پی جانے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران، آیت:134 میں اِرْشادِ ربّانی ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ۴، آل عمران:۱۳۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرْ گُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں مُتَّقِی لوگوں کی ایک صِفَت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ سَخْت غُصّہ کی حالت میں آپے سے باہر نہیں ہو جاتے بلکہ نَفْسانی غُصّہ پی جاتے ہیں کہ باوُجُود قُدرت کے غُصّہ جاری (نافِذ) نہیں کرتے اور اپنے ماتَحْتوں کی خَطاؤں یا دوسروں کی اِیذاؤں یا مُجرموں کے جُرموں کو بخش دیتے ہیں کہ باوُجُود قادِر ہونے کے اپنے نَفْس کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ تَعَالٰی ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے مُضِر (نقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مُفید ہوں، بہت ہی پسند فرماتا ہے کہ ان پر اس احسان کے بدلے اِحْسان فرمائے گا اور انہیں اِنْعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیَّت کے لائق نیکیاں کر لیں، رَبّ تَعَالٰی اپنی شان کے لائق انہیں اِنْعام دے گا۔ (تفسیرِ نعیمی، جلد۴، صفحہ۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زَمانہ بات بات پہ لڑنا جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہو جانا اور لڑنے مارنے پر کمر بستہ ہو جانا، تَحَمُّل اور برداشت سے کام نہ لیتے ہوئے ہر وَقْت لڑائی کے لیے تیار رہنا، ہمارے مُعاشرے میں عام ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بعض اَفراد تو ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ

جو لڑائی جھگڑا کرنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، جب بھی کوئی مَوقع ہاتھ لگتا ہے تو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، تہمت، بُہتان، فحش گوئی، طنز بازی، دل آزار نقلیں اُتارنے، دل دُکھانے والے اَنداز میں آنکھیں دِکھانے، گُھورنے، ڈرانے، جھاڑنے، مارنے، دُوسرے کو ذَلیل کرنے، وغیرہ گُناہوں کا ایسا طُوفانِ بدتمیزی برپا کرتے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

جھگڑالو شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے!

یادرکھئے! بات بات پہ جھگڑا کرنے والے شخص کو حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ شَخْص قَرار دیا گیا ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زِیادہ جھگڑا لو ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ، الحدیث ۲۴۵۷، ص ۱۹۳)

حَضْرتِ سیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیان کرتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص بغیر عِلْم کے خُصُومت یعنی لڑائی جھگڑے میں پڑتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جھگڑالو شَخْص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس قَدر ناپسند

ہے کہ جب تک وہ لڑائی جھگڑے میں مَشْغُول رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے۔ لہٰذا ہمارے لیے مُناسِب یہی ہے کہ جتنا ہو سکے، لڑائی جھگڑے سے بچنے کی کوشش کریں کہ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص حَق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا چھوڑ دے، اس کے لئے جَنَّت کے اعلیٰ دَرجے میں گھر بنایا جاتا ہے (جامع الترمذی، ابواب البر و الصلة، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۱۹۹۳، ص ۱۸۵۱، اعلی بدله وسط) لہٰذا بدلہ لینے کے بجائے مُعاف کرنا اِختیار کیجئے کہ اسی میں ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

"معاف کرنا" اختیار کرنے کے بارے میں 4 فرامینِ مُصْطفےٰ سُنئے اور عفْو و درگزر کا ذہن بنایئے چنانچہ

مُعاف کرنے کے فَضائل

(1) حَضْرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! تیرا کون سا بندہ تیرے نزدیک زِیادہ عزّت والا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا: جو قُدرت ہونے کے باوُجُود مُعاف کر دے۔

(تاریخِ مدینہ دمشق، الرقم: ۷۷۴۱، مُوسیٰ بن عمران، ۶۱/۱۳۴) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۸۰)

(2) جس کو غُصّہ آیا، پھر بُردُبار (برداشت کرنے والا) ہو گیا، تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا حَقْدار ہو گیا۔

(الکامل فی الضعفاء الرجال، مطرف بن معقل، ج ۸، ص ۱۱۲) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۴)

(3) جو بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوُجُود، غُصّہ پی لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنَّت کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجه، کتاب الزهد،

باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲ بتغیر قلیل) (جنت میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص، ۵۵۸)

(4) تم میں سب سے زِیادہ بہادُر وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بردبار (برداشت کرنے والا) **وہ ہے، جو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔"** (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۶۹۴، ج ۳، ص ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں اِنتقام لیتے ہوئے تَلْخ جُملے بول کر یا کسی سے لڑ جھگڑ کر اتنے بڑے اَجْر کو گنوا دینا، یقیناً بے وقُوفی ہی ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر لوگوں کی خَطاؤں کو دَرْگُزر کرنا چاہیے۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجْر ربّ سے صبر کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اہلِ فَضْل کہاں ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب میں آپ کو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** سے ایک عظیمُ الشّان روایت سناتا ہوں، پہلے کچھ اس کتاب کا تعارف سُن لیجئے! پھر آپ کو عظیمُ الشّان روایت پیش کروں گا، یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جس میں نیک اعمال کے فضائل پر مشتمل 2 ہزار سے زائد مستند احادیثِ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے، مبلّغین و مبلّغات، آئمہ مساجد و خطباء کے

لئے یہ کتاب بے حد مفید ہے، یہ ایک ایسی پیاری کتاب ہے کہ اس کے مطالعہ سے نیک اعمال (مثلاً: علم سیکھنے، فرض نماز کے ساتھ ساتھ تہجد وغیرہ پڑھنے، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نفلی صدقات دینے، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے، حج وعمرہ کی سعادت پانے، قرآن پڑھنے پڑھانے، صِلہ رحمی کرنے، یتیم، مسکین، محتاج کی پرورش کرنے، مریض کی عیادت کرنے، سچ بولنے، عاجزی اختیار کرنے، مصیبت و بیماری پر صبر کرنے وغیرہ) کی رغبت پیدا ہو گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** آپ مکتبۃ المدینہ سے ہدیّۃً طلب کر سکتے ہیں، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، اس کتاب کو مفت میں ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس مقدس اور پاکیزہ کتاب میں لکھا ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ! بروزِ قیامت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو جمع فرمائے گا، تو ایک پُکارنے والا پُکارے گا: "اَہْلِ فضل کہاں ہیں؟" تھوڑے سے لوگ اُٹھیں گے اور جلدی جلدی جَنَّت کی طرف چلیں گے۔ فِرِشتے ان سے ملیں گے تو کہیں گے: "کیا بات ہے کہ ہم تمہیں تیزی سے جَنَّت کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں؟" وہ کہیں گے: "ہم اَہْلِ فضل ہیں۔" فِرِشتے پُوچھیں گے: "تمہاری کیا فضیلت ہے؟" وہ جواب دیں گے: "جب ہم پر ظُلم کیا جاتا تو ہم صَبْر کرتے، جب ہم سے بُرا سُلُوک کیا جاتا تو ہم مُعاف کر دیتے اور جب ہم سے جَہالت کا برتاؤ کیا جاتا، تو ہم بُردُباری (برداشت) سے کام لیتے۔" اس وَقْت ان سے کہا جائے گا: "جَنَّت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ (الترغیب والترھیب کتاب الادب، باب الرفق، حدیث ۱۸، ج۳، ص۲۸۱) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۵۶۲)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بُزرگی:

رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ''کیسے؟'' اِرشاد فرمایا: ''جو تم سے قَطع تعلُّقی کرے (رشتہ داری توڑے) اس سے صِلَہ رِحمی (رشتہ داری قائم) کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بُردُباری اِختیار کرو۔ (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، حدیث ۲۳، ص ۳۱، لباب الاحیاء ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بَھلا کہے، اُس وَقْت خاموش رہنے میں ہی عافیت ہے، اگرچِہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تُو بھی اس کو جواب دے، ورنہ لوگ تجھے بُزدِل کہیں گے، میاں! شَرافت کا زمانہ نہیں ہے، اِس طرح تو لوگ تجھے جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔

آیئے! میں آپ کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے رِسالے "غصّے کا علاج" سے ایک حدیثِ مُبارَکہ بیان کرتا ہوں، اس کو غور سے سَماعت فرمایئے، سُن کر آپ کو اَندازہ ہو گا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقت خاموش رہنے والا، رَحمتِ الٰہی عزوجل کے کس قَدَر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چُنانچہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی موجُودَگی میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا، جب اُس نے بَہُت زِیادتی کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی

جوابی کاروائی مَعْصِیَّت (گُناہ) سے پاک تھی مگر) سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں سے اُٹھ گئے۔ سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پہنچے، عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) وہ مجھے بُرا کہتا رہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَشْرِیف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ گئے، فرمایا: "تمہارے ساتھ فِرِشْتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شُروع کیا، تو شیطان درمیان میں کُود پڑا۔"

(مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص ۴۳۴ حدیث ۹۶۳۰)(غصے کا علاج، ص ۲۰)

جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بول کر بارہا پچھتانا پڑا ہو گا مگر خاموش رَہ کر کبھی نَدامت نہیں اُٹھائی ہو گی۔ تِرمِذی شریف میں ہے: ''مَنْ صَمَتَ نَجَا'' یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سنن الترمذی ج۴ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹)(غصے کا علاج ص ۲۱) اور یہ مُحاوَرہ بھی خُوب ہے: "ایک چُپ سو کو ہَرائے۔"

کر بَھلا ہو بَھلا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شرفُ الدِّین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نَقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دُشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چِھڑتی، اُس کی زَبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ آگئی اور وہ بُلبل کی طرح شِیریں آواز میں بولا: ''دُنیا میں میری یہی کوشش ہوتی تھی کہ میری زَبان سے

کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرَین نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیا اور یوں میرا مُعامَلہ بَہُت اچّھا رہا۔" (بوستانِ سعدی ص ۱۴۴ باب المدینہ کراچی)(غصے کا علاج ص ۲۱)

نرمی زِینَت بخشتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! نَرمی اور عَفْوودَرگُزر کرنے سے اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی کس قَدر رَحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں اور سَتانے والوں کو مُعاف کرنا اِختیار کریں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے جھگڑا نہ ہی کریں کہ اسی میں عافیت ہے۔ کیونکہ بدلہ لینے میں بقدرِ ضَرورت پر اِکتفانہ کرتے ہوئے حد سے بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دیگر گُناہوں میں بھی پڑنے کا قَوی اندیشہ ہے۔ یاد رکھئے! بدلے کی بھرپُور طاقت رکھتے ہوئے بھی کسی کے نازیبا رَوَیّے، نامُناسِب سُلُوک یا زِیادتی کو برداشت کر جانا، اور اپنے حُقُوق چھن جانے پر باوُجُودِ قُدرت صَبر کرنا، بڑے دل والوں کا ہی حصّہ ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

چُنانچِہ محبوبِ رَبِّ داور، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَطَّر ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے مَعْمُور فرمادے گا۔ (کنزالعُمّال جز ۳، ص ۳۶۱، حدیث: ۷۱۶۰، غصے کا علاج" ص ۱۱)

بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن اپنے ساتھ نازیبا سُلوک کرنے والوں کو ناصِرف مُعاف فرمادیا کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے۔ چُنانچہ ایک بار حَضْرتِ

سَیِّدُنا عمر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سواری پر کہیں جارہے تھے کہ ایک پیدل چلنے والا شَخْص سُواری کی جَھپٹ میں آگیا اور اُس نے غُصّے سے کہا: دیکھ کر نہیں چل سکتے؟ جب سُواریاں آگے نکل گئیں، تواُس شخص نے کہا: کوئی ہے جو مجھے اپنے پیچھے بٹھائے؟ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے غُلام سے کہا کہ اِس کو اپنے ساتھ بٹھا کر چشمے تک لے چلو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۸۰۶)

اسی طرح حَضْرتِ سَیِّدُنا اِمام زَیْنُ الْعَابِدِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شَخْص نے آپ کو بُرا بھلا کہا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی سِیاہ رنگ کی چادر اُتار کر اُسے دے دی اور اُسے ایک ہزار دِرْہم دینے کا بھی حکم دیا۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے اَخْلاق کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے تب بھی غُصّے میں آنا اور اس سے بدلہ لینا تو دَرْکنار بلکہ طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کو جب کسی شَخْص نے بُرا بھلا کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے نہ صِرف مُعاف فرمادیا بلکہ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہوئے اِنعام و اکرام سے بھی نواز دیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس طرح سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانچ اچھی خَصْلتوں کو جمع کیا: (1) بُرْدُباری (برداشت) (2) تکلیف نہ دینا (3) اس شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کرنے والی بات سے بچانا (4) تَوْبہ اور ندامت پر اُکسانا اور (5) برائی کے بدلے بھلائی کرنا۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معمولی دُنیا کے بدلے یہ تمام چیزیں خرید لیں۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۵۴۴)

مُعافی مانگ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو غور و فکر کرنا چاہیے جو لڑائی جھگڑے میں پہل کرتے ہیں اور پھر لڑائی کے بعد مُنہ پھُلا کے بیٹھ جاتے ہیں، اگر کوئی صُلح کی نِیَّت سے آئے تو صُلح کرنے کے بجائے سَخت کلمات کے ذریعے مزید دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ جس جس کی دل آزاری کی ہے، فوراً ان سے مُعافی مانگ کر انہیں راضی کرلیں اور توبہ بھی کریں۔

اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری "پوزیشن ڈاؤن" ہو جائے گی، تو خُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد ہماری نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گُناہوں کا بوجھ ہمارے سر پر ڈال دے گا تو اُس وقت کیا ہو گا؟ خُدا کی قسم! صحیح معنوں میں ہماری "پوزیشن" کی دَھجیاں تو روزِ قیامت اُس وقت اُڑیں گی جب کوئی دوست، یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ تو خدارا جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گِر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑ کر، اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑگِڑا کر، اُن کے آگے خُود کو ذلیل کرکے آج دُنیا میں ہی مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کا سامان کرلیجئے۔ (ظلم کا انجام ص ۵۱) ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ دل کے کانوں سے سنئے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمُندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جَہنَّم کے بھی کَنارے ہیں، جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا، کَناروں سے باہَر نکلو، وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں

گے، وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے، پھر ان پر کُھجْلِی مُسَلَّط کر دی جائے گی وہ اِس قدَر کُھجائیں گے کہ اُن کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صِرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا، یہ اُس اِیذا کا بدلہ ہے جو تُو مُومِنوں کو دیا کرتا تھا۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت) (ظلم کا انجام ص ۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی پر غُصّہ آجائے اور دل لڑائی جھگڑے کو بے قرار ہو جائے، تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قُدْرت حاصِل ہے بھی، تو اس سے بے حد زِیادہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے، اگر میں نے اِس لڑائی جھگڑے میں پڑ کر کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ آہ! بروزِ حشر کہیں ہمارے عیب نہ کھول دیئے جائیں۔

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے		نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
نہ کرنا حَشْر میں پُرسِش مری ہو بے سبب بخشش		عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ
گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں		بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ
عطا کر عافیت تُو نَزْع و قبْر و حَشْر میں یاربّ		وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دین اور عَفْوودَرگُزر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاف کرنے کی عادت اپنایئے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب کوئی ان سے کسی بھی طرح کا بُرا سُلُوک کرتا تو یہ حَضَرات اس کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آتے اور اس کی غلطی کو مُعاف کر دیا کرتے۔ آیئے! مُعاف کرنے کا ذِہن بنانے کے لیے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے واقعات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اَنوکھا صَبْر:

حضرت سَیِّدُنا اَحْنَف بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بُردباری کہاں سے سیکھی ہے؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے۔ پُوچھا گیا: وہ کس قَدر بُردبار (برداشت کرنے والے) تھے؟ فرمایا: ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی ان کے پاس سیخ لائی، جس پر بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ اس کے ہاتھ سے گِر کر آپ کے ایک چھوٹے صاحبزادے پر جا گِری جس کے باعث اس کا اِنتقال ہو گیا۔ لونڈی یہ دیکھ کر ڈر گئی تو اُنہوں نے فرمایا: ڈرنے کی ضَرورت نہیں، میں نے تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کیا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۹)

جہنَّم کی آگ اور دُنیا کی راکھ:

حضرت سیِّدُنا ابُو عُثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے مُتَعَلِّق منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایک گلی

سے گُزرے تو کسی نے آپ پر راکھ پھینک دی۔ آپ اپنی سواری سے اُترے اور سجدۂ شکر بجالائے، پھر اپنے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے لگے اور راکھ ڈالنے والے کو کچھ نہ کہا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ راکھ ڈالنے والے کو جھڑکتے کیوں نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: جو جَہَنَّم کی آگ کا مُستَحِق ہو اُس پر راکھ پڑے تو اُسے غُصّے میں نہیں آنا چاہئے۔

(احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۷)

گالیوں بھرے خُطُوط پر اعلیٰ حضرت کا صَبر

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی، تو بعض خُطُوط مُغَلَّظات (یعنی گالیوں) سے بھرپُور تھے۔ مُعتقِدِین (مَحبّت کرنے والے) بَرہم (ناراض) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقَدّمہ دائر کریں گے۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِرشاد فرمایا: ”جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں، پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کردو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقَدّمہ دائر کردو۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ص۱۴۴،۱۴۳ ملخصًا مکتبۃ نبویۃ مرکز الاولیاء، لاہور) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں، پھر برائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

(غصے کا علاج، ص۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کس قدر عَفْوو دَرگُزر سے کام لیتے اور غلطی کرنے والے کو مُعاف کردیا کرتے۔ جبکہ ہمارا مُعامَلہ یہ ہے کہ ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیاں نام کو نہیں، شب وروز گُناہوں میں بَسر ہوتے ہیں، آئے دن گُناہوں میں

مُسلسل اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔اس کے باوُجُود بھی لڑنا جھگڑنا، ناراض ہو کر بیٹھ جانا، کوئی مُعافی مانگنے آئے تو اُسے مُعاف نہ کرنا، بلکہ بے عزّتی کرکے اس کی دِل آزاری کرنا بہت بُری عادت ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے جس کے پاس اس کا بھائی مَعْذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو مُعاف کردے خواہ وہ جُھوٹا ہو یا سچا، جو ایسا نہیں کرے گا، حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔"

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباءکم تبر کم ابناءکم، رقم ۷۳۴۰، ج۵، ص۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تو اپنے بُزرگوں کی طرح ایسا ہونا چاہیے کہ ہمیں تنگ کرنے والے کا ذِہن ہی یہ بن جائے کہ میں اسے تکلیف دوں گا تو یہ مجھ سے بدلہ نہیں لے گا، بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر مُعاف کردے گا۔

منقول ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے ایک غُلام کو بُلایا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، دوسری اور تیسری بار پھر بُلایا، اس نے پھر کوئی جواب نہ دیا، یہ دیکھ کر آپ اس کی طرف گئے، دیکھا تو وہ لیٹا ہوا ہے، آپ نے اس سے کہا: کیا تم نے میری آواز نہیں سُنی تھی؟ غُلام نے کہا: سُنی تھی۔ آپ نے فرمایا: پھر تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ غُلام نے کہا: آپ کی طرف سے سَزا سے بے خوف تھا، اس وجہ سے سُستی کے باعث جواب نہ دے سکا۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جا تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔(احیاءالعلوم، ج۳، ص۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کس قدر حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے، کہ غُلام کا قُصُور ہونے کے باوُجُود بھی اس کی غلطی کو نہ صِرْف مُعاف کر دیا بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے آزاد بھی کر دیا۔

مَدَنی وصیّتیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو یادگارِ سلف شخصیّت ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چُرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی، مالی حُقُوق مُعاف فرما دیئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر حُقُوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 16 صَفحات پر مشتمل رسالہ، "مَدَنی وَصیّت نامہ" صَفْحَہ 10 پر عزّت و آبرو اور جان کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے، میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چُکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی دَرْخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصُوصی کرم ہو گیا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ اِیمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔

اگر "ہڑتال" اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے نیز دُکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مُفتیٔ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دُنیا کے نُقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص 112) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی غُصّے پر قابو پانے اور عَفْو و دَرگُزر کی عادت اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں — ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ
مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو — سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یاربّ
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں — بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش ص 76)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ معاف کر دینے کی کیا کیا برکات ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عفو و درگزر آپ نے مُلاحظہ فرمائی کہ اس اُمت کے فرعون، ابو جہل کے بیٹے کو بھی معافی سے نواز دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معافی کی برکت سے وہ درجۂ صحابیت کے عظیم منصب پر فائز ہو گئے، وہ عِکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو مسلمانوں کے خلاف جنگیں کیا کرتے تھے، جب پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کی ساری خطاؤں کو معاف فرما

دیا تو اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرتِ سیدنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمان ہوئے اور راہِ اسلام میں شہادت کا جام پی گئے، یاد رکھئے! خطا کرنے والے کو معاف کر دینے سے عزّت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے، معاف کرنے والوں کو اللہ تعالٰی پسند فرماتا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت نصیب ہو گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت جنّتی حور عطا کی جائے گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو سب سے زیادہ بہادر کہا گیا، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت داخلِ جنت کیا جائے گا۔

عَفْوودَرگُزر کے مزید فَضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل "**عَفْوودرگزر کے فضائل**" "**غُصّے کا علاج**" "**ظُلم کا اَنجام**" اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "احیاءُ العُلوم" جلد 3 سے "**حُسنِ خُلق**" کا بیان اور "**تَحمُّلِ مزاجی کی فضیلت**" کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَفْوو دَرگُزر کا جذبہ پانے، غُصّے کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جَذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے اعلٰی، اَخلاقی اَوْصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے

والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے ۔اس کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت (اچھی آخرت بنانے) کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں اِرْتِکابِ گُناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مُسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضُول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا ، تلاوتِ قرآن ، حمدِ اِلٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھنے کی عادت بن جائے گی ،غُصّے کی جگہ عَفْوودَرگُزر کی عادت نصیب ہوجائے گی ،بے صَبْری کی عادت سے نَجات پاکر صابروشاکر رہنا نصیب ہو گا، بدگُمانی کی جگہ حُسنِ ظَن کی عادت بن جائے گی۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دارُالافتاء اہلسنّت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی تَربِیَّت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 96 شعبہ جات قائم ہیں۔ان میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ ”دارُالاِفتاء اہلسنّت“ بھی ہے۔دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، ”عِلْم و حکمت کے 125 مَدَنی پھُول“ صَفْحَہ 21 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مَدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ”ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھا لکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اَوْقات اَندازِ بیان یا طرزِ تحریر پر اُسے خُوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بدظَن ہو کر چلے جاتے ہیں ،اُن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا ”اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔“ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ کو اس وَقْت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاء اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ ”مجلسِ اِفتاء“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاء آن لائن“ کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تَعَلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113(۲) 0300-0220112(1)

0300-0220115(۴) 0300-0220114(۳)

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ بروزِ جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور اس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ اس مدنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جَنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشْتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، الحديث: ۲۶۹۱، ج۴، ص۳۱۲.) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سینما گھر کے مالک کی توبہ

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالِباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات

ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتْم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا، جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہورہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت کہ میری آنکھیں بند تھیں، میں نے اپنے آپ کو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خوشبو سے فَضاء مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتِماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں ملاقات کیلئے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا، بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتِماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آ پہنچے۔ ان میں جو عقائدِ اہلسنّت سے مُتَّفِق نہیں تھا، وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: "تم جن کے اِجتِماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں، کہ اولیائے کرام کی نیاز دلاتے ہیں، یا رَسُوْلَ اللہ پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔" سینما گھر کے مالِک کا کہنا ہے کہ میں نے اُس سے کہا کہ "میں نے دعوتِ اسلامی

کا مَدَنی ماحول صِرف سُن کر نہیں، بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح، مدینۂ منوّرہ زادَھَااللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی زِیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشِقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے جلوے نظر آتے ہوں، یہ کس طرح غَلَط ہوسکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہوجاؤ۔ خدا کی قسم! اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے، تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ ادارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شَبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی دَرمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کَنْزُ الْعُمَّال، ج۱، ص۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام، اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غُلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام، مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی

کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ماہِ رَبِیْعُ الآخِر کی گیارھویں شب ہے، اس رات کو پیرانِ پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، سَیِّدُنا شیخ مُحْیُ الدِّین عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے خاص نِسْبَت ہے۔ آج کی اِس مبارک اور بڑی رات میں ہم، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گلستان سے کچھ مہکتے مدنی پُھول چننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات، تالیفات اور بیانات کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَجلس، وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کیلئے ہدایت کا زِینہ تھی۔ یہ سب ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خاص کرم نوازی تھی، آیئے! اس ضمن میں ایک دِلچسپ واقعہ سُنتے ہیں۔

لُعابِ رسول کی برکت:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے کہ میں نے حُضُور سیّدِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے میرے ناناجان (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فُصَحاء (اچھا کلام کرنے والوں) کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! اپنا مُنہ کھولو! میں نے اپنا مُنہ کھولا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے منہ میں سات (7) دفعہ اپنا لُعابِ مُبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا: لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف عُمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بُلاؤ! پھر میں نے نمازِ ظُہر اَدا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چِلّائے، اس کے بعد میں اَمِیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شَیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ نے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے میرے والد! لوگ مجھ پر چِلّاتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اپنا مُنہ کھولو! میں نے اپنا مُنہ کھولا، تو آپ نے میرے مُنہ میں چھ (6) دفعہ لُعاب ڈالا، میں نے عَرض کی کہ آپ نے سات (7) مرتبہ کیوں نہیں ڈالا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے۔ پھر وہ میری آنکھوں سے اَوجَھل ہوگئے۔ (بهجة الاسرار، ص۵۸، از غوثِ پاک کے حالات: ۳۳)

اس واقعے کے بعد حُضُور غوثِ اعظم، سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّیْن عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم 521ھ کو ایک عظیمُ الشَّان اجتماع میں پہلی بار بیان فرمایا، جس میں ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اولیائے کِرام اور فِرِشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتاب و سُنَّت کی تَصْرِیح کے ساتھ لوگوں کو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی طرف بُلایا تو سب لوگ اِطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص۱۷۴)

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مُختار نے ان کو

تو پھر کیسے نہ ہو تابول بالا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کا پہلا بیان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ترغیب دِلانے اور لُعابِ مُبارک سے فَیض پانے کے بعد پہلے ہی بَیان سے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوگئے اور جَوق دَر جَوق لوگ آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض حاصل کرنے لگے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحافل میں زِندگی کے تمام شُعْبوں سے تَعَلُّق رکھنے والے اَفْراد شریک ہوتے، عُلَما و فُقَہا سب جمع ہوتے، ”آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مجلسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفْراد قلم و دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ملفوظات تحریر کرتے۔“ (اخبار الاخیار: ۱۲)

مُحَرِّر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَواعظِ حَسَنہ (اچھی نصیحتیں)، صَبْر و رِضا، زُہْد و تَقْویٰ اور خوفِ خُدا کی آئینہ دار ہوتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعظ و نصیحت کے ذریعے مَحَبَّت و اُخُوَّت کا دَرْس دیتے، لوگوں کو آخِرت کی طرف مُتَوجِّہ کرتے، حُبِّ جاہ و مال، نِفاق، رِیاکاری اور بُغْض و کینہ سمیت تمام باطنی بیماریوں سے بچنے کا درس دیتے، جبکہ دُنیا کی بے ثَباتی، ایمان پر پُختگی، اعمالِ صالحہ کی اَہَمِّیَّت اور اَخْلاقِ کامل کو اپنانے کی

ترغیب بھی دیتے ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرامینِ مُقدّسہ دل سے نکلتے اور دل میں گھر کر جاتے تھے۔ شیخ عَبْدُالحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت شیخ (عبدُالقادر جیلانی) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی، جس میں غیر مُسلم، آپ کے دَستِ حق پرست پر دولتِ ایمان سے مُشرف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گمراہ اور بدمَذہب اَفراد، آپ کے ہاتھ پر تائِب نہ ہوتے۔ جب پانچ سو (500) سے زِیادہ غیر مُسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور اپنی بداَعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟ (ہر ایک ہی آپ کے فرامینِ مُبارکہ سے مُستَفِید ہوتا تھا) (اخبارالاخیار:۱۳) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے مُعاملے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُکامِ بالا کی پروا نہ کرتے اور خُلَفا، وُزَرا، سَلاطین اور عوام و خواص سبھی کو نیکی کی دعوت دیتے، حضرتِ سَیِّدُنا امام شَمسُ الدِّین محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بر سرِ منبر اعلانِ حق فرماتے اور جو کسی ظالم کو لوگوں پر حاکم بناتا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر اعتراض کرتے۔ (تاریخ الاسلام للذھبی: ۳۹/۹۹)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی عمر مُبارَک کے 33 برس درس وتدریس اور فَتویٰ نَویسی میں بسر فرمائے، جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پھول لُٹائے اور 90 سال کی عمر پاکر 561ھ میں وِصال فرمایا۔ (اخبار الاخیار:۹)

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ اُن کے رُعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کُتّا غوثِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند "کارتُوس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے سروں کے تاج، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ خُود باعمل تھے، اسی لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کا تِیر بن کر لوگوں کے سِینوں میں پیوست ہوجاتے اور اُن کے دل کی دُنیا بدل جاتی۔ یاد رکھئے! اگر کارتُوس بہترین بندوق سے چلایا جائے تو اس سے شیر بھی مارا جاسکتا ہے، ہماری نیکی کی دعوت کے اَلْفَاظ "کارتُوس" کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہوگا تو اس کی بات میں بھی اثر ہوگا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہوگی۔ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اَہَمِّیّت نہیں رکھتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸) مزید فرماتے ہیں: خُود عمل نہ کرکے، دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے، جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے، جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں، مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحِق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، تو اس کو بیوقوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے، وہ بھی سَراسَر نُقْصان میں ہیں۔

نبیِ مُکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "کچھ جنّتی لوگ جہنمیوں کی طرف

جائیں گے، تو ان سے پُوچھیں گے، تم جہنَّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنَّت میں داخل ہوئے ہیں۔" تو وہ کہیں گے، ہم جو بات کہا کرتے تھے، اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۰۵، ج ۲۲، ص ۱۵۰)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "لوگوں کو عِلْم سکھانے اور اپنے آپ کو بُھول جانے والے کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے، جبکہ اپنے آپ کو جَلاتا ہے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے عمل مُبَلِّغ کیلئے آخرت میں اس سے بڑھ کر خَسارے کی بات اور کیا ہوگی کہ اس کے بیانات سُن کر عمل کرنے والے تو جنَّت کی اَبدی نعمتیں پانے میں کامیاب ہو جائیں اور یہ خُود عمل نہ کرنے کے سبب جہنَّم کے عذاب کا مُسْتَحِق ٹھہرے۔ لہٰذا ہر مُبَلِّغ و مذہبی شَخْصِیت کو چاہیے کہ لوگوں کی نظر میں نیک بننے کے بجائے، رِضائے الٰہی کی خاطِر اپنے علم پر عمل کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت

نیک میں بھی بنوں اِلتِجا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انسان کا حقیقی دُشمن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس و شیطان، اِنْسان کے حقیقی دُشْمن ہیں۔ ان میں سے نَفْس تو شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اسی نے شیطان کے اِیمان کو برباد کر کے اسے اَبَدِی لَعْنَتوں کا مُسْتَحِق ٹھہرایا۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”نفس کے بے شُمار مَعانی ہیں: (ان میں سے ایک یہ ہے) نفس اسے کہتے ہیں: جو انسان میں شہوت اور غُصّے کو اُبھارتا ہے۔ صُوفیائے کرام اس لَفْظ کو اکثر اِسْتعمال کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نَفْس سے مُراد انسان میں مَذْمُوم (بُری) صِفات جمع کرنے والی قُوَّت ہے۔“ (احیاء العلوم، ۳/۵)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اپنے نفس کی پیروی کی، نفس نے اسے تباہی و بربادی کے گڑھے میں پہنچادیا۔ نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اِصْلاح پذیر ہو گا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وَقْت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو! (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمربستہ رہو) (الفتح الربانی، 43 مجلس، ۱۳۹، ملتقطاً) ایک اور مقام پر اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لیے وَبال ثابت ہو گی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ (اے بندے یاد رکھ!) نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو بُرائی سے روکے اور تیرا دُشْمن وُہی ہے

جو تجھے گمراہ کرے۔(الفتح الربانی، 43 مجلس، ص۱۴۰)مزید فرماتے ہیں:جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟اپنے نَفْس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر دے، جبھی تیرا نَفْس تیرا مُطِیع ہو گا۔(الفتح الربانی، 43 مجلس، ص۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس کی بات ماننا اور اس کے مقابلے سے غافل ہو جانا سَراسر بے وقوفی ہے۔اس لیے ہم پر لازمی ہے کہ نَفْس کا مُقابَلہ کریں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کریں، اس کی خواہشات کم کریں یعنی اس کی لَذّتیں چُھڑوائیں، اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادتوں کی طرف مائل کریں نیز اس کی آفتوں اور شَرارتوں سے بچنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ یقیناً عَقْلمندی کا تَقاضا بھی یہی ہے کہ دُشمن کو دُشمن سمجھ کر اس کا مُقابلہ کِیا جائے نہ کہ اس سے لاپَروائی برتی جائے۔شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بے مثال ہے:"عَقْلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز (بے وَقُوف) وہ ہے، جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید بھی کرتا ہو۔

(ترمذی،کتاب صفة القیامة، باب فی اوانی صفة الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث:۲۴۶۷)

اللہ اللہ کے نبی سے — فریاد ہے نَفْس کی بَدی سے
اِیمان پہ مَوت بہتر او نَفْس! — تیری ناپاک زِندگی سے
گہرے پیارے پُرانے دِل سوز — گُزرا میں تیری دوستی سے

(حدائقِ بخشش:۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبتوں کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس پر قابُو نہ پاسکنے کی ایک وجہ، اس کی پہچان نہ ہونا بھی ہے کہ نَفْس اپنے جال میں کس طرح پھنساتا ہے، اپنی چالیں کس طرح آزماتا ہے۔ اس کی مَعْرفت نہ ہونے کی وجہ سے بھی بندہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے۔ نفس کی چالوں اور اس کے مکر و فریب کو پہچاننے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور نیک بندوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

حُضُور سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **مَنْ اَکْثَرَ مِنْ مُّخَالَطَةِ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهٗ۔** یعنی جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھنے والے بندوں (اَوْلِیاءُ اللہ) کی صحبت میں رہتا ہے، تو وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص ۱۸۰) مزید فرماتے ہیں: بیشک اَوْلِیاءُ اللہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی شَخْص کی طرف نظر کریں اور اس (کے دل) پر تَوَجُّہ کر دیں تو اس کے ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

(الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۱۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول میں رہتے ہوئے گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے و دِیگر مدنی کاموں میں شرکت کے ساتھ ساتھ، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل

کرتے رہنا چاہئے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اور مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانی چاہیے، کیونکہ نیک لوگوں کی گھڑی بھر کی صحبت، بڑے بڑے گناہ گاروں کی بگڑی بنادیتی ہے۔ مَنْقُول ہے کہ ایک بار سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَہٗ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک چور کھڑا کسی مُسافر کو لُوٹنے کا انتظار کر رہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اس کے قریب پہنچے تو پُوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کَشْف کے ذریعے اس کی مَعصِیَّت (گناہ) اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا، اس چور کے دل میں خیال آیا: ”شاید یہ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کا بھی علم ہو گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں عبدُ القادِر ہوں۔ یہ سُنتے ہی وہ چور فوراً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر **یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ** (یعنی اے میرے آقا عبدُ القادر! میرے حال پر رحم فرمائیے) جاری ہو گیا۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں مُتَوَجِّہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: ”اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھادو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔“ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نگاہِ فیض رَساں سے وہ قُطْبِیَت کے درجے پر فائز ہو گیا۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰، از غوثِ پاک کے حالات: ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اِک نگاہِ فیض سے اس چور کے نفس کی مُنہ زوری اور دل کی آلُودَگی سب دُھل گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے وَقْت کا قُطب بنا دیا، معلوم ہوا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی نگاہ سے چور، قُطب بن سکتے ہیں

تو ہمارے گُناہوں کے میل اور دلوں کے زنگ کو دھونا ان کے لیے کیا بڑی بات ہے؟ اس لیے ہمیں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کی قُربت اور ان سے مَحَبَّت کے فوائد بتاتے ہوئے حضرت احمد بن حرب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ نیکوں سے مَحَبَّت کرنا ان کی صحبت میں رہنا اور ان کے اَفْعال واَقْوال دیکھ کر عمل کرنا، انسان کے دل کیلئے سب سے زِیادہ نَفْع بخش ہے۔ (تنبیه المغترین، الباب الاوّل، غیرتهم اذا انتهکت حرماته، ص ۴۱)

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں　　پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ　　گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آخِرت کے بارے میں غور و فکر کرو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت میں رہیے، گناہوں سے بچیے، خُوب خوب نیکیاں کیجئے، دُنیا کی فانی رونقوں سے مُنہ موڑیئے اور فکرِ آخرت کرتے ہوئے، اس کی تیاری میں مگن رہیے۔ یاد رکھئے! دُنیا کی حَیْثِیَّت ایک گُزر گاہ (راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت میں طے کیا یا اُن کی نافرمانی میں؟ افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کی رنگینیاں دیکھ کر اس کے دھوکے میں مُبْتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر! اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ! اور رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھا کر!) یاد رکھ مومن کے لیے یہ مُناسِب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصیّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔ (الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰) یعنی غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں یہ احساس دِلا رہے ہیں کہ موت کسی بھی وَقْت آسکتی ہے، اس لیے بندہ ہر دن کو اپنا آخری دن، ہر نماز کو آخری نماز اور ہر نیند کو اپنی آخری نیند سمجھے۔ مزید فرماتے ہیں: اے بندے تیرا کھانا پینا، اہل و عیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحباب سے ملنا مِلانا، ایک رُخصت ہونے والے شَخْص کی طرح ہونا چاہیے، اس لیے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِخْتِیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں، اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہیے۔ (الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰) فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حُضُور غوثِ پاک اِرْشاد فرماتے ہیں: (اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشَقَّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی فانی نعمتوں کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے (اور ہمیشہ رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟

(الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں دُنیا کی فانی رونقوں سے پیچھا چُھڑانے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہْن بنانے کی ترغیب دِلا رہے ہیں۔ واقعی عَقل مند وہی ہے، جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخِیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے

اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور، اگر کسی کے ساتھ بھی تو شَبِ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصداً قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قُدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے، اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صُورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سَمانا ہے

تُو اپنی مَوت کو مت بُھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

جہاں کے شَغْل میں شاغِل خُدا کے ذِکْر سے غافِل
کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائِم ٹِھکانا ہے

غُلامؔ اِک دَم نہ کر غَفْلت حیاتی پر نہ ہو غُرّہ
خُدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے کسی مسلمان کو اِنکار نہیں ہو سکتا، کہ اس مختصر زندگی کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال کا حِساب دینا ہے۔ جس کے بعد رَحمتِ الٰہی ہماری طرف مُتوجہ ہونے کی صُورت میں، جنّت کی اعلیٰ نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کی شامت کے سبب، جہنّم کی ہولناک سزائیں ہمارا نصیب ہوں گی۔ لہٰذا

دُنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں اور رعنائیوں میں کھو کر حِسابِ آخرت کے بارے میں غَفْلت کا شکار ہو جانا یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے، اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عَظیم میں کامیابی کیلئے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضَروری ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جنَّت اور جہنَّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی مُسْتَحِق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔ (الفتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ۷۶، ۷۵)

یاد رہے! خوفِ خدا سے مُراد صِرف یہ نہیں کہ قَبْر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لی جائیں ... یا ... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھیر لیا جائے ... یا ... کفِ افسوس مَل کر آنکھوں سے چند آنسو بہا لیے جائیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تَقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کو تَرک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مَشغول ہو جانا بھی، اُخْروی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندو!) اس کی ذات کے طالب بن کر اس کی اطاعت کرو، اس کے اَحکامات کو بجالانے، اس کی ممنوعات سے باز رہنے اور اس کی قضا و قدر پر صَبر کرنے میں اس کی اطاعت ہے، تم اس کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ وزاری کرو اور جب تُو صِدْقِ دل سے توبہ کرے گا اور

اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کرے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔(الفتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ۷۵)

ہمیں بھی اپنا مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ اب تک ہم زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، بچپن، جوانی اور بُڑھاپا، اپنی عُمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اس دوران کتنی مَرتبہ ہم نے خوفِ خدا کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیّتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے، کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا، تو کیا خوفِ خدا کے عملی تَقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہے؟ یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مُطمئِن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدستور جاری رکھا اور اگر ان سوالات کا جواب نفی میں آئے تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخْت سے سَخْت تَر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک ناآشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیْش ہے کہ ہماری قَساوتِ قَلْبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غَفْلت، کہیں ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے — نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے
آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یاوہ گوئی — وَقْت انمول یُوں برباد ہوا جاتا ہے
اپنی اُلْفَت کا مجھے جام پِلا دو ساقی! — قَلْب دُنیا کی مَحَبَّت میں پھنسا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص:432)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے، اس کو غنیمت سمجھو کہ وہ عنقریب تم پر بند کر دیا جائے گا، جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو، اس کو غنیمت سمجھو اور توبہ کے دروازے کو غنیمت سمجھو کہ جب تک وہ کُھلا ہوا ہے، اس میں داخِل ہو جاؤ۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع فی التوبۃ، ص۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روز بروز اُٹھتے جَنازے اور آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبر دار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے، موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صَدا دے رہے ہیں، مگر اِس پر وُہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مشغولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی، موت! سانسیں پُوری ہو جائیں تو گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آج ہی گناہوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے۔ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدہ کی آیت نمبر 39 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ

حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ و اِستِغفار کا حکم فرمایا، اس لئے کہ انسان فطرۃً کمزور ہے، باوُجُود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ اِمام قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے، جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔ اِس آیتِ مُبارَکہ میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی صِفَتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا، تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں، کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُن کی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دُنیا میں رُسوا نہیں کیا، ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔" (تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/ ۱۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حَد اور بے حساب ہے کہ اس کے گُناہ گار بندے چاہے، اس کی کتنی ہی نافرمانیاں کرتے رہیں، دن رات اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دَریغ نہ کریں، مگر پھر بھی وہ کریم رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلسل مہلت دیتا رہے اور اگر ہم سچی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادے، یہی نہیں بلکہ اپنے بندوں پر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان کے تمام گُناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے چُنانچہ

پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا

تَرجَمۂ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾

اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارا رحیم و کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں کس طرح توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے اور اس پر کیسی کیسی عظیم بشارتیں بھی سُنا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کرم نوازیوں کے بعد بھی اگر کوئی گُناہوں پر ڈَٹا رہے اور توبہ میں تاخیر کرتا رہے تو اس سے بڑا نادان کون ہو سکتا ہے؟ آیئے! توبہ کی اَہمیَّت، دِل میں بٹھانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کیلئے توبہ کی فضیلت پر دو فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

1. ”سارے انسان خَطاکار ہیں اور خطاکاروں میں بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۵۱، ج۴، ص ۴۹۱)

2. ”جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خُوش کرے، تو اسے چاہیے کہ اس میں اِستِغْفار کا اِضافہ کرے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج ۱۰، ص ۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیاء:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے بیان کردہ فرامین کو سُن کر توبہ کی توفیق ملتی ہے، ان کی سیرتِ مُبارَکہ کو پڑھ کر نَفْسِ اَمّارَہ پر قابُو پانے کی ہمّت پیدا ہوتی ہے اور عبادت و اِطاعت والی زِندگی بسر کرنے کا ذِہن بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے کیلئے ایک شُعبہ ”مزاراتِ اَولیا“ قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت

دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہو کر مختلف دِینی خدمات سَرانجام دینا مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کرنا، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانے کا سلسلہ ہوتا ہے، جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خِدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے نیز ممکنہ صُورت میں صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہمیشہ اپنے فرامینِ مُبارَکہ کے ذریعے اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمَّت کی اِصلاح و تَربِیَت فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نیک لوگوں کو نیکیوں پر گامزن رہنے جبکہ گُناہ گاروں اور دُنیا

داروں کو دُنیا کی مَحَبَّت کو چھوڑ کر عشقِ حقیقی کے جام پینے کا درس دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نَظرِ وِلایت اور فَرامینِ عالِیہ سے کئی اَفْراد راہِ راسْت پر آگئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نَفْسانی خواہشات کو دَبانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت سے وابستہ رہنے کو نَفْس کا علاج تجویز فرمایا، اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیشہ فکرِ آخرت میں سرشار رہنے اور اپنے علم پر عمل کرنے کی ترغیب دِلائی، نفس و شیطان پر قابُو پانے کا ایک طریقہ، اپنے دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن کرنا بھی بتایا۔

اے کاش ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام "مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ کے نَقْشِ قدم پر چلنے، سُنَّتوں پر عمل کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان" بھی ہے۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا، جبکہ دُرُسْت تلفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو، ورنہ بَسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے۔ امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرماتے ہیں: ”بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَصْ۔حِی۔حِ) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۶ ص۳۴۳) قرآنِ مجید پڑھنا، پڑھانا باعثِ فضیلت ہے، چنانچہ نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج۳ ص۴۱۰ حدیث۵۰۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مَدارِس بنام مَدرَسۃُ المَدِینَہ برائے بالغان قائم ہیں، ان تمام مدارِس میں **فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ** دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدرَسۃُ المدینہ برائے بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اِصلاح ہوئی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

میری زِندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر، حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے اَنْجام سے غافل اَیّامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مَدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مَدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کے چراغ سے مُنوَّر کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے

اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (برائے بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہوگئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت حاصل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، لہٰذا سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیتے ہیں تاکہ ان پر عمل کرکے ہم اپنے سفر کو بھی حُصُولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

❀... ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) ❀... اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے

ہوتا ہے۔ ❀... اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ ❀... چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹) ❀... لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَقُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔ ❀... ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ بلکہ ہوسکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ۔ ترجمہ: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔(سنن ابن ماجه ،کتاب الجهاد ،باب تشبیع الغزوة ووداعهم، الحدیث، ۲۸۲۵، ج ۳، ص ۳۷۲) ❀... سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں۔(۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔ ❀... جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" عَزَّوَجَلَّ کہنا سُنَّت ہے۔ ❀... مُسافر کو چاہیے کہ وہ دُعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ ❀... منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔(کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸ ،ج ۶ ،ص ۳۰۱)

❀... سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے ، اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر ،الحدیث ۱۷۵۰۲ ،ج ۶ ،ص ۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ سر بسر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

کیوں کہوں بیکَس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مخلوقِ خُدا کے عُیُوب سے بے نیازی

حضرت سَیِّدُنا علّامہ عبدُالوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفَہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِسْتِعْمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔ اُس نے عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو مُلاحَظہ فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! بدکاری سے تَوبہ کرلو۔" اُس نے عرض کی: "میں نے تَوبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: "شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کر لے۔" اُس نے عرض کی: "میں نے تَوبہ کی۔" حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غیبی باتوں کے اِظْہار کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوَندی میں غیبی باتوں کے اِظْہار کے خَتْم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول

فرمالی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔[1]

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابُو حنیفہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی، اس میں یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے اِمام، کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی شان و عظمت ہے، آپ باکرامت بزرگ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ وِلایت کشف کے ذریعے لوگوں کے وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں ان کی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی، بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دُعا کے ذَرِیعے غیبی باتوں کا اِظہار ہونا ختم کروا دِیا۔ یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں، مگر زبردستی اُلٹے سیدھے سُوالات کرکے لوگوں کے عَیبوں کو اُچھالنے میں مشغول رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصْلَحتِ شَرعی جان بُوجھ کر کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا یا اُچھالنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات، آیت نمبر 12 میں خدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ نے دُوسروں کے اندر بُرائیوں کو تلاش کرنے سے منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ ۲/۶۵۔ المِیزانُ الکبریٰ، کتاب الطھارۃ، الجزء ۱، ۱/۱۳۰ ملتقطاً وملخصاً

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ (مزید فرماتے ہیں) حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو، گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، اُن کے ساتھ لالچ و حسد، بُغض و بے دَردی نہ کرو، اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو، جیسا تمہیں حکم دِیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُس کی بے قَدْری نہ کرے۔ (پھر اپنے مُبارک سینۂ بے کینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے۔[1]

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈَھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان کہ جو اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے اپنے نَفْس کی نگہبانی کرتے ہیں اور دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کو دُور کرنے کے لئے شب و روز مصروف رہتے ہیں نیز اگر اُنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے عُیُوب کسی طرح معلوم ہو بھی جائیں تو شیطان کے بہکاوے میں آکر اُن کے عیب اُچھالنے کے بجائے رِضائے الٰہی کے لئے پردہ پوشی کرتے اور ثوابِ آخرت کے حقدار بنتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کبھی دُوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے، اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوجہ ہو کر اُن کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بَہُت بڑی سعادت مندی ہے جیسا کہ

---

1 . . . خزائن العرفان، ص ۹۵۰ ملخصًا

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے، جسے اُس کے اپنے عیب نے لوگوں کے عیب بیان کرنے سے باز رکھا۔[1]

پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک مؤثّر طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کی طرف نظر کرے، کیونکہ جب اُس کی نظر اپنی بُرائیوں پر پڑے گی تو یقیناً اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ میری اِن بُرائیوں کا کسی کو پتا نہ چلے، لہٰذا اپنی غَلَطیوں کو پوشیدہ رکھنے کا یہی احساس اُسے اپنے مسلمان بھائی کی غَلَطی اور بُرائی کو پوشیدہ رکھنے پر آمادہ کرلے گا۔ آیئے! اس ضمن میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی نصیحتوں پر مُشْتَمل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کا ذہن بنے گا چُنانچہ،

اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْکُرَ عُیُوْبَ صَاحِبِکَ فَاذْکُرْ عُیُوْبَکَ جب تم اپنے ساتھی کی بُرائیاں بیان کرنا چاہو تو اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو۔[2]

سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ

---

1 ... فِرْدَوْس الاخبار، ۲/۴۶، باب الطاء، حدیث: ۳۷۴۲

2 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ وذمھا، ۴/۳۵۷، رقم: ۵۶

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے، جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا تَرْک نہ کر دو، جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں اُن کی اِصلاح شروع کر دو اور اُنہیں اپنی ذات سے دُور کر لو، جب تم ایسا کرو گے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کر دے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایسا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[1]

فِرِشتوں کی دُعا

مشہور تابِعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکْر کرتا ہے، تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ تمہارے لئے بھی اِسی طرح ہو اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے، تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے آدمی! تُو نے اُس کی پوشیدہ بات ظاہر کر دی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔[2]

دوسروں کے عُیُوب سے غافل کرنے والی چیز

حضرت سیِّدَتُنا رَابِعَہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے اپنے عَیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے اور اِس وجہ سے وہ لوگوں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا (بلکہ اپنے عیبوں کی اِصلاح کی طرف مُتوجہ رہتا ہے۔)[3]

---

1 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ و ذمھا، ۴/۳۵۹، رقم: ۶۰

2 ... تَنبِیہُ الْغافِلِین، باب الغیبۃ، ص۸۸

3 ... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن، و من اخلاقھم: الاشتغال بعیوب انفسھم ... الخ، ص۱۹۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ جس طرح اپنی بُرائیوں اور عیبوں کے بارے میں دُوسروں سے پردہ پوشی کی خواہش رکھتا ہے، اِسی طرح دُوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی پسند کِیا کرے، کیونکہ ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے چُنانچہ،

قُربان روزِ محشر دامن کا پردہ ڈھک کر
عیبوں کو میرے سَروَر خود ہی چُھپا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص302)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مُسلمان کی نشانی

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ تم میں سے اُس وقت تک کوئی کامِل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ چیز پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جان لو کہ انسان کا اِیمان اُس وقت تک کامِل نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تَر دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعامَلہ کِیا جائے، جیسا مُعامَلہ اُس

---

1 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان . . . الخ، حدیث: ۱۳، ۱/۱۶

کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَرخلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے، تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو۔[1] حدیثِ قُدسی میں ہے: عَجِبْتُ لِمَنْ يَّشْتَغِلُ بِعُيُوْبِ النَّاسِ وَ هُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوْبِ نَفْسِهٖ یعنی حیرت ہے اُس شخص پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے، لیکن اپنے عُیُوب سے غافل ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے پردہ پوشی کے فضائل کے بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحَظہ کیجئے:

1. مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِّنْ قَبْرِهَا یعنی جو کسی کا پوشیدہ عیب دیکھے، پھر اُسے چھپالے، تو وہ اُس شخص کی طرح ہو گا کہ جس نے زندہ دفنائی گئی بچی کو قبر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[3]
2. اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَصَّرَهٗ عُيُوْبَهٗ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۴۴-۶۴۵ ملخصًا

2 . . . مجموعة رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیة، الموعظة الاولٰی، ص ۵۶۵

3 . . . مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبة بن عامر الجهنی، ۶/ ۱۲۶، حدیث: ۱۷۳۳۴

فرماتا ہے، تو اُسے اُس کے عُیُوب سے باخبَر فرما دیتا ہے۔[1]

3. مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس کی عیب پوشی فرمائے گا۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی پوشیدہ طور پر نامُناسب حرکت کر بیٹھے، پھر پچھتائے تو تم اُسے پوشیدہ طور پر ہی سمجھا دو کہ اُس کی اِصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو، اگر تم نے اپنے بھائی کا پردہ رکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب پوشیدہ طور پر ہی لے گا، تمہیں رُسوا نہ کرے گا۔ ہاں! جو کسی کو تکلیف پہنچانے کی خُفیہ تدبیریں کر رہا ہو یا چھپ کر بُری حرکتیں کرنے کا عادی ہو چُکا ہو تو، اُس کا اِظہار ضرور کر دو تاکہ وہ شخص اِیذا سے بچ جائے یا یہ شخص توبہ کر لے۔ غَرَض کہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچّھا ہے، مگر اُس کے پوشیدہ ظُلم سے کسی دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچّھا ہے، یہ فَرْق خیال میں رہے۔ یہاں صاحبِ مِرْقات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مُسلمان کی ایک عیب پوشی کرے، ربّ تعالیٰ اُس کی سات سو (700) بُرائیوں کی عیب پوشیاں کرے گا۔[3]

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور　　سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ شرحِ حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الأمل، ۷/۳۴۷، حدیث: ۱۰۵۳۵ ملتقطاً

2 . . . بخاری، کتاب المظالم والغصب، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۱-۵۵۲ بتغیر قلیل

کے اندر ایسی بُرائی پائی جائے جو دُوسرے مسلمانوں کیلئے باعثِ تکلیف ہو،تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو اُس شخص کے نُقصان سے بچانے کی نِیَّت سے اُس کی وہ بُرائی ظاہر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ یہ اچّھی بات ہے، مگر اِس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اگر ضرورتاً دُوسروں کے سامنے کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑ جائے تو بَڑھا چَڑھا کر بیان کرنے کے بجائے صِرْف اُتنی ہی بُرائی ظاہر کی جائے کہ جس قدَر اُس کی ذات میں موجود ہے۔

بَرَہْنَہ کرنے سے بھی بڑا گناہ

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے فرمایا:اگر تم اپنے بھائی کو اِس حال میں سوتا پاؤ کہ ہَوا نے اُس سے کپڑا ہٹا دِیا ہے تو تم کیا کرو گے ؟اُنہوں نے عرض کی:اُس کی پردہ پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے۔تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:بلکہ تم اُس کا پَردہ کھول دو گے۔حَواریوں نے حَیرت سے کہا:بَھلا ایسا کون کرے گا؟ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سُنتا ہے تو اُسے بَڑھا چَڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرَہْنَہ (ب۔رَہْ۔نَہ) کرنے سے بڑا گناہ ہے۔[1]

اللہ اللہ!دیکھا آپ نے کہ اگرچہ ضرورتاً ہی کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑے، مگر اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کتنا بڑا گُناہ ہے۔ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے جتنا اِضافہ کِیا وہ سب جھوٹ ہو گا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گُناہ ہے۔بہر حال کسی کی پوشیدہ بُرائی دُوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت صِرْف اِسی صورت میں ہے کہ جب وہ بُرائی دُوسروں کے حق میں نُقصان دہ ہو اور اگر ایسا نہیں تو دُوسروں کو

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۴۴ بتغیر قلیل

بتانے اور سب کی نظروں میں ایک مُسلمان کو ذلیل ورُسوا کرنے کے بجائے تنہائی میں نرمی کے ساتھ اُس کی اِصلاح کی کوشش کی جائے، کیونکہ اگر سب کے سامنے آپ کسی کی اِصلاح کی کوشش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ ضِدّی بن جائے اور اپنی غَلَطی تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹا آپ کو رُسوا کر دے، لہٰذا حتّی الْاِمکان تنہائی میں نصیحت کی جائے کہ یہ نہایت مؤثّر ثابت ہوتی ہے جیسا کہ

تنہائی میں نصیحت دَر حقیقت زینت ہے

حضرت سیِّدُنا اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا، اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کیا۔

حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اُس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبر دار کرے؟ فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِ عام سمجھائے تو نہیں۔ (1)

اپنے سینے مسلمانوں کی طرف سے صاف رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے عیب اور بُرائیاں تلاشتے رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور پھر اُس کی عزّت، وقار ختم کرنے اور دوسروں کی نظر میں اُسے نیچا دِکھانے کے لئے کسی ایسی محفل میں یا ایسی مُعَزَّز شخصیَّت کے سامنے، اُس کی پولیں (کمزوریاں) کھولتے ہیں کہ وہ کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا اور شرم سے پانی پانی ہو جاتا

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۶۰ بتغیر قلیل

ہے، حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تعلیمِ اُمّت کے لئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔ (1)

مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی کسی کی کوتاہی، بُرے فعل، بُری عادت، اُس نے یہ کِیا، یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اِس طرح کہہ رہا تھا (اَلْغَرَض اِس طرح کی باتیں کوئی بھی کسی کے بارے میں نہ پہنچایا کرے)۔ (2) نیز حدیث شریف کے اِس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یعنی) کسی کی دُشمنی، کسی سے نفرت دل میں نہ ہُوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کیلئے ایک قانون کا بیان ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ اُن میں مدینے کے اَنوار دیکھو، ورنہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینۂ رحمت، نورِ کرامت کا خزانہ ہے، وہاں بُغْض و کینے کی پہنچ ہی نہیں۔ (3)

بہرحال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کی ذات میں عیب ڈُھونڈنے والے اگر اپنا اِحتِساب کریں اور اپنے عیبوں پر ایک سَرسَری نظر دوڑائیں تو شاید اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کی کثرت دیکھ کر وہ خود بھی حَیرت کے سَمُندر میں غَرْق ہو جائیں مگر آہ! لمبی لمبی اُمّیدیں، دُنیَوِی عیش و

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب رفع الحدیث من المجلس، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۶۰

2 ... اشعۃ اللّمعات، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان... الخ، ۴/۸۳

3 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۷۲ ملخصًا

عِشرت کی چمک دَمک، خَوفِ خُدا سے مَحرومی اور گُناہ پر گُناہ کئے جانے کے باوُجود رَحمتِ الٰہی پر بے جا یقین اُنہیں اپنی اِصلاح سے غافل کر دیتا ہے۔ ایسے نادان دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کے عِلاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! اِس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے چُنانچہ

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: طعنہ دینے، غیبت و چُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالٰی (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شَکل میں اُٹھائے گا۔[2]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! عُہدہ، وزارت یا کوئی بڑا مرتبہ و مقام مل جانا یقیناً نعمتِ خداوندی ہے، مگر عُہدہ وغیرہ ملنے کے بعد بعضوں کے مِزاج میں بالکل ہی تبدیلی آجاتی ہے کہ پھر وہ اپنے مُتَعَلِّق کوئی خلافِ شان

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳/۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

بات یا نصیحت سُننا بھی گوارا نہیں کرتے اور بالفرض اگر کوئی بے چارہ اِصلاح کی غَرَض سے اُن میں مَوْجود کسی حقیقی عیب کی نشاندہی کر دے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، نتیجتاً خامی بیان کرنے والے کی شامَت آجاتی ہے، اُس غریب پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اگر اِس سے بھی غُصَّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تو لاتیں اور گھونسے بھی رَسِید کئے جاتے ہیں، بالآخر اِس جُرم کے بَدلے اُسے دَھکّے دے کر نوکری سے نکال دِیا جاتا ہے۔ ہمارے اَسْلافِ کِرام عَلَیْہِمُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام بے شمار خُوبیوں کے مالک تھے اور عُہدے وغیرہ مل جانے کے بعد بھی اُن کے روز مَرَّہ کے معمولات میں کوئی مَنْفی فرق نہ آتا تھا بلکہ مزید مُحتاط ہو جاتے تھے، یہ حضرات نَفْس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں سے اپنے مُتَعَلِّق پوچھا کرتے، اگر کوئی بتاتا بھی کہ آپ میں فُلاں فُلاں عیب ہے تو اُن کے چہروں پر ناگواری کا ذرّہ برابر بھی اَثَرِ دِکھائی نہ دیتا تھا چُنانچہ،

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا طرزِ عمل

خلیفۂ دُوُم اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عُیُوب پر مُطَّلَع کئے جانے کو تحفہ خیال کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو اپنے بھائی کو عیب پر مُطَّلَع کرنے کی صورت میں اُسے تحفہ دیتا ہے۔[1] نیز یقینی جنّتی ہونے اور عُیُوب کے بجائے بے شُمار خُوبیوں کا مالک ہونے کے باوُجود اشاد فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو مجھے میرے عُیُوب بتائے۔

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: مجھ میں کون سی

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۶۲

بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتانے سے مَعْذِرَت کی، اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِصرار کِیا تو اُنہوں نے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے دستر خوان پر دو(2) کھانے ہوتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو(2) جوڑے ہیں، ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں۔ اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِس کے عِلاوہ کوئی بات؟ عرض کی: نہیں۔ اِس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِن دونوں باتوں کے مُتَعَلِّق آپ تسلّی رکھئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہَمدَرد و مُخلِص اسلامی بھائی ہمیں ہمارے اندر موجود کسی عیب سے مُتَعَلِّق بتائے تو رنجیدہ یا ناراض ہو کر اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے یا اُلٹا اُسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے کی غَلَطی کرنے کے بجائے اُس کا شکریہ اَدا کرنا چاہئے کہ در حقیقت وہ ہمارا سب سے بڑا مُحسن ہے، کیونکہ اگر وہ اِس عیب کو ہم سے چھپالیتا تو ممکن تھا کہ وہی عیب ہمیں ہلاکت و بربادی کی وادیوں میں گِرا دیتا، اَحادیثِ مبارَکہ میں تو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کے عُیُوب پر مُطَّلَع کرنے کی باقاعدہ ترغیب بھی اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ چُنانچہ،

مومن مومن کا آئینہ ہے

سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَ یَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ یعنی مومن، مومن کا آئینہ ہے، مومن، مومن کا بھائی ہے کہ اُس سے اُس کی ہلاکت کو دُور کرتا ہے اور اُس کی غیر مَوجُودَگی میں اُس

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۱۹۴-۱۹۵ ملخصًا

کی حفاظت کرتا ہے۔[1] ایک اور روایت میں ہے کہ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، تو اگر اُس میں بُرائی دیکھے تو اُسے چاہئے کہ اُس سے وہ بُرائی دُور کر دے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خُوبیاں ظاہر کر دیتا ہے، ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اُسے مُطَّلَع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غَرَض کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے، اِصلاح کرنا ثواب، (مزید لکھتے ہیں کہ) آئینہ اِس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبّے نظر آجائیں۔ طبیب کے پاس اِسی لیے جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے مومنوں کی صحبت نہایت مُفِید ہے۔ اِس لیے صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُریدوں، اپنے شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو، جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں، اپنے بزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے، ہمیشہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری، اپنی کمتری محسوس ہوتی رہے۔ مُحَقِّقِیْن صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِس حدیث کے یہ معنٰی کرتے ہیں کہ مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اُس کے اندر مجھے نظر آرہا ہے، جیسے آئینے میں اپنے جو داغ دھبّے نظر آتے ہیں، وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ

---

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ والحیاطۃ للمسلم، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۸

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب، ماجاء فی شفقۃ المسلم . . . الخ، ۳/۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

آئینے کے۔[1]

تُو نے دُنیا میں بھی عیبوں کو چُھپایا یاخدا حَشْر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو سَتّار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حدیثِ مبارَکہ اور اُس کی شرح سے معلوم ہوا کہ ہمیں ایسوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا چاہئے کہ جن کی بَرَکت سے ہمیں اپنی ذات میں موجود عیبوں کی اِصلاح کا موقع نصیب ہو۔ افسوس کہ اب ایسی مدنی سوچ کہاں! اب تو وہ نازک دَور آگیا ہے کہ ہم اپنی جُھوٹی تعریفیں کرنے والوں اور ہاں میں ہاں مِلانے والوں کو ہی اپنا محبوب و محسن سمجھتے ہیں اور جو ہماری اصلاح کیلئے ہمیں آئینہ دِکھا کر ہماری اَصلیَّت بتائے، اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

کمزوریِ اِیمان کی علامت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1285 صفحات پر مشتمل کتاب ”اِحیاءُ العُلوم“ جلد 3 صفحہ 196 پر حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِین دار لوگوں کی یہ خواہش ہُوا کرتی تھی کہ وہ دُوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہوں، لیکن اب ایسا دَور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلَع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اِیمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ بُرے اَخْلاق، ڈَسنے والے سانپ اور بِچھو ہیں۔ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ تمہارے کپڑوں کے نیچے بِچھو ہے، تو ہم خُوش ہو کر اُس کے اِحسان ماننے والے ہو جاتے ہیں اور بِچھو کو اپنے سے دُور کر کے مار دیتے ہیں، حالانکہ بِچھو کا زہر صِرْف

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۷۱

بدن تک مَحدود ہے اور اُس کی تکلیف ایک یا دو دن تک رہتی ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کے زہر کا اَثر ہمارے ضمیر پر ہوتا ہے اور اِس بات کا خَوف ہوتا ہے کہ مَرنے کے بعد ہمیشہ یا مُدّتوں اِس کا اَثر باقی رہے۔اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اُس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عیب ہیں۔[1]

بَہرحال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاکم ہو یا محکوم، سیٹھ ہو یا نوکر، افسر ہو یا مزدُور، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مِستَری، اُستاد ہو یا طالبِ علم، بھابھی ہو یا دیورانی، ساس ہو یا بہو، الغَرَض عیب جوئی کی اِس منحوس بیماری نے ہر طبقے میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔انسان جب کسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے پر آجاتا ہے تو وہ اَخلاقیات کی تمام حدیں پار کر ڈالتا ہے اور خُونی رِشتے بھی اُس کی نظر میں بے قدر و بے قیمت ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ کبھی کبھار ایسی بد بختی غالب آجاتی ہے کہ ہدایت کے روشن تاروں یعنی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسی مُقدّس ہستیوں پر بھی طَعن و تَشْنِیع کرنے میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اُن کی پاکیزہ شخصیات بھی اُس بد نصیب کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عیب دار نظر آنے لگتی ہیں۔ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرنے والا دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتا ہے اور مَرنے کے بعد بھی ذِلّت و خواری اُس کا مقدّر بن جائے گی جیسا کہ

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں (تنقید کا) نشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے مَحبَّت رکھی، تو اُس نے میری مَحبَّت کے سبب اُن سے مَحبَّت رکھی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، تو اُس نے مجھ سے

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۱۹۶ بتغیر قلیل

بُغض کے سبب اُن سے بغض رکھا اور جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو اَذِیَّت دی اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ فرمالے۔[1]

عَداوت اور کینہ اُن سے جو رکھتا ہے سینے میں وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب میں آپ کے سامنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عالیشان میں عیب تلاش کرنے والے ایک بدنصیب شخص کے عبرت ناک انجام پر مشتمل ایک حکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچہ

صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کِیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعامَلہ ہے؟ جواب دِیا: میں نے صَحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی مبارَک شان میں عیب نکالے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو عیب دار کر دِیا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی پُھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔[2]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے سے جہاں ہمیں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا پتا چلا، وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر زبان کو آزاد چھوڑ دِیا جائے تو بعض اَوقات یہ عیب جوئی میں اِس خطرناک حد تک بے قابو ہو جاتی ہے کہ اللہ والوں کی شان میں بھی بَک بَک کرنے لگتی ہے، لہٰذا

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، حدیث: ۳۸۸۸، ۵/۴۶۳

2 . . . شرحُ الصُّدور، باب فی نبذ من اخبار . . . الخ، ص ۲۸۰ ملخصاً

اِسے قابو میں رکھنا اِنتہائی ضروری ہے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی زبان ہمیں روزِ محشر ذلیل و رُسوا کروا دے، جیسا کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زبان ایک دَرِندے کی طرح ہے، اگر تم اِسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔ (1)

یاد رہے کہ ایک مُسلمان پر حق ہے کہ وہ نہ تو کسی کو گالی دے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا کہے، نہ کسی کی غیبت کرے اور سُنے، نہ کسی کے عُیُوب اُچھالے، نہ کسی کا راز کھولے، نہ کسی کو تکلیف دے، نہ کسی کی دل آزاری کرے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مارے اور نہ ہی کسی کو بے جا تنقید کا نشانہ بنائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنَوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (2)

بُرائی کا ساتھ نہ دیجئے

بعض لوگ خود تو عیب جوئی نہیں کرتے، مگر شیطان مَکّار دوسرے طریقوں سے اُنہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اِس طرح کہ جب کسی مجلس میں مسلمانوں کے چھپے عیبوں کو اُچھالنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اُنہیں اِس بُرے کام سے روکنے یا وہاں سے اُٹھنے کے بجائے اُلٹا اُن کی باتوں سے لُطف اَندوز ہوتے اور قہقہے بلند کرتے نظر آتے ہیں اور اِس طرح مسلمانوں کی عزّتوں کا سَرِ عام تماشا بنانے میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر کوئی کسی کی خَطا یا اُس کے عیب کا تذکِرہ اُس کی موجودَگی میں یا پیٹھ پیچھے شروع کرے تو کوئی شرعی مَصْلَحت نہ ہونے کی صورت

1...المستطرف، الباب الثالث عشر...الخ، الفصل الاول فی الصمت وصون اللسان، ۱/۱۴۶

2...بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم مَن...الخ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰

میں ثوابِ آخِرت کمانے کی نِیّت سے فوراً مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتے ہوئے بُرائی بیان کرنے والے کو اُس بُرے کام سے اَحسن انداز میں منع کِیا جائے، ورنہ کم از کم دل میں بُرا جانتے ہوئے اُس مجلس کو چھوڑ دِیا جائے۔

عزتِ مسلم کے تحفظ کی فضیلت

مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عافیَّت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تَحَفُّظ کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا، جو جہنّم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً پہلے کے مسلمانوں میں خَوفِ خُدا کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوتا تھا، بِالخُصُوص مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی اور اُن کی عزّت کی حفاظت کے مُعاملے میں تو اُن کا انتہائی زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوتا تھا، اگر اُن کے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا یا اُس کی معمولی سی بھی بُرائی کرتا تو اُن کی غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھتی اور وہ اپنے پَرائے کی پروا کئے بغیر عیب جوئی کرنے والے کو دوٹوک انداز میں اِس بُرے کام پر خبر دار کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے! اِس ضِمَن میں دو (2) اِیمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں چُنانچہ

---

1 ... مُسندِ احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰

2 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ والنمیمۃ، باب ذم المسلم عن عرض اخیہ، ۴/۳۸۵، حدیث: ۱۰۵

بیٹے کو نصیحت

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اِرد گرد کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: اِن لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو کر دو رَکعت نماز اَدا کر لیتا، اِس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مَر چُکے ہیں۔ یہ سُن کر میرے والدِ محترم نے جواب دِیا: اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سو جاتا تو اِس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔ (1)

آج بنتا ہوں مُعزز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش ص:85)

امانت میں خِیانت کرنے والا

ایک عقلمند کے سامنے کسی جان پہچان والے نے ایک مُسلمان کی غیبت کی، اُس عقلمند نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا، اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مُسلمان کے عیبوں کے مُتَعَلِّق وَسْوَسوں اور نَفْرتوں میں مشغول کر دِیا اور اُس مُسلمان کو میری نظر میں کم تَر بنانے کی کوشش کی اور اِس طرح سے تُو بھی میرے نزدیک گندا ہوا، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تُو اَمانت دار ہے اور بات کو خُوب چُھپاتا

---

1 . . . حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵ ملخصاً

ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو اَمانت دار نہیں ہے، تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات مسلمانوں کی عزّت و نامُوس کا کس حَسین انداز میں دِفاع فرماتے کہ اگر اُن کا کوئی اپنا بھی کسی مُسلمان کی غِیبت یا بُرائی کرتا تو رشتے داری یا دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے اُس کی بات کو خاموشی سے سُن لینے یا ہاں میں ہاں مِلانے کی نادانی کرنے کے بجائے اِصلاح کی نِیَّت سے اَحسن انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے اور اِس بات کا اِحساس دِلاتے کہ مُسلمان کی غیبت کرنے یا اُس کے عُیُوب ظاہر کرنے سے جہاں ایک مسلمان کی عزّت خراب ہوتی ہے وہیں خُود غیبت کرنے اور عیب اُچھالنے والا بھی لوگوں کی نظروں میں اپنی اَہَمِّیَّت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں مشغول رہنے والا شخص در حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُشمنی مول لیتا ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا بکر بن عَبْد مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے تو جان لو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُشمن ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا شکار ہے۔ (2)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے مقدس جذبے کے تحت، بے جا ستانے والوں، دِل دُکھانے والوں، چغلی اور تہمت کے مرض میں مبتلا مریضوں، گالیاں بکنے والوں، مسلمانوں کے عیب چھپانے کے بجائے خوامخواہ دُوسروں سے تذکرہ کرنے والوں، داڑھی مُنڈانے والوں، غیبتوں کا بازار گرم کرنے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے، احسن انداز میں سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

---

1 . . . تَنبِیہُ الغافِلین، باب النمیمۃ، ص ۲ ۹ مفہوماً

2 . . . تنبیہ المغترین، الباب الثالث . . . الخ، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب الناس . . . الخ، ص ۱۹۷

چُغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں　　اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں　　اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں　　اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مُبْتَلا ہونا اور دُوسروں پر طَعْن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی بُرائیاں اور غیبتیں بیان کرتے اور خود اِس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اِس بیماری کو بیان کیا گیا ہے۔[1] چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِی عَیْنِ اَخِیْہِ، وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے، لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا۔ (یعنی دُوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی بُرائی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنی بڑی سے بڑی بُرائی بھی نظر نہیں آتی)[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عافیت اِسی میں ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگے رہنے کے بجائے، ہمیشہ اُن کی خوبیوں پر ہی نظر رکھی جائے اور اپنے اندر بھرے عُیُوب و نَقائص کو دُور کرکے اپنی اِصْلاح کی جانب بھی پیش قدمی کی جائے۔ مسلمانوں کی عیب جوئی کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور اُنہیں دُور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی

---

1 . . . صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۱، ۱/ ۳۳۳

2 . . . ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الغیبۃ، ذکر الاخبار... الخ، ۷/ ۵۰۶، حدیث: ۵۷۳۱

اِنعامات کارِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی انعامات میں مسلمانوں کے عُیُوب کی پَردہ پوشی کی باقاعدہ ترغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی اِنعام نمبر 42 ہے: **"آج آپ نے کسی مُسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مَصْلَحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دِیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خِیانت تو نہیں کی؟"**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل اور اُن کی غیبت و عیب جوئی کی تباہ کاریوں سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیَائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فَیضانِ سنّت جلد دُوُم کا باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** پڑھنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں غیبت کی تعریفات، غیبت کرنے والوں کے عذاب کے دردناک واقعات، چغل خوری و تکبر اور دیگر گناہوں کی آفات، علماء کی اہمیت سے مُتَعَلِّق اَہم معلومات، غیبت کے علاج، مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل، عیب اُچھالنے کی وعیدیں، کئی موضوعات پر غیبت کی سینکڑوں مثالیں، حکایات اور دیگر بے شمار مدنی پھول موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدّس جذبے کے تحت علمِ دِیْن کو عام کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مَچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مسلمانوں کے عیب بیان کرنے کی مذمت

، اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کی فضلیت اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھتے ہوئے اُن کی اِصلاح کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کے اِرشادات اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَقْوال و واقعات سُنے، قُرآنِ کریم میں دُوسروں کے عُیُوب ڈُھونڈنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ﴿وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (اور عیب نہ ڈھونڈو) نیز حدیثِ پاک میں اُس شخص کو خوشخبری عطا کی گئی ہے، جسے اپنے عُیُوب کی اِصلاح کی مَصروفیت، دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے سے باز رکھے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے حق میں یہ بَھلائی کی بات ہے کہ اُسے اپنے عُیُوب دِکھائی دینے لگیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دوسروں کے عُیُوب، دیکھنے سُننے سے عافیت طَلَب کرتے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کے ذریعے لوگوں کے اَعْضا سے وُضو کے بہنے والے قطروں کے ذریعے، اُن کے گُناہوں پر مُطَّلَع ہو جانے والے کَشْف کو ختم کروا دِیا، اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بچپن میں غیر ارادی طور پر لوگوں کی بُرائی سَرزَد ہوئی تو اُن کے والدِ ماجِد نے فوراً تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کی غیبت کرنے کے بجائے، اگر تم سوئے رہتے تو زیادہ اچھا تھا، بہر حال دوسروں کی بُرائی کرنے والوں یا بُرائی سُن کر لطف اندوز ہونے والوں کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے عیب اُچھالنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے چُھپے عیب لوگوں پر ظاہر فرمادے، لہٰذا فوراً اِس گناہ سے توبہ کیجئے نیز جن کی غیبتیں اور بُرائیاں بیان کرکے اُنہیں ذلیل و رُسوا کِیا، اُن سے مُعافی بھی مانگ لیجئے اور آئندہ کیلئے دُوسروں کی بُرائی سے بچنے، صرف اپنے عُیُوب پر نظر رکھنے اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نِیَّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی

دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور اپنے اندر اَخلاقی خُوبیاں پیدا کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، نہایت ہی عظیم الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ مُعظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دِیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلۂ رحمی زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا (سب سے بہتر ہے)۔[2] آیئے! بطورِ ترغیب علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چُنانچہ،

---

1 ... حِلْیَۃُ الْاولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2 ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

باغ کا جُھولا

حیدر آباد(بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَحلّے میں عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتأثِّر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوادِیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی رَوانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے الٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہے ہیں۔ پوچھا، یہاں کیسے آگئے ؟ جواب دِیا: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے، میں یہاں بہت چین سے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مَدَنی پھول“ سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ ❀ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ”اِثْمِد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بِقَصدِ زینت (یعنی زینت کی نِیَّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[2] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔[3] ❀ سُرمہ اِستِعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[4] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کِیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت

1...ابن ماجه، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

2...فتاویٰ هندية، ۵/۳۵۹

3...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

4...شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جآء فی فضل الصلوۃ... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔ (۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹی سونا بن گئی:

ایک مرتبہ ایک خاتون بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کہ یاحضرت! میری تین (3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خُدّام سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتُون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتُون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لیکر آئی ہوں، آپ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹی کا ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈَھیلا اُٹھالائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلند آواز سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے، خاتون سونا گھر لے گئی اور گھر جا کر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، آخر کار 3 دن تک یہی عمل کرتی رہی مگر بے سُود۔ ناچار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی سائل کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تب بھی یہ حضرات سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اپنے اِخْتیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر سائل کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں مزید یہ بھی معلوم کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک الگ ہی تاثیر ہوتی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کو ایک مثال سے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: "کارتُوس" (Bullet) شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق (Gun) سے اچّھی طرح فائر (Fire) کیا جائے۔ اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَوراد و وظائف اور دعائیں "کارتوس" کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زَبان مِثْلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صَحابہ و اَولیاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سی

نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بد اَخلاقی کا صُدُور جاری رہے، اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو بُزرگوں کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یہی بنا ہوا ہے کہ پاک زَبان سے نکلی ہوئی دُعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ (فیضانِ بسم اللہ، ص ۱۶۱) اس لیے ہمیں چاہیے کہ بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان جیسے نیک اعمال کرنے کی کوشش کریں، بدنگاہی سے بچنے کیلئے آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگائیں اور زبان کو فُضُول اور بیہودہ گفتگو، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور دیگر آفتوں سے بچانے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیں۔ اس کی عادت بنانے اور اس پر اِستقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفر کو اپنا مَعمُول بنالیجئے اور مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ نیت کا اظہار کرتے ہوئے زور سے اِظہار کیجئے کہ،

آج سے اپنی آنکھوں کو حرام سے بچائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ جُھوٹ، غیبت چغلی اور بے ہودہ باتوں سے زبان کی حفاظت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر بھی کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نیّتوں پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش! اکثر عطا کر دے شرم و حیا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے اسی کے یعنی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات سے تَصَرُّف فرماتے ہیں، اگر کوئی مُحتاج ان کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے تو حاجت رَوائی فرماتے ہیں، مُصیبت زَدہ کی مُشکل کُشائی فرماتے ہیں، بیماروں کو شفایابی عطا کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیتے ہیں، جیسا کہ

ہاتھی زندہ ہوگیا

ایک مرتبہ حضرت سیدی احمد جام زندہ پیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر لوگوں کا مجمع نظر آیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مجمع کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاتھی مرگیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: اس کی سُونڈ ویسی ہی ہے، آنکھیں بھی ویسی ہیں، ہاتھ بھی ویسے ہی ہیں، پیر بھی ویسے ہی ہیں۔ غرض سب چیزوں کو فرمایا کہ ویسے ہی ہیں پھر مر کیسے گیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً وہ ہاتھی زندہ ہوگیا، اُس دن سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لقب ”زندہ پِیل“ (یعنی ہاتھی زندہ کرنے والا) ہوگیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۹)

کیا کوئی بندہ، مُردہ کو زندہ کرسکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مَوت وحَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جِلانے (زندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو اُس کیلئے کوئی مُشکِل نہیں اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثَر نہیں پڑتا، بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفا دینے، مُردے کو زندہ کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا نظریہ رکھنا قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قول واضح طور پر نقل کیا گیا ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ	تَرجَمۂ کنزالایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت (شکل وصورت) بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صاف صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قُدرت کے ذریعے مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں رُوح پھُونکتا ہوں، مادر زاد اندھوں کو بِینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں، حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔ فیضانِ انبیاءِ کرام سے اولیاءِ عظام کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں اور وہ بھی ایسے کام سَرانجام دیتے ہیں کہ ہماری عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اِختیار کو استعمال کرتے ہوئے پلک جھپکنے سے پہلے پہلے ملکِ یمن سے تختِ

بلقیس کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پیش کر دیا، جسے قرآنِ پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: چنانچہ پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ		تَرجَمۂ کنز الایمان : میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پَل مارنے سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک وَلِیُّ اللہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قُوّت سے اَسّی (80) گز لمبا اور چالیس (40) گز چوڑا جواہرات سے مُزَیَّن تخت انتہائی کم وقت میں ملکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں پیش کر دیا۔ صدرُالشَّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو (اولیائے کرام کی قِسم) اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے نائب ہیں، ان کو اِختیارات وتَصَرُّفات حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نِیابت میں ملتے ہیں عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف ہوتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۶۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں پر اس کا خُصُوصی کرم ہوتا ہے، ان کے کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد شامل ہو جاتی ہے۔

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے تَصَرُّفات و اختیارات کے بارے میں حدیثِ پاک سنئے، چنانچہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحْکام کی بجا آوری سے زیادہ مَحبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن

سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے 3 مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوَنْد تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۰۸ ملتقطا)

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کا باادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے کیونکہ

اَولیاء کا جو کوئی ہو بے ادَب
نازل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلِیُّ اللہ کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کے تصرفات سے متعلق مزید واقعات سننے سے پہلے یہ بھی سن لیجئے کہ ولی کہتے کسے ہیں؟: وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نُورِ جلال کی معرفت میں مستغرق (ڈُوبا ہوا) ہو ،جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ثَنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور مُعین و مددگار ہوتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۳۴۴)

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔ [1] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرَامَت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْھَاص" اور اِعْلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۸ بتغیر قلیل

سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا جاتا ہے۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2]

پانی پر تصرفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا میں اُڑنے کی طاقت عطا فرمائی ہے جو بغیر پروں کے بآسانی ہوا میں پرواز کرتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعض نیک بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو سمندروں اور دریاؤں کو بھی اپنے تابع کر لیتے ہیں اور پانی پر بِلا خوف اس طرح چل سکتے ہیں جیسے خشکی پر چلتے ہیں، چنانچہ

بغیر کشتی کے دریا پار کر لیا

روایتوں میں آتا ہے کہ جنگِ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ دورانِ سفر راستے میں دریائے دجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور کشتیاں موجود نہیں تھیں۔ آپ نے لشکر کو دریا میں چل دینے کا حکم دے دیا اور خود سب سے آگے آگے یہ دُعا پڑھتے ہوئے دریا پر چلنے لگے "نَسْتَعِیْنُ بِاللهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" لوگ آپس میں بِلا جھجک ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گھوڑوں والے گھوڑوں پر سوار، اُونٹوں والے اُونٹوں پر سوار، پیدل چلنے والے پاپیادہ (یعنی پیدل) اپنے اپنے

1 . . . کراماتِ صَحابہ، ص۳۶

2 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

سامانوں کے ساتھ دریا پر اس طرح چلنے لگے جس طرح میدانوں میں قافلے گزرتے رہتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، عبور سعد بن ابی وقاص...الخ، جزء ۲، ص ۳۴۱-۳۴۲-رقم: ۵۲۲ ملخصاً)

آسمانوں پر بھی حکمرانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی دی ہوئی طاقت سے پانی اور ہوا پر بھی چل سکتے ہیں اور یہ حضرات ایسی شان والے ہوتے ہیں کہ ان کی دُعائیں رَدّ نہیں ہوتیں، سخت قحط کے عالم میں جب بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اُٹھا کر بارش کی دُعا فرمادیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعاؤں کی برکت سے موسلا دھار بارش برسا کر پیاسوں کو سیر اب اور کھیتوں اور باغات کو سرسبز و شاداب فرمادیتا ہے جیسا کہ

بارانِ رحمت کا نزول

منقول ہے کہ ایک بار سیہون شریف (بابُ الاسلام سندھ، پاکستان) اور اس کے اِرد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا، یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دِکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہوگئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہوگیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورت حال ہوگئی کہ زندہ بچنے کی کوئی اُمید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد محمد عثمان مَروَندی کاظمی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ سَرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دُعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِستغفار کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لیے ہاتھ دراز کردیئے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے

کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنیں لگیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب دُرود و سلام پیش کیا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے دُعا کروانی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں فوراً بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت پاتی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ملنے پر جائز طریقے سے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور کیوں نہ ہو کہ ان اللہ والوں کی تو ساری زندگی قرآن وسُنَّت کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہوتی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت ان نیک ہستیوں کے طریقے پر چلنے کے بجائے خوشی کے مَواقع پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتی نظر آتی ہے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم ہوتا ہے جس میں ایک دوسرے کے حُقوق پامال کیے

---

1 . . . شان قلندر، ص ۳۱۱ ملخصا

جاتے ہیں، بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجوں کی محفلیں سجاتے ہیں، جن میں ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بدنگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں۔ یادرکھئے! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں، ہمیں ان لمحات کو صحیح انداز سے گزارنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے سب سے پہلے ان پُر مسرت ساعتوں میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا زِیاد بِن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کرے۔ (تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے چند جائز طریقے یہ ہیں کہ زبان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی جائے، تلاوتِ قرآن پاک اور اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جائے، خوب خوب صدقہ و خیرات کی جائے، اچھی اچھی نیّتیں کرکے نیک اعمال میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے، نعمت ملنے کی خوشی میں سجدۂ شکر ادا کیا جائے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدۂ شکر ادا کرتے۔" (ابن ماجہ، ۲/۱۶۳، حدیث: ۱۳۹۴)

آیئے! اسی ضمن میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"نماز کے احکام"** صفحہ 285 سے سجدۂ شکر ادا کرنے کے مواقع اور اس کا طریقہ سنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپس آیا، اَلغَرَض کسی نعمت کے حُصول پر سَجدۂ شکر کرنا مُستَحَب ہے، اِس کا طریقہ وُہی ہے جو سَجدۂ تِلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ج1، ص136، رَدُّالْمُحتار ج2 ص720) اسی طرح

جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینۂ منوّرہ کا ویزا لگ گیا، کسی پر اِنفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہوگیا، کسی سُنّی عالمِ باعمل کی زیارت ہوگئی، مبارک خواب نظر آیا، طالبِ عِلْمِ دِیْن امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔ (ان تمام مواقع پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوشیاں منانے کی توفیق نصیب فرمائے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی
مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور شیطان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنا نہ صرف دُنیا و آخرت میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے بلکہ ان نیک ہستیوں سے نسبت ہمارے آخری وقت میں بھی کام آتی ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"وَسوسے اور اُن کا علاج"** صفحہ نمبر 11 پر نقل فرماتے ہیں کہ (حضرتِ سَیِّدُنا) امام فخر الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَزع

کا وقت جب قریب آیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس شیطان حاضر ہوا، کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس (بندے) کا ایمان سَلْب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اُس وقت () اِیمان سے پِھر گیا تو پِھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی پہچانا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک خدا عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت (یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ) رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوسری دلیل قائم کی؟ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قائم کیں، مگر اس لعین نے (اپنے زُعمِ فاسد میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مُبتلا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر حضرت شیخ نجمُ الدین کُبرٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں دُور دَراز مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص ۴۹۳، ملخصًا)

بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ۳۲۸)

مُرشِدِ کامل سے بیعت کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کو

اس قدر طاقت عطا فرمائی ہے کہ یہ حضرات مِیلوں دُور کے حالات ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں بلکہ مدد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت شیخ نجمُ الدین کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مُرید کے آخری وقت میں شیطان سے بچالیا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی نیک اور جامع شرائط پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا یعنی ان سے مُرید ہو جانا، ایمان کی حفاظت کیلئے مُفید ہے۔ کسی کو پِیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخِرت میں بہتری آئے، اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الاَنام کے مَدَنی کام کے مُطابق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے پِیری مُریدی جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار بدعَقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں۔ پیرِ کامل کی شرائط، اَوصاف اور دیگر معلومات جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**آدابِ مرشدِ کامل**" کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا ذہن بنے گا، اگر بیعت ہو چکے ہوں تو یہ معلومات بھی حاصل ہوں گی کہ ایک مُرید پر پِیر کے کیا کیا حقوق ہوتے ہیں؟ اگر آپ ابھی تک کسی پیر صاحب سے مُرید نہیں ہوئے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ مرشدِ کامل کی ایک مثال شَیخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہیں، آپ ان سے مُرید ہوسکتے ہیں، جن کے تَقْوٰی و پرہیز گاری کی بَرَکات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی صورت میں ہمارے سامنے واضح طور پر موجود ہیں، آپ کی نگاہِ ولایت اور حِکمتوں بھری مَدَنی تربیَّت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی

زِندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپ کی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے نازیبا رویہ اِختیار کرنے والے باادب بن گئے، گانے باجے سننے والے، عشقِ رسول میں ڈُوب کر نعتیں سُننے والے بن گئے، مَدَنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فلمی گیت گُنگُنانے والے نعتِ مُصْطَفٰے پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحَبَّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ نصیب ہوگئی، تَفریحی مَقامات پر جاکر اپنا وَقت برباد کرنے والے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں اَوَّل تا آخر شِرکت کرنے والے بن گئے۔ لہٰذا آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیض پانے، اپنے مقصدِ حیات کو کامیاب بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی		خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی		چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو		سُدھر جائیں گے گر مِلا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ		گناہوں کو دیگا چھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوچکا ہے اوراب بھی کئی مدنی بہاروں کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی رہتی ہیں، مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجه،کتاب المساجدوالجماعات،با بلزوم المساجد، ۱/۴۳۸،رقم:۸۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نَمازی بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر مُسلمان کو نمازِ پنجگانہ صفِ اوّل میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے اور مسجدیں آباد رکھنے کیلئے ایک مدنی انعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے پانچوں نَمازیں مسجِد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعَت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجِد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

مجلس خدام المساجد

شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور مساجد سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں کہ آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھروں یعنی مساجد بنانے اور ان کو آباد کرنے کے لیے **مَجْلِس خُدَّامُ الْمَسَاجِد** بنائی، جس کا کام شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے

کہ ''اے کاش! ہماری مساجد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور مخلوق جو نفس و شیطان کی وجہ سے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو رہی ہے، قریب ہو جائے۔ مجلس **''خُدَّامُ الْمَساجِد''** پُرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مَساجد کی تعمیر کیلئے بھی ہر وَقْت کوشش کرتی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر میں مَساجد کی تعمیرات اوران کو آباد کرنے کا سلسلہ ہر وَقْت جاری رَہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے ،لوگوں کو نمازی بنانے ، گناہوں سے بچانے اور صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے کیسے کیسے بِگڑے ہوئے لوگ سُدھر گئے اس کی ایک جھلک اس مدنی بہار میں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

نیوائیر نائٹ منانے سے باز رہا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یُوں ہے کہ میرا تَعَلُّق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا، نہ نماز پڑھتا نہ قرآن بلکہ شراب نوشی، بدکاری ، جُوابازی کا شوقین تھا، حتّٰی کہ اپنی زمینیں بیچ بیچ کر جُوا کھیلا کرتا۔ بیوی بچوں کو بھی تنگ کیا کرتا۔ میرے کردار کی وجہ سے میرے گھر والے بھی سخت پریشان تھے۔ وہ اکثر مجھے بُرائیوں سے روکتے لیکن میں نہ مانتا۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیوائیر نائٹ (New Year Night) منانے کا پروگرام بنایا ،شراب نوشی وبدکاری کے تمام لوازمات جمع کئے، 31 دسمبر کی رات میرے یارِ بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع ہوگئے ۔ تقریباً 10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا۔ گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایا اور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا، جس پر ایک بُزرگ (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نیو ائیر نائٹ (New Year Night) منانے والوں کو سمجھا رہے تھے ، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ تھا کہ میں نے وہ بیان سننا

شروع کر دیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جارہے تھے، میں خوفِ خدا سے رونے لگا اور بالآخر میں نے نیوائیر نائٹ(New Year Night) میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی۔ دوسری طرف میرے دوست میرے انتظار میں تھے، جب میں نہ پہنچا تو وہ مجھے فون کرنے لگے، لیکن میں نے اپنا موبائل بند کر دیا اور سو گیا۔ بدلی ہوئی صبح سے میری نئی زندگی کا آغاز ہوا، میں نے بُرائیاں اور بُری صحبت چھوڑدی، اپنا موبائل نمبر بھی تبدیل کرلیا تاکہ بُرے دوستوں سے نجات مل جائے، قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید بھی بن گیا۔ اولاً 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا، پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اجتماعی اعتکاف میں بھی بیٹھا۔ داڑھی بڑھالی، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے، ورنہ اس وقت میں نہ جانے کس حال میں ہوتا!

بنایا مجھ کو اپنا ہے تیرا احسان ہے مرشِد		ملا مجھ کو یہ رُتبہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد
تیری نسبت نے مجھ کو کر دیا ہے کیا سے کیا مرشِد		رکھا کیا مجھ میں ورنہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد
بھٹکتا پھر رہا تھا دشتِ عصیاں میں یُونہی بیکس		دِکھایا تُو نے رستہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی موقع ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ سے فیض پانے کیلئے ان کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساتھ دل میں یہ ارادہ بھی ہونا چاہیے کہ میں ان سے دِینی اور اُخروی فائدے کیلئے ان کی صحبت اختیار کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچانے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے، دل کی سختی دُور ہوتی ہے، رِقّت و نرمی پیدا ہو جاتی ہے، اِیمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیوی لالچ میں ہر گز نہ جائے، بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے، چنانچہ

دل کی بات جان لی:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنّت جلد اوّل صفحہ 419 پر نقل فرماتے ہیں: حضرت داتا گنجِ بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم 3 اَحباب حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ مَعْلا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے "رملہ" نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کوئی نہ کوئی مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ علا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حُسین بن مَنصُور حَلّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُناجات اور اَشعار دَرکار ہیں۔ دُوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شِفا حاصِل ہو جائے۔ تیسرے نے کہا: مجھے حلوہ صابُونی کھانے کی خواہِش ہے۔ جب ہم لوگ حاضِرِ خدمت ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدنا حُسین بن منصور حَلّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَشعار اور مُناجات لکھوا کر میرے لئے تیّار رکھے تھے جو مجھے عطا فرما دیئے۔ دوسرے دَرویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی تِلّی کی تکلیف دُور ہو گئی۔ تیسرے سے فرمایا: صابُونی

حلوہ شاہی درباروں کی غذا ہے، مگر آپ نے لباسِ صُوفیا پہن رکھا ہے! دو میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اَوْلیاءُ اللہ لوگوں کے دِلوں کے اَحوال جان لیتے ہیں، جبھی تو حضرتِ سیِّدُنا شَیخ ابنِ مَعْلا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِغیر پوچھے حُضُور داتا گنج بَخش حضرتِ سیِّدُنا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوران کے اَحباب کی دِلی مُرادیں بیان کر دیں اور دو کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے کو اِصلاح کا مَدَنی پھول عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی بارگاہ میں حاضری ہو تو دل سنبھالنا چاہیے اور تاحیات ان اولیائے کرام کی عقیدت و مَحَبَّت کو دل میں قائم رکھنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ بندہ کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہ کر ان سے تربیت پا کر انہی کو حقیر جاننے لگے، اگر کوئی ایسا کرے یا دل میں بھی ایسا سوچے تو ان اولیائے کرام کے فیضان سے محرومی کے ساتھ ساتھ سخت نُقصان بھی اُٹھاتا ہے، جیسا کہ

مرشد سے بداعتقادی کے سبب چہرہ سیاہ ہو گیا

حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید کچھ بداعتقاد ہو گیا اور سمجھا کہ اسے بھی مَقامِ معرِفت حاصل ہو گیا ہے، اب اسے مرشِد کی ضَرورت نہیں رہی۔ لہٰذا وہ خاموشی سے حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے مُنہ موڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک دن یہ دیکھنے اور آزمانے آیا کہ کیا حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے دل کے خیالات سے آگاہ ہیں یا نہیں؟ ادھر حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی نُورِ فراست سے اس کی حالت مُلاحظہ فرما لی۔ چنانچہ جب وہ مُرید آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سوال پوچھا، جس کا یہ جواب ارشاد

---

1 . . . کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ فی الاقامۃ، ص ۳۸۴

فرمایا: ”کیسا جواب چاہتا ہے، لفظوں میں یا معنوں میں؟ بولا: دونوں طرح۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لفظوں میں جواب چاہتا ہے تو سُن! اگر مجھے آزمانے سے پہلے خود کو آزما اور پرکھ لیتا تو تجھے مجھے آزمانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور نہ ہی تُو یہاں مجھے آزمانے آتا۔ معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے مَنصبِ ولایت سے معزول کیا۔“ یہ فرمانا تھا کہ اس مُرید کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ وہ آہ و زاری کرتے ہوئے عرض گزار ہوا: حضور یقین کی راحت میرے دل سے جاتی رہی ہے۔ پھر توبہ کی اور فُضُول باتوں پر بھی ندامت کا اظہار کیا تو حضرت سیّدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تُو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، والیانِ اسرارِ الٰہی ہوتے ہیں، تجھ میں ان کی ضرب کی برداشت نہیں۔ (کشف المحجوب، ص ۱۳۷)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی ولی کو ہرگز نہ آزمائیں نہ کسی ولی سے بدظن ہوں اور نہ ہی دل میں کسی ولیُ اللہ کی دشمنی رکھیں، سردارِ اولیا و انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”**مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ**“ یعنی ”جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، میں اسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔“ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع... الخ، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دلوں میں تاحیات اولیائے کرام کا ادب و احترام قائم رکھے اور ان کی شان میں بے ادبی کرنے والوں کی بُری صحبت سے محفوظ فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے بُغض رکھنا، ان کی شان میں بے ادبی کرنا، انہیں طرح طرح سے سَتانا، ان کے مال و جائیداد پر قابض ہو کر انہیں تکلیف پہنچانا، سراسر نادانی اور دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ ان نُفوسِ قُدسیہ کی شان و عظمت تو ایسی بُلند و بالا ہے کہ اگر کسی مُعاملے میں سب لوگ ان کے خلاف گواہی دینے کیلئے مُتحد ہو جائیں، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی صداقت واَمانت کی گواہی کیلئے ضرور کوئی سبب پیدا فرما دیتا ہے، جس سے ان کی شان و عظمت اور عزّت و شُہرت لوگوں کے دلوں میں مزید اُجاگر ہو جاتی ہے، جیسا کہ

زمین نے گواہی دی:

ایک شخص نے حاکمِ شہر کی عدالت میں حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زمین پر مِلکیَّت کا ناجائز دعویٰ کر دیا، چنانچہ حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پیغام بھیجا کہ زمین کی ملکیَّت کا ثُبوت پیش کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں سے پوچھ لو کہ یہ زمین کس کی ہے؟ حاکم جواب سے مطمئن نہ ہوا اور ثبوت پیش کرنے کا تقاضا کیا۔ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس نہ تحریری ثبوت ہے نہ کوئی گواہ، اگر تحقیق دَرکار ہے تو زمین کے اسی خِطے سے پوچھ لو۔ حاکم یہ جواب سُن کر سخت حیران ہوا، لہٰذا خود اُسی قِطعہ اَراضی پر گیا، یہاں تک کہ لوگوں کا جَمِّ غَفیر (بہت بڑا ہجوم) ہو گیا۔ حاکم نے زمین سے دریافت کیا: اے زمین! بتا تیرا مالک کون ہے؟ زمین نے بآوازِ بلند کہا: میں عرصۂ دراز سے حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی ملکیَّت میں ہوں۔ یہ سنتے ہی حاکم اور تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ (سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ والے زمین پر بھی تَصَرُّف فرماسکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر زمین کو حکم فرما کر اسے اپنے حق میں گواہ بنالیتے ہیں نیز یہ مدنی پھول بھی سیکھنے کو ملا کہ کبھی بھی کسی کی جائیداد و مال پر ناحق قابض نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں ناجائز طریقے سے کسی کا مال کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں: کسی کا مال غصب کرلینا، کسی کا مال لُوٹ لینا، لَہْو ولَعِب کے نتیجے میں دوسرے کا مال لے لینا، جیسے جُوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، یا گانے والی کا گانا بجا کر اس کی اُجرت لینا، رِشوت لینا، دُوسرے کے مال میں خیانت کرنا، یہ آیت ان تمام اقسام کے کاموں کو شامل ہے۔ (تفسیر البغوی، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۸، ۱/ ۱۱۴)

افسوس صد افسوس! آج کل مسلمان اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال وجائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل وغارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کررہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں بھی کئی دردناک حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰۲

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے جب اس کے احکام پر عمل کے ذریعے اس کی رضا و خُوشنودی حاصل کر لیتے ہیں تو رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ اپنی قدرت و کمال سے دُنیا میں تو انہیں بے مثال عُروج و کمال سے نوازتا ہی ہے بلکہ یہ حضرات بعدِ وِصال بھی لوگوں سے رنج و ملال کو دُور کرنے کی بے مثال قُدرت رکھتے ہیں۔ اولیائے کرام کو جو طاقتیں زندگی میں حاصل ہوتی ہیں، وہ دُنیا

سے ظاہری پردہ کرنے کے بعد نہ صرف باقی رہتی ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مَزارات میں نہ صرف حیات ہوتے ہیں بلکہ زائرین کی ہدایت واِعانت (مدد) بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: انبیاء، اولیاء اور شہداء کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو مُتَغَیِّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جسموں کو اس خرابی سے جو گوشت کے گلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، محفوظ رکھا ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/۴۳۹)

حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جن سے حیات میں مدد طلب کی جاسکتی ہے ان تمام سے بعدِ وفات بھی مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ اِسی طرح مشائخِ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کا فرمان ہے: چار بُزرگ وہ ہیں جو اسی طرح تَصَرُّف فرماتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں تصرف فرمایا کرتے تھے (وہ وفات پانے کے بعد حیات سے) کئی گنا زیادہ تصرف فرماتے ہیں: حضرت سیدنا مَعروف کرخی، حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا اور دو اِن کے علاوہ (حضرت سَیِّدُنا شیخ عقیل مُنْجِبی اور حضرت سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حَرّانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا) ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۲۴، لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۴/۲۱۵، تحت الباب: ۸)

آیئے! اس ضمن میں ایسے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں جن میں اولیائے کرام نے بعدِ وصال اپنے مزارات پر حاضری دینے والوں کی حاجت روائی فرمائی، چنانچہ

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ امام رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبر مبارک سے بآوازِ بلند میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ [1]

قرض معاف ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار مجھ پر قرض تھا، اسی پریشانی کے عالَم میں، میں حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن جعفر حسینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار شریف پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ کر کچھ دیر قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رو دیا، ایک زائر (یعنی مزار کی زیارت کے لئے آنے والے) نے میرا رونا سُن لیا اور مجھے کچھ سونا دیا اور کہا: اس صاحبِ مزار کی خاطر یہ سونا لے لو۔ میں نے وہ سونا لیا اور چل دیا، ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ میرا قرض خواہ آ گیا، مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یہ سونا اُس زائر کو واپس کر دیں کیونکہ میں اَجر و ثواب کا اُس کی نسبت زیادہ حق دار ہوں۔ میں نے قرض خواہ سے اِس مُعافی کا سبب دریافت کیا کہ آپ کو میرا خیال کس نے بتایا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس قبر والے بُزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر تُو حمیدی سے دَرگُزر کرے گا تو میں تجھے جنّت میں محل دلاؤں گا، پھر اس نے نہ صرف میرا قرض مُعاف کر دیا بلکہ مجھے مزید چھ (6) دِرہم بھی دے دیئے۔

(جامع کراماتِ اولیا، ذکر محمد بن جعفر الحسینی، ۱/۱۷۲)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

---

[1] ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۱

(وسائلِ بخشش، ص ۳۸۲)

حاضریٔ مزارات باعثِ برکات ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مزارات پر حاضری کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں، مُشکلات و مَصائب سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نظریے سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا تو خود ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل درپیش ہوئی، میں نے اس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اس سے قبل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی تو میں نے حضرتِ شیخ بایزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہو گئی تھی۔

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔[1]

چند رسائل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و کرم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے ہیں، جن کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ان اللہ والوں کے اَخلاق اور ان کی سیرت کا پڑھنا، پڑھانا، سننا، سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دِین و

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

دنیا کو سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔اِن اللہ والوں نے اپنی زندگیاں کس رنگ میں گزاریں، ان کے دن رات کیسے بسر ہوتے تھے، ان کا ایک ایک لمحہ کس طرح گزرتا رہا، ان باتوں کا جواب دل کے کانوں سے سنا جائے اور پھر اسے اپنا دستورُ العمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں اور رنج و مصائب میں گھری ہوئی دنیا حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے آشنا ہو سکتی ہے۔

ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے چند رسائل **"جِنّات کا بادشاہ، سانپ نُما جنّ، مُنّے کی لاش"** اور کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ ان رسائل میں آپ پڑھ سکیں گے سرکار غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن کے حالات و واقعات، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام حیات ہوتے ہیں، اِس کا قرآن و حدیث سے ثبوت اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اختیارات و کرامات، مرشد کے حقوق و آداب کیا کیا ہیں؟ اور اس کے علاوہ بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی پریشان حالوں کی حاجت روائی کرنے کیلئے اپنے اختیار سے مٹّی کو سونا بنا سکتے ہیں ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، اس کی دی ہوئی قوت سے مُردے بھی زندہ کرسکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، پانی میں بآسانی چل سکتے اور ہوا میں بغیر پروں کے اُڑ سکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ ان کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، چاہے کتنی ہی طویل مسافت پر موجود ہوں، حالتِ نزع میں شیطان سے اپنے مُریدین کا ایمان بچاسکتے ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں اپنے دلوں کو قابو میں رکھنا چاہیے کہ یہ نیک ہستیاں دلوں سے بھی باخبر ہوتی ہیں۔ ♣ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے زندگی میں تو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں بعدِ وفات بھی پریشان حالوں کی دستگیری

فرماتے ہیں۔

لہٰذا ہمیں اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے ان کا ادب و احترام کرنا چاہئے، ان کی سیرت کا مطالعہ کرکے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یارسول اللہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم:

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداو، دج۳ص۴۷۴حدے ث۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گھُونٹ پیئں، بڑے بڑے گھُونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پیئں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج۴ص۵۷۵ ج۲۱ص۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے پیئں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۵ص۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے (10) حُجّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ العُلُوم ج۲ص۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے (12) منقول ہے: سُؤرُ المُؤمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ

الکبری لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاء ج۱ص۳۸۴) (13) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرے پر خُوشی کے آثار نمایاں تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کِیا، یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آج آپ بہت خُوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا میرے پاس میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کِیا کہ آپ کا جو اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے دس (10) نیکیاں لکھے گا، اُس کے دس (10) گُناہ مٹادے گا اور اُس کے دس (10) درجات بلند فرمائے گا اور اُس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا پر دُرود بھیجتے ہیں، جو ہر بے سہارے کا سہارا اور

---

1 . . . مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۳۵۲، ج۵، ص۵۰۹

آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے آقا پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچّوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کی 11 تاریخ، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے ہم آج سَرزمینِ بَغْدَاد پر اپنے مَزارِ پُر اَنْوَار میں آرام فَرما، اُس مُقَدَّس ہَسْتِی کا ذِکْرِ خَیر، بالخُصُوص اُن کا **علمی مقام** سُنیں گے، جِنہیں دُنیا غَوْثِ اَعْظَم کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ولایت کا وہ عظیم تاج عطا فرمایا کہ آپ تمام اولیاء کے سردار قرار پائے۔ آیئے سب سے پہلے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی **عِلمی شان و شوکت** سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں

عِلْم کا سَمُندر

حضرت سَیِّدُنا حافظ ابُو الْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا، ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنی بیان فرمایا، میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا، کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا، ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا، اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ایک کرکے گیارہ(11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے، میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا، حافظ ابو العباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ مُبارَکہ کے چالیس(40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ(11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی

نَفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلم میں نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارَکہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنتّیس (29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے، آپ نے عِلمِ قرآن، عِلمِ حدیث، عِلمِ فِقْہ، جُغْرافِیہ، عِلمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم و فُنُون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو(300) سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کئی تو مُجلَّد (یعنی کئی کئی جلدوں پر مشتمل) ہیں اور کچھ رسالے بھی شامل ہیں۔[2]

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے میں وعظ و خطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم و فُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اور آپ حافظُ الحدیث بھی تھے۔ (حافظُ الحدیث کسے کہتے ہیں، آیئے، سُنیے! ایک لاکھ (100،000) احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والا حافظُ الحدیث ہوتا ہے)[3] مگر وقت کے اتنے بڑے امام ہونے کے باوجود علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ چالیس(40) تفسیری اَقْوال میں سے صرف گیارہ(11) کے بارے میں جانتے تھے، جس سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ

1...اخبارالاخیار، ص ۱۱، بهجة الاسرار، ذکر علمه...الخ، ص ۲۲۴، ذبدة الاثار، ص ۵۲

2...مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ۱، ص ۱۶ ملتقطا و ملخصًا

3...مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص ۱۵

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی سمندر کی بے پناہ گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مَظْہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہرِ رِفْعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱) سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بِشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ صَمدانی، شَہبازِ لَامَکانی، قِندیلِ نُورانی، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی اَلْحَسَنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ المُبارَک ۴۷۰ سنِ ہجری کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے۔[1] مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** صفحہ 21 پر ہے۔ محبوبِ سُبْحانی، شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اُن کے گھر جلْوہ اَفْروز ہوئے اور اُنہیں اِس

---

1 . . . بهجة الاسرار، ص ۱۷۱ بتغیر قلیل

بِشارت سے نوازا: اے ابُو صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فَرزَنْد (بیٹا) عطا فرمایا ہے، جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اُس کی شان، اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی ہو گی، جیسی شان اَنْبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری ہے۔[1]

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر آپ شاہِ اَتْقِیا یا غوثِ اعظم دَسْتْ گیر
اَولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم یا اِمَامَ الاولیاء یا غوثِ اعظم دَسْتْ گیر

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۴۷

فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک	سرتاپا شرافت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں مخزنِ عظمت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

(۲) اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ جُملہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَنْدِ اَرْجُمَنْد کے فرمانبردار ہوں گے اور اُن کی گردنوں پر اُن کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔[2]

جس کی مِنْبر بنی گردنِ اَوْلیا اُس قَدَم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام
(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے **غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

1 . . . سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر
2 . . . تفریح الخاطر، ص۵۷، مفہوماً وملخصًا

عَلَیْہ کی شان و عظمت کس قَدَر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیْب بتانے والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بُلند مَرتبے اور شان و عَظَمت کی بِشارت دے دی تھی اور حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحترَم کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ تمہارا فرزند تمام اَوْلیاء کا سردار ہو گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی بَرکات و تَجلِّیات کا ظُہُور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت اور حَیْرت اَنگیز واقعات

آپ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیْرت اَنگیز واقعات ظُہُور پَذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونق اَفْروز ہوئے، اُس وَقْت آپ کی والدہ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ (60) سال کی تھی، حالانکہ اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے۔[1] یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فَضْل تھا کہ اِس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ماں کے بَطْنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ جس رات حُضُور غوثِ اعظم دَسْتگیر، پیرانِ پیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نیا پیدا ہونے والا لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔[2]

دُودھ ماں کا نہ پِیا آپ نے رَمضانوں میں آپ بچپن سے سمجھدار ہیں غوثِ اعظم
حَشْر تک گائیں گے ہم گیت تمہارے مُرشِد ہم تمہارے جو نمک خوار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۰

1... **بهجة الاسرار، ص۱۷۳**، مُقدمہ غنیۃ الطالبین، ص۱۰ بتغیر قلیل
2... تفریح الخاطر، ص۵۷، مفہوماً

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

غوثِ اعظم کا حُلیہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُلیہ بیان فرماتے ہوئے اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحْمد بن قُدَامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسْلَام، سُلْطَانُ الاولِیَاء، مُحْیِ الدِّیْن، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نازُک بدن، میانہ قد، کُشادہ سِینَہ، کُشادَہ اور طَوِیل داڑھی اور گندمی رنگ کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ابرو ملے ہوئے، آوازِ مُبارَک بُلَند اور چہرہ نہایت ہی حَسِین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی ذَہین تھے۔ (1)

شکمِ مادَر میں عِلْم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اولیاء وغوثُ الوریٰ، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”مُنّے کی لاش“ کے صفحہ 4 پر فرماتے ہیں: پانچ (5) برس کی عمر میں (حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اَور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے

---

1 . . . نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۱۹

سُن کر یاد کر لیا تھا۔[1]

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم

حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۹-۵۶۱)

ابتدائی تعلیم

ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرما گئے ، آپ کے ناناجان حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کی پرورش فرمائی جو کہ جِیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے اور نہایت متّقی و پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل وکمال بھی تھے۔ اِنہی سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم و تَرْبِیَت حاصل کی۔

حُضُور پرنور، محبوبِ سبحانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ نے اپنے آپ کو ولی کب سے جانا؟ ارشاد فرمایا: میری عمر دس(10)سال کی تھی، میں اپنے گھر سے مکتب(یعنی مدرسے) میں پڑھنے جاتا تو فرشتوں کو دیکھتا، جو لڑکوں سے کہہ رہے ہوتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے بیٹھنے کے

---

1 . . . رسالہ منے کی لاش ص۴ بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص۱۴۰

لیے جگہ کُشادہ کر دو۔[1]

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
بَلِیَّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں سروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا
مُخالِف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر خدا کا، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں کا غوثِ اعظم کا
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص ۵۲ تا ۵۶

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہو ہم پہ عنایت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک			

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے آبائی علاقے میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عِلْمِ دِین کی مزید جُستجو لیے 488 ہجری میں 18 سال کی عمر میں بغداد شریف تشریف لے گئے[2] کیونکہ بغداد ہی اُن دنوں علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا مرکز تھا۔ چُنانچہ

عِلْمِ دین حاصل کرنے کی طرف اشارہ

شیخ محمد بن قائد اَلاَوانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں غوثِ صمدانی، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے آپ سے مختلف معاملات کے بارے

---

1 ... بهجة الاسرار، نكر كلمات اخبر بها... الخ، ص ۴۸
2 ... سیر الاقطاب، ص ۱۵۹

میں سوالات کئے، انہی میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ حُضُور! آپ نے اپنے معاملات کی بُنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے اپنے معاملات کی بُنیاد صِدق و سچّائی پر رکھی ہے، میں نے کبھی بھی جُھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہ لیا، بچپن میں جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بھی کبھی جُھوٹ نہیں بولا، پھر فرمانے لگے: میں ایک دن حج کے دنوں میں جنگل کی طرف گیا، میں ایک بیل (Bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک اُس بیل (Bull) نے میری طرف دیکھ کر کہا: یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدُ القادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کِیا گیا، میں گھبرا کر گھر آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کِیا، آپ مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں تاکہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دین حاصل کروں، والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا نے مجھ سے اِس کا سبب دریافت کِیا تو میں نے بیل (Bull) والا واقعہ عرض کر دیا، اِس پر اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں، میں نے اُن میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد جیلانی کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی (یعنی بہت سے پیوند لگے ہوئے مخصوص قسم کے جُبّے) میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی اور مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے چھوڑنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: یَاوَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَااَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے، جاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خُوشنودی کی خاطر میں تمہیں اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت میں ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔ پھر میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ روانہ

ہو گیا، جب ہم لوگ ہمدان سے آگے بڑھے تو ساٹھ (60) گھوڑے سوار ڈاکوؤں نے قافلے کو آگھیرا اور اہلِ قافلہ کو لُوٹنا شُروع کر دیا، مجھ سے کسی نے زور زبردستی نہ کی، البتہ اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے سچ بولتے ہوئے کہا کہ میرے پاس چالیس (40) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) ہیں۔ اُس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: میری بغل کے نیچے میری گُدڑی میں سِلے ہوئے ہیں، وہ اِس بات کو مذاق سمجھ کر میرے پاس سے چلا گیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص نے آکر یہی سُوالات کئے اور میں نے وہی جوابات دیئے، وہ شخص بھی میرے پاس سے چلا گیا، اُن دونوں نے جب اپنے سردار کو یہ بات بتائی تو اُس کے حکم پر مجھے اُس کے پاس لے جایا گیا، اُس وقت وہ سب لوگ لُوٹا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر اُن کے سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا: میرے پاس میری گُدڑی میں چالیس (40) دینار ہیں۔ سردار کے کہنے پر میری گُدڑی کھولی گئی تو اس میں سے واقعی چالیس (40) دِینار برآمد ہوگئے، سردار سخت حیران ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا: **مَاحَمَلَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاِعْتِرَافِ** یعنی تمہیں اِن دِیناروں کا اعتراف کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ (یعنی تم چاہتے تو ہمیں نہ بتاتے) میں نے کہا کہ میری والدہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں اور کبھی اِس عہد کی خلاف ورزی نہ کروں، یہ سُن کر اُس سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگا کہ ایک تم ہو کہ اپنی ماں سے کِیا ہوا عہد بھی نِبھا رہے ہو اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں، اُس نے اُسی وقت میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو بولے کہ ہم ڈاکہ زنی میں تمہارے ساتھ تھے، تو توبہ کرنے میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے، چُنانچہ اُن سب نے توبہ کی اور لُوٹا ہوا مال اہلِ قافلہ کو واپس

کر دیا، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔[1]

چور حاکم سے چھُپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف تیرے دامن میں چُھپے چور انوکھا تیرا
بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
تُو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں کہ خُدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

حدائقِ بخشش، ص۱۶ تا ۲۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک
♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک			

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ اِس کی خاطر آپ نے نہ صرف گھر بار کو خیر باد کہہ کر دُور دراز کا سفر اختیار فرمایا بلکہ اپنی شفیق والدہ کی جُدائی بھی گوارا فرمائی۔ آپ کی والدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی قربانی بھی **صد مَرحبا!** کہ نہ صرف اپنے لختِ جگر کی جُدائی کے غم کو نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں عِلْمِ دین حاصل کرنے کہ اجازت عطا فرمادی بلکہ اپنے شہزادے کو حُصولِ علم اور خدمتِ علم کے لئے ایسا وقف کیا کہ سفر پر رُخصت کرتے ہوئے واضح طور پر فرمادیا: یَا وَلَدِیْ اِذْهَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ فَهٰذَا وَجْهٌ لَا اَرَاهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے جاؤ! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے تم سے جُدائی اختیار کرتی ہوں، لہٰذا

---

1 . . . قلائد الجواہر، ص۸، ملخصاً و بغیر قلیل

اب قیامت تک تمہارا یہ چہرہ نہ دیکھوں گی۔

غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے غوثِ پاک کو نہ صرف سفر کی اجازت دی بلکہ خرچ بھی دِیا، یہاں وہ عاشقانِ رسول اور عاشقانِ غوثِ اعظم غور فرمائیں کہ جو دُنیوی تعلیم اور کاروبار کے لیے تو اولاد کو مال و دولت دیتے ہیں، لیکن دِینی تعلیم میں مدد نہیں کرتے۔

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صِدْق و سچّائی کے کس قدر پیکر تھے کہ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، اپنے تمام مُعاملات کی بُنیاد سچّائی اور دیانتداری پر رکھی جس کی ایک بڑی وجہ آپ کی نیک سیرت والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمدہ تَرْبِیَت بھی ہے، جیسا کہ ہم نے سُنا کہ آپ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ سے ہمیشہ سچّائی پر قائم رہنے کا عہد لیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچّوں کی اسلامی تَرْبِیَت کریں، خُود بھی ہمیشہ سچ بولیں اور اُنہیں بھی بچپن ہی سے سچ بولنے کی ترغیب دیں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جُھوٹ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

---

1 . . . مسلم، کتاب البر و الصلة، باب قبح الکذب و حسن الصدق و فضله، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بالخصوص بچّوں اور بالعموم بڑوں کی مدنی تَرْبِیَت کیلئے سچی کہانیاں لکھی ہیں، جن میں بہت ہی پیارے پیارے عنوانات ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تا کہ بچے بھی بآسانی سمجھ سکیں، ان رسالوں میں انتہائی عُمدہ صفحات استعمال کرنے کے علاوہ جگہ جگہ تصویری خاکے بھی بنائے گئے ہیں تا کہ بچّوں کیلئے کشش اور پڑھنے میں دِلچسپی ہو، بچّوں کی یہ کہانیاں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جُھوٹا چور (5) دُودھ پیتا مدنی مُنّا

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں **پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے بچپن شریف کے واقعات** سُن کر آپ کی محبت بڑھے گی اور **ویڈیو گیمز کے دِینی اور دُنیوی نُقصانات** سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی **شان و عظمت** سے آگاہی ہو گی اور **کولڈ ڈرنکس** (Cold Drinks) کے **نُقصانات** کے بارے میں بھی مفید ترین معلومات حاصل ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا کہ حضرتِ سیدنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کیلئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا آپ کیلئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خُصُوصی فضائل بھی معلوم ہوں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی **کھٹ مِٹّھی گولیاں** کھانے کے

نُقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"جُھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اور بچّوں کو بھی جُھوٹ سے نفرت ہو گی اور سچ بولنے کی طرف رغبت بڑھے گی نیز اس رسالے کے آخر میں جو مدنی پھول لکھے ہوئے ہیں، اُن سے ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تَرْبِیَت بھی ہو گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ اِنہیں خُلد میں بسانا مَدَنی مدینے والے
مِرے جس قدَر ہیں اَحباب اُنہیں کر دیں شاہ بیتاب ملے عِشق کا خَزانہ مَدَنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں اُنہیں نیک تُو بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بغداد پہنچ کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقت کے معروف و مشہور اور انتہائی ماہر اُستادوں سے عِلْمِ دین حاصل کِیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین سے اس قدر محبت تھی کہ آپ نے فاقہ کشی اور تکالیف برداشت کر کے بھی علم حاصل کِیا، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِلْمِ دین سے محبت اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کے بارے میں سنتے ہیں۔ چُنانچہ

فاقہ کشی اور صبر

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط ہو گیا، جس کی وجہ سے مجھے بہت تنگدستی اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ مِلا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلَہ کی

طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھاسکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے اور اگر کوئی چیز اُن کو ملتی تو اُس پر سب کا ہجوم ہوتا، میں نے اُن سے مزاحمت کرنا پسند نہیں کِیا اور اسی حالت میں شہر لوٹ آیا کہ وہاں کوئی چیز تلاش کروں، لیکن وہاں بھی کچھ نہیں مِلا، بالآخر میں بھوک سے نڈھال ہو کر مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک عجمی (یعنی غیر عربی) نوجوان روٹی اور بُھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس کے ہر لقمہ پر بھوک کی شِدّت سے میرا مُنہ کھل جاتا، لیکن میں نے اپنے نفس کو اس حرکت پر ملامت کی، اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور کھانا لا کر مجھے پیش کِیا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جِیلان میں رہتا ہوں اور یہاں علمِ دین حاصل کرتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُ القادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا وہ میں ہی ہوں، یہ سُن کر وہ بے چین ہو گیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کیلئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے فاقہ کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی اور یہ گوشت لایا ہوں، اب آپ خُوشی سے یہ کھانا تناول فرمائیں، کیونکہ یہ سب کچھ در حقیقت آپ ہی کا ہے، اب آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے تسلّی دی اور اس بات پر اپنی رضامندی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال اُسے دے کر رُخصت کیا۔ (1)

---

1 . . . قلائدالجواھر ص ۹ ملخصاً

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم
تِرے آستاں کا ہوں منگتا گُزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مِرا غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۴

ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

مصائب کا ہُجوم اور صبر کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کیلئے کس قدر مصائب و تکالیف اور فاقے برداشت کئے اور اِس عالَم میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقویٰ و پرہیز گاری، صبر اور ایثار کا دامن نہ چھوڑا بلکہ اگر کہیں سے کچھ کھانے کو مل بھی جاتا تو جذبۂ ہمدردی اور خیر خواہی کے پیشِ نظر دُوسروں پر ایثار کر دِیا کرتے اور خُود صبر سے کام لیتے۔ عِلْمِ دین کی راہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس قدر مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ شیخ عبدُ اللہ نجّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بذاتِ خود بتایا ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبتیں بھی آن پڑتی تھیں کہ اگر وہ مصیبتیں پہاڑوں پر نازل ہوتیں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے، جب اُن مصیبتوں کی کثرت میری قوّتِ برداشت سے باہر ہو جاتی تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت کرتا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دُشواری کے ساتھ اَور آسانی ہے۔ (پ۳۰،الم نشرح:۶،۵)

اور جب اِن آیات کی تلاوت کے بعد سر اُٹھاتا تو ساری تکلیفیں دُور ہو جاتیں اور مجھے سکون و اطمینان محسوس ہوتا۔[1]

شوقِ عِلمِ دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیْخ عَبْدُ الْقادِر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بیابانوں اور وِیرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطَالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[2]

مِرا حُبِّ دُنیا سے پیچھا چُھڑا دے عطا اپنی اُلفت تُو کر غوثِ اعظم
شہا نفسِ اَمّارہ مغلوب ہو اَب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم

1...قلائدالجواہرص۱۰

2...قلائدالجواہر،ص۱۰ملخصاً

زَباں پر رہے میری یا پیر و مُرشِد تِرا ذِکر آٹھوں پَہر غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۸

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دوبدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دوشوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک
♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک			

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دین حاصل کیا، اس کے باوجود کبھی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ مُبارَک سے کوئی شکوہ وشکایت کے الفاظ نہ نکلے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ قیمتی بغدادی پھُول ملتے ہیں کہ جب کوئی مصیبت وپریشانی آجائے تو قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے صبر کے فضائل اور ترغیبات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اس میں جہاں بیشمار راحت سامانیاں ہیں، وہاں رنج وغم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے، اس وقت سے آج تک عام مؤمنین بلکہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کاملین کو بھی راحتیں اور خوشیاں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں پہنچتی رہیں، بلکہ بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر وہ پاک ہستیاں حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خَندہ پیشانی کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کرتے ہیں بلکہ اپنے مُریدِین، مُحِبّین، مُتَعَلِّقِیْن کی بھی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔

قرآنِ کریم میں جابجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! صبر کی عادت اپنانے کیلئے 2 فرامینِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور 2 ہی فرامین غوثِ پاک کے نانا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ کیجئے۔

اُولٰٓىٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ۲۰، القصص: ۵۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کو اُن کا اجر دوبالا دیا جائے گا بدلہ اُن کے صبر کا۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۹۶ (پ۱۴، النحل: ۹۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو۔

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے، تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔[1]

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔[2]

ہے صبر تو خزانۂ فِردَوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شِکوہ کبھی بھی نہ آ سکے

وسائل بخشش مرمّم، ص۴۱۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصائب و آلام پر شِکوے شکایتیں کرنے اور ہر وقت لوگوں کے

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

2 ... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارة المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر وتَحَمُّل سے کام لینا چاہئے۔اگر آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوشیوں کی بارش بھی ہو گی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہو گا، جیسے خُوشیوں کا وقت آکر گزر جاتا ہے، ایسے ہی پریشانیوں کا وقت بھی گزر ہی جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مصیبتوں کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالی کو پیشِ نظر رکھتے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۶ (پ۳۰،الانشراح:۶) ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس صبر و استقامت کا اِنہیں وہ صِلہ عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و فضل میں اپنے زمانے کے تمام عُلماء ومشائخ سے برتری لے گئے۔ چُنانچہ

غوثِ اعظم کا حُلیہ اور مقام ومرتبہ

شَیْخ امام اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحْمد بن قُدَامَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسْلَام، سُلْطَانُ الاولِیَاء، مُحْیُ الدِّیْن، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْم کے حُصُول میں بَہُت کوششیں کیں۔ آپ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور مَشَائِخِ زمانہ سے عِلْم حاصل کِیا۔ وقت کے مَشَائخ اور اَوْلِیَاء کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلَماء اور مشائخ میں سب سے بڑے مرتبے پر فَائز ہوئے۔ تَحْصِیْلِ عِلْم کے لیے آپ نے بہت سی مَشَقَّتِیں اور مَصَائِب برداشت کیے۔ آخرِ کار آپ دُنْیَوی مُعَاملات سے لا تَعَلُّق ہو کر یادِ الٰہی اور وَعظ و نصیحت میں مشغول ہو گئے۔ زمانے بھر میں آپ کے مَنَاقِب روشن ہو گئے، دِین کے مَنصب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وجہ سے ظاہر ہو گئے، عِلْم کے مَرَاتِب آپ کے سبب بُلَند ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب قُوَّت پانے لگے۔ عُلَماء کی بَہُت بڑی تعداد نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجُوع کِیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کِیا، بَہُت سے فُقَرَا، بڑے بڑے عُلَماء اور بلند مرتبہ

پیرانِ عُظام نے بھی آپ سے خِرْقَۂ خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔[1]

تِرا ذَرّہ مَہِ کامل ہے یاغَوث تِرا قَطرہ یَمِ سائل ہے یاغَوث
کوئی سَالِک ہے یا وَاصِل ہے یاغوث وہ کچھ بھی ہو تِرا سائل ہے یاغَوث

(حدائقِ بخشش، ص۲۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمی مقام

حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن یحییٰ التادفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی تو آپ درس و تدریس کی مَسْنَد اور اِفتاء کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور علم و عمل کی اشاعت کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلماء و صُلحاء آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے پائے کا کوئی نہ تھا۔[2] آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نَحْو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر دسترس حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے، اے عبدُالقادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر ذَوق و شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف

1...نزھۃ الخاطر الفاتر، ص۲۰، ۱۹ ملخصاً
2...قلائد الجواھر ص۵ ملخصاً
3...حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص۴۶ بتغیر قلیل

رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا ، آیئے! آپ کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیس

حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو سعید مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال اور علمی مہارت کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔ (1)

تیرہ(13)عُلوم پر دسترس

صاحبِ بَہْجَۃُ الْاَسْرار حضرت علامہ نورُ الدّین ابُوالحسن علی شَطْنُوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیرہ(13)علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قرأت کے

---

1 . . . سیرت غوث اعظم ص ۵۸ ملخصاً

ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[1]

طَلَبہ سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ طَلَبہ پر اِنتہائی شفقت فرماتے، ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

امام اِبنِ قُدَامہ حنبلی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شہزادے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جلاتے اور آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔

(سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/۱۸۳)

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یا شہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یا شہِ بغداد
شَہا! خَیرات لینے کو سلاطینِ زمانہ نے
تِرے دَربار میں دامن پَسارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی

1 . . . بهجة الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

چاہئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں ،مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسِم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اوردِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپناحصہ مِلا کردِین کی مدد کرنے والوں کی صف میں ہم بھی شامل ہو جائیں، کیامعلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہماراپاک پروردگارعَزَّوَجَلَّ ہم سے سدا کے لیے راضی ہوجائے، کیامعلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمیں حتمی مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے!جس طرح ہم اپنے بچوں کواچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھالباس پہنتے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے!سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتناخیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کوسردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت توایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سے ٹھنڈی ہوابرداشت کرسکتاہے، نہ ہی گرم ہواکاہلکاساجھونکا، اِسی طرح علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غورکریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی درپیش ہوں گی جو کہ ہر جگہ بآسانی دَستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔

آج ہم جن حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف منارہے ہیں، ان کی دِینی طلبہ پر شفقت کاایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اُن کی کمزوریوں کو نظر انداز فرمادِیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ احمد بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک عجمی طالبِ علم تھا، وہ بہت ہی کُند ذہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اُسے سمجھ آتی تھی، ایک دفعہ وہ طالبِ علم آپ کے پاس بیٹھا سبق پڑھ رہا تھا کہ ابنِ سَمُحَل نامی ایک شخص حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اس نے اُس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کا اُس کی کُند ذہنی پر صبر وتَحَمُّل دیکھا تواُسے بہت تعجُّب ہوا، جب وہ طالبِ علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو ابنِ سَمُحَل

نے عرض کِیا کہ اِس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کے صبر پر مجھے حیرت ہے، آپ نے فرمایا کہ میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اِس طالبِ علم کا انتقال ہو جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا احمد بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالبِ علم کے دن گننا شُروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دن واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتوٰی نویسی کے بادشاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و نصیحت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتوٰی نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی آپ کے لاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم 561 ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم و عمل اور فتوٰی نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔[2] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتوٰی نویسی میں تقریباً (33) برس دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے

---

1 . . . قلائدالجواھر ص۸ ملخصاً

2 . . . بھجۃالاسرار، ص۲۲۵

فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تووہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام ابُویَعلیٰ نجمُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھےاورلوگ فتاویٰ کے لیے آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔[1] آیئے!اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چُنانچہ

مشکل مسئلہ کا آسان جواب

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزّاق جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال بھیجا گیا کہ ایک شخص نے تین (3)طلاقوں کی قَسَم اس طور پر کھائی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی عبادت کرے گا، جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب آپ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کِیا گیا اور پوچھا گیا کہ وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ تو آپ نے فوراً اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر تنہا طواف کرے، اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اس جواب سے عُلماء حیران رہ گئے۔[2]

علومِ مصطفیٰ و مُرتضیٰ کے تمہیں پر ہیں کھُلے اَسرار یاغوث

(قبالۂ بخشش، ص۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...بهجة الاسرار ص۲۲۵ ملتقطاو ملخصاً

2...بهجة الاسرار، ص۲۲۶ ملخصاً

ظاہری وباطنی اوصاف کے جامع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انتہائی ذہانت اور علمی مہارت کا پتا چلتا ہے، جس نے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی حیران کر دیا، یہاں میں ایک شرعی مسئلے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں طلاق دینے کے مُعاملے میں انتہائی غلط طریقہ رائج ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اگر خدانخواستہ طلاق دینے کی نوبت آتی ہے تو ایک ساتھ ہی تینوں طلاقیں دی جاتی ہیں حالانکہ یہ غلط طریقہ ہے، اکٹھی تین طلاقیں دینا ناجائز و گُناہ ہے۔ اس ضمن میں دارُ الافتاء اہلسنّت کی طرف سے طلاق سے متعلق جاری ہونے والے ایک اَہم پمفلٹ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہو گا، اس پمفلٹ کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی کمالات وفضائل کے بارے میں سُن رہے تھے، آپ کی علمی مصروفیات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دین حاصل کرنے اور اُسے پھیلانے میں گُزار دی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِشن پر چلتے ہوئے اپنے دل میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں اور اس کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ یاد رکھئے! **عِلْمِ دِین** انسان کو مُعاشرے کا اچھا فرد بناتا ہے، **عِلْمِ دین** ہی کی وجہ سے مخلوقِ خدا اس بندے سے محبت کرنے لگتی ہے، **علم** ہی کی وجہ سے انسان کو عزّت و شرافت حاصل ہوتی ہے اور **علم** ہی کی وجہ سے انسان تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرتا ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارہا علمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے غلاموں کو عِلْمِ

دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی، آیئے اس ضمن میں 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، اس کا درس دینا تسبیح، اس میں بحث کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صَدَقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں تک اسے پہنچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی، خُوشی و غمی پر دلیل، دوستوں کے ہاں زِینت، اجنبی لوگوں کے ہاں قرابت دار اور راہِ جنّت کا مینار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایسا رہنما اور ہادی بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر و بھلائی کے کام میں ان سے رہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال و افعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرفِ آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو مرغوب جانتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھُوتے ہیں، ہر خشک و تر شے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور، آسمان اور ستارے سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی، تاریک آنکھوں کا نُور اور کمزور بدنوں کی قوّت ہے۔ بندہ اس کے سبب نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا، رات کے قیام کے برابر ہے۔ علم کے ذریعے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے توحید اور وَرَعْ و تقویٰ ملتا ہے، اسی کے سبب صِلۂ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے، جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔[1]

---

1 . . . جامع بیان العلم و فضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ص۷۷، حدیث: ۲۴۰، بتغیر

2. جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔[1]

3. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[2]

4. اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[3]

5. جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین (3) کے (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔[4]

فقدانِ علم کا نُقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارَکہ سے عِلْمِ دین کے جہاں اور بہت سے فضائل معلوم ہوئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ عِلْمِ دین اور نیک اولاد ایسی نیکیاں ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچّوں کو دِینی تعلیم دلوانے کیلئے کمربستہ ہو جایئے اور انہیں جامعاتُ المدینہ میں داخل کروایئے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جَہالت ہے، جو مُعاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست اَحباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تَربِیَت کا، غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بُنیادی اور سب سے نمایاں سبب **عِلْمِ دین** سے دُوری ہے۔ **عِلْمِ دِین** کے فُقدان اور دُرست

---

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن... الخ، ص ۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3 ... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ خیراً... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱

4 ... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف مُعاملات واَخلاقیات میں بلکہ عقائد وعبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کے سدِّ باب کیلئے محض عِلمِ دین حاصل کرلیناہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنااور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلّقین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا مدنی ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

مجلس ”جامعۃُ المدینہ“ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!اسی مدنی مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی اب تک 102 سے زیادہ شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علم دوستی اور اشاعتِ عِلمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں ”مجلس جامعۃُ المدینہ“ کے تحت ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃُ المدینہ گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جہاں تین (3) اساتذۂ کرام نے اسلامی بھائیوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔اس جامعۃُ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلبگار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چُنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کردیا گیا۔اسی دوران سبز مارکیٹ (شُومارکیٹ)

بابُ المدینہ کراچی میں بھی شام کے اوقات میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہو چکا تھا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ عِلْمِ دِین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ عِلْمِ دین کے حصول کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی رُخ کیا۔ یوں دُنیا بھر بالخُصُوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 437 جامعاتُ المدینہ للبنین وللبنات قائم ہیں، جن میں 27819 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علم کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خُوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے، وہیں آپ کے لیے صدقۂ جاریہ کا سلسلہ بھی ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کی تصنیفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دین اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلمہ کی رہنمائی کیلئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے رسالہ

تذکرہ قادریہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد (69) ہے۔[1]

آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وعظ و تبلیغ

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علومِ ظاہری و باطنی کو پھیلانے کے لئے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ کے ذریعے بھی دِین اسلام کی بے شمار خدمات سر انجام دِیں اور آپ کے بیان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ لوگ جُوق در جُوق آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہوتے گئے اور جو لوگ آپ کے اِجتماع میں آجاتے، وہ درمیان میں اُٹھ کر نہ جاتے بلکہ جب تک بیان جاری رہتا، اس وقت تک خاموشی سے سنتے رہتے، کیونکہ آپ کے بیان انتہائی پُر تاثیر ہوتے، آپ نے جب بیان کی محفلیں شروع کیں تو شُرکاء کی کثرت کی وجہ سے مدرسۂ عالیہ کی جگہ کم پڑ گئی، لوگوں نے آس پاس کی عمارتیں خرید کر وقف کر دیں، بغداد کے علاوہ بھی دُور دراز سے لوگ آپ کا وعظ سننے کے لئے آنے لگے۔[2] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور علماء و صلحاء حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ و تبلیغ کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے بارے میں منقول ہے کہ بالعموم ستّر ہزار (70،000) سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے علماء و فقہاء، مشائخ اور صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی ہوتے تھے۔[3] حُضُور غوث پاک رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں (400) افراد قلم دوات لے کر حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ارشادات کو لکھ کر محفوظ کر

---

1 . . . سیرت غوث اعظم، ص ۶۱ ملتقطاً

2 . . . بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ و تسمیتہ،، الخ، ص ۲۰۲-۲۰۳، ملتقطا

3 . . . قلائد الجواھر ص ۱۸ ملخصاً

لیتے تھے۔[1] حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جذبۂ اصلاحِ اُمّت کو بیان کرتے ہوئے آپ کے شہزادے حضرت شیخ عبدالوہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ نے چالیس(40) سال بیان فرمایا، شیخ عمر کیمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں، جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[2]

مُحَرِّر چار سو(400) مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 فقہاء کے سوالات وجوابات

حضرت مُفرَّج بن نَہْبان شَیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور ہوگئے تو بغداد کے ذہین ترین سو(100) فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ایک مختلف علوم وفنون کے بارے میں الگ الگ سوال بنائے تاکہ ان سوالات کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لاجواب کر سکیں۔ یہ منصوبہ بنا کر سب کے سب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضر ہوئے، حضرت سَیِّدُنا شیخ مُفرَّج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، جب وہ فقہائے کرام آکر

---

1 . . . قلائدالجواھرص۱۸ ملخصا

2 . . . قلائدالجواھرص۱۸

بیٹھ گئے تو پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرِ اقدس جھکالیا ،اُس وقت آپ کے سینۂ مُبارک سے ایک ایسا نُور نکلا، جسے ہر اُس شخص نے دیکھا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِکھانا چاہا، وہ نُور گزرتا ہوا جب ہر ایک فقیہ کے سِینے پر پہنچا تو سب کے سب حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگے، پھر ننگے سر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منبرِ اقدس کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو سینے سے لگایا اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ایک ایک کر کے سب کے مسئلے اور ان کے جوابات ارشاد فرمادیئے۔ جب مجلسِ مبارک ختم ہوئی تو میں اُن فقہاء کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے (غوث کو آزمانے کا وبال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ) جب ہم وہاں آکر بیٹھے تو یک دم سب کچھ ایسے بھول گئے جیسے ہمیں کچھ نہیں آتا۔ مگر جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں اپنے مُبارک سینے سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کا علم واپس آگیا اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات ارشاد فرمائے جو پہلے ہمارے علم میں نہ تھے۔ (قلائدُالجواھر، ص ۳۳۔ بھجۃ الاسرار ذکر وعظہ، ص ۹۶)

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظم کا
فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دِیْن کی ترویج

واشاعت میں بسر فرمائی۔ ہمیں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے حصول عِلْمِ دِیْن میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہماری آسانی کیلئے علمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذریعے مہیا کر دیئے ہیں۔ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ ،دارُالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اوران میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 دن کا **اِصلاحِ اعمال کورس**، 41 دن کا "**12 مدنی کام کورس**" اور "63 دن کا **مدنی تربیتی کورس**" تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے وقتاً فوقتاً 12 دن کے **فرض عُلوم کورس** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مفتیانِ کرام جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چُونکہ اب کم وبیش ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت ہوتی ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ عِلْم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز (Videos) کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں شائع کر دیا ہے تاکہ مسلمان زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے، وہیں کافی حد تک فرض عُلوم کی معلومات بھی ہو جاتی ہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی سعادت حاصل

کرتے رہیں، آیئے ترغیب کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرکے دُنیا و آخرت کی برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں۔

فلموں کا شیدائی

اَورَنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ، کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قَبل میں نیکیوں سے کوسوں دُور، گناہوں کی وادِیوں میں قید تھا، میری نیکیوں سے حد دَرَجہ غفلت اور فلموں ڈراموں سے جُنُون کی حد تک مَحَبَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر سے مجھے جو ماہانہ ایک ہزار روپے جیب خَرچ ملتا تھا، ان سے نِت نئی فلموں اور ڈراموں کی V.C.Ds خرید کر لاتا، حتّٰی کہ میرے پاس دو ہزار (2000) سے زائد VCDs جمع ہو چکی تھیں! ایک دن ایک عاشقِ رسول سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے میرے پاس تشریف لائے اور اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے فکرِ آخِرت سے مُتَعلِّق کچھ اِس طرح نیکی کی دعوت دی کہ خوفِ خدا میرے رگ وپے میں سرایت کرتا چلا گیا، اُس عاشقِ رسول کی اِنفِرادی کوشش کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے **”ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع“** میں حاضِر ہو گیا۔ وہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے عصیاں شعار دل کو تبدیل کرکے رکھ دیا اور آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ گھر آکر میں نے فلموں کی تمام V.C.Ds توڑ پھوڑ ڈالیں میں نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر لا کر خود بھی سنیں اور گھر والوں کو بھی سننے کے لیے دِیں تو ان کی برکتوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا سارا گھرانا مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر قادِری رضوی سلسلے میں داخِل ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، ۱/ ۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نَبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام
اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصِی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ ربیعُ الاخر جاری و ساری ہے جس میں اِمامُ الاَوْلِیا، حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ القادِر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس نہایت اہتمام و شان کے ساتھ مَنایا جاتا ہے اور حُصُولِ برکت و نُزولِ رحمت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے، اِسی مُنَاسَبَت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم حُضُور غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے آپ کا مُخْتَصَر تَعارُف سُنتے ہیں، چُنانچِہ

حضرت سیِّدُنا غَوْثُ الاَعْظَم شَیْخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت یکُم

رَمَضان 470 سنِ ہجری جُمعَۃُ الْمُبارَک کو جِیلان میں ہوئی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت ابُو محمّد ہے جبکہ مُحْیُ الدِّیْن، مَحبوبِ سُبْحانی، غَوْثِ اَعظم، غَوْثِ ثَقَلَیْن (دِین کو زندہ کرنے والے، اللہ سبحانہ کے محبوب، سب سے بڑے اور جنّ وانس کے غوث) وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ کے والِدِ مُحْتَرَم کا نام حضرت سَیِّدُنا ابُو صالِح مُوسیٰ جَنگی دوست اور والِدۂ مُحْتَرَمہ (مُحْ، تَرَ، مَہ) کا نام اُمُّ الْخَیْر فَاطِمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنِی اور والِدۂ ماجِدَہ کی طرف سے حُسَیْنِی سَیِّد ہیں۔

تُو حُسَیْنِی حَسَنِی کیوں نہ مُحْیُ الدِّیں ہو　　اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چَشْمَہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: یاغوثُ الاعظم! آپ کی ذات کیوں نہ "مُحْیُ الدِّیں (دِین کو زندہ کرنے والی)" ہو کہ آپ حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اولاد میں سے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ حسنی حسینی دریا سے نکلنے والا چشمہ ہے۔

حضرت سَیِّدُنا علّامہ اِبنِ جَوْزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 11 رَبِیْعُ الآخِر 561 سنِ ہِجْری میں بعد نَمازِ مَغرِب بَغداد شریف میں وِصال فرمایا، وِصال کے وَقْت آپ کی عُمْر شریف تَقْرِیباً 91 سال تھی، نَمازِ جَنازہ شہزادۂ غَوْثِ اَعظم حضرت سَیِّدُنا سَیْفُ الدِّین عبدُ الوَہّاب قادِرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پڑھائی اور لاتَعْدَاد لوگوں نے جَنازے میں شِرکت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزارِ پُر اَنوار عِراق کے مَشْہور شہر بَغداد شریف میں ہے، وہاں دِن رات زَائِرِین کا ہُجُوم رہتا ہے۔ (الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۳/۲۵۱، ملخصاً)

شہرِ بَغداد مُجھ کو ہے پِیارا، خُوب دِلکش وہاں کا نَظّارَہ
میرا مُرشِد جو جَلوَہ آرا ہے، واہ کیا بات غَوثِ اَعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ کر نَماز ادا کی

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شَیْخ مُحْیُ الدِّیْن سَیِّد عبدُ القادِر جِیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اپنا ایک واقِعہ اِس طرح سُنایا کہ جس وَقْت میں شہر کے ایک مَحَلّے **"قُطبِیَّہ شَرقِی"** میں مُقِیم تھا تو میرے اُوپر چند دن ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی اِستِطاعَت، اِسی حالت میں ایک شخص اَچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چَل دیا اور میں اُس کے اَندر بندھی ہُوئی رَقْم سے حَلوا پَراٹھا خرید کر مسجِد میں پہنچ گیا اور قِبلَہ رُو ہو کر اِس فِکْر میں ڈُوب گیا کہ اِس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اِسی حالت میں مسجِد کی دِیوار میں رَکھے ہُوئے کاغَذ پر میری نَظر پَڑی تو میں نے اُٹھ کر اُس کو پَڑھا تو اُس میں یہ لِکّھا ہُوا تھا کہ "ہم نے کمزور مُؤمِنین کے لیے رِزْق کی خَواہِش پیدا کی تاکہ وہ بَندَگی کے لیے اِس کے ذَرِیعے قُوَّت حاصِل کر سکیں" آپ فرماتے ہیں کہ اِس تَحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رُومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو(2) رَکْعَت نَماز اَدا کر کے مسجِد سے نِکل آیا۔ (قلائد الجواہر، ص۱۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس وَقْت تک کھانا تَناوُل نہ فرمایا، جب تک یہ حالت نہ ہو گئی کہ اب کھائے بغیر نِڈھال ہو جائیں گے اور

عِبادت کی قُوَّت باقی نہ رہے گی۔ اگر ہم اپنے حال پر غَور کریں تو آج ہمارا حال اِس کے بَرْعَکْس ہے ہم فَقط نَفْس کی لَذَّت کی خاطِر کھاتے پیتے ہیں اور وَقْت بے وَقْت ہر قِسْم کی غِذائیں پیٹ میں اُنڈیلتے رہتے ہیں گویا کہ ہم نے اپنی زِنْدَگی کا مَقْصَد ہی کھانا پینا بنالیا ہے، ہو سکتا ہے کہ کئی بار ایسا بھی ہوا ہو کہ کھانے کی لذّت میں مست ہو کر کھانا اِتنا زیادہ کھالیا ہو کہ جس کی وجہ سے عبادت کے لیے اُٹھنا بھاری لگتا ہو، سُستی آڑے آئی ہو، **اے کاش!** غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں **پیٹ کا قُفْلِ مدینہ** نصیب ہو جائے۔

عائشہ صِدّیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر
ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹُھونس کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی مُعَاذ رازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بَھر کر کھانے کا عادِی ہو جاتا ہے، اُس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے اور جس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے، وہ شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اور جو شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اُس کے گُناہ بَڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفَتوں اور رَنگینیوں میں غَرق ہو جاتا ہے۔ (المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص۵۹)

اے کاش! ہمارا بھی بُھوک سے کَم کھانے کا ذِہْن بن جائے اور ہم فَقَط اِتنا کھائیں، جس سے عِبادتِ اِلٰہی پر قُوَّت حاصِل ہو سکے اور کھاتے ہوئے نِیَّت بھی یہی ہو کہ عِبادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے کھا رہا ہُوں۔ بُھوک سے کَم کھانے کو دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول میں **"پیٹ کا قُفْلِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ پیٹ کا قُفْلِ مدینہ لگانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرَت کی بے شُمار بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **غلامانِ غوثِ اعظم** کو فکرِ آخرت کی مدنی سوچ دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

زَبان کا آنکھ کا اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ تُم
لَگا لو وَرْنہ مَحْشَر میں پَشیمانی بَڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُالقادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے اِرادے سے گِرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پَتّی اُٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا کہ دوسرے فُقَرَا بھی اِسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اِسلامی بھائیوں پر اِیثار کرتے ہوئے نہ اُٹھاتا بلکہ یُونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اُٹھا کر لے جائیں اور خُود بُھوکا رہتا۔ جب بُھوک کے سَبَب کَمزوری حَد سے بَڑھی اور قَرِیْبُ الْمَوْت ہو گیا تو میں نے پُھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی، اُٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اُسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عَجَمِی نَوجوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خَواہِش ایک دَم شِدَّت اِختِیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقْمَہ اُٹھاتا تو بُھوک کی بے تابی کی وَجہ سے بے اِختِیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دُوں تاکہ وہ میرے مُنہ میں لُقْمَہ ڈال دے۔ آخِر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ ”بے صَبْری مَت کر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے،

چاہے مَوت آجائے، مگر میں اُس نَوجوان سے مانگ کر ہر گز نہیں کھاؤں گا۔“

یَکایَک وہ نَوجوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہُوا اور کہنے لگا: بھائی! آجایئے! آپ بھی کھانے میں شَریک ہو جایئے! میں نے اِنکار کِیا، اُس نے اِصرار کِیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کے لئے بَہُت اُبھارا، لیکن میں نے پھر بھی اِنکار ہی کِیا، مگر اُس نَوجوان کے اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالِیا، اُس نے مُجھ سے پُوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جِیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جِیلان ہی کا ہُوں۔ اچّھا یہ بتایئے، آپ مشہور زاہِد حضرت سیِّد ابُو عبدُ اللہ صَوْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَواسے عبدُ القادِر کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہُوں۔ یہ سُن کر وہ بے قَرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بَغداد آنے لگا تو آپ کی اَمّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اَشْرَفِیاں دی تھیں، میں یہاں بَغداد آکر آپ کو تَلاش کرتا رہا، مگر آپ کا کسی نے پتا نہ دیا، یہاں تک کہ میری اپنی تمام رَقْم خَرْچ ہو گئی، 3 دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ مِلا، میں جب بُھوک سے نِڈھال ہو گیا اور میری جان پر بَن گئی تو میں نے آپ کی اَمانَت میں سے یہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بَخُوشی اِسے تناوُل فرمایئے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے، پہلے آپ میرے مِہمان تھے اور اب میں آپ کا مِہمان ہوں، بَقِیَّہ رَقْم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافِی کا طَلَب گار ہوں، میں نے اِضطِراری حالت میں آپ کی رَقْم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بَہُت خُوش ہُوا۔ میں نے بَچا ہُوا کھانا اور مزید کچھ رَقْم اُس کو پیش کی، اُس نے قَبُول کی اور چَلا گیا۔ (الذّیل علی طبقات الحنابلۃ ج۳ ص۲۵۰، ملخصًا)

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یاشَہِ بَغداد　　یہ سُن کر میں نے بھی دامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد

شَہا! خَیرات لینے کو سَلاطِینِ زَمانہ نے تِرے دَربار میں دَامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۴، ۵۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ذِکر غوثِ اعظم جاری رکھتے ہوئے، عاشقِ غوثِ اعظم، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "غوثیہ نعروں" سے فیضانِ غوثِ اعظم سے مزید برکتیں لُوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی عظیم فضیلت

شَیخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عَطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حِکایَت میں ہمارے لئے عِبرَت کے بے شُمار مَدَنی پھُول ہیں، دیکھئے تو سَہی! ایک طرف ہمارے پیر و مُرشِد، غَوثُ الاَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں کہ آپ نے سَخت تَنگدَستی اور فَاقَہ مَستِی کے باوُجُود غِذا اور رَقم کے مُعامَلے میں بے مثال اِیثار سے کام لِیا جبکہ دُوسری طرف غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَقِیدت کا دَم بَھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بُھوکے رہنے کی تَوفِیق تو دُور رَہی، بالفَرض گِیارھویں شریف کی نِیاز کی بِریانی ہی سامنے آجائے تو حِرص کا ایسا غَلَبَہ طارِی ہو

جائے کہ جی چاہے بَس سارے کا سارا تھال میں ہی کھا ڈالُوں، بوٹی تو کُجا کسی کو چاوَل کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشِقانِ غَوثِ اَعظم! آپ کو جب کبھی دُوسروں کے ساتھ مِل کر کھانے کا اِتِّفاق ہو، بڑے بڑے نِوالے بِغیر چَبائے جَلد جَلد نگلنے اور عُمدہ بوٹیاں اپنی طرف سَرکا لینے کی حِرص غالِب آئے، اُس وَقْت اپنے پِیر و مُرشِد غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ حِکایَت کے ساتھ ساتھ یہ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ذِہن میں دُوہرا لیجئے: ”جو شَخْص اُس چیز کو جس کی خُود اُسے حاجَت ہو، دُوسرے کو دے دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخْش دیتا ہے۔“ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص۷۷۹)

فیضانِ سُنَّت جِلد اَوَّل صَفْحَہ 482 پر مَرْقُوم حضرت سیِّدُنا ابُو سُلَیْمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِنایَت کردہ یہ مَدَنی پُھول بھی قَبُول فرمالیجئے: ”نَفْس کی کسی خَواہِش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عِبادتوں سے بھی بَڑھ کر دِل کیلئے نَفْع بَخْش ہے۔“ (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص۱۱۸ دار صادر بیروت)

مِری حِرص کی عادتِ بَد مِٹا دے
مِرے غَوث کا واسِطہ یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے غَوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِبادت و رِیاضَت، وِلایَت و کَرامَت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زُہد و تَقْوٰی میں بھی باکمال تھے ،دُنیَوِی مال و دَوْلَت کے خَواہِش مَنْد بِالکل نہ تھے، اگر کوئی مالدار شَخْص آپ کو مال و دَوْلَت پیش کرتا تو آپ قَبُول نہ فرماتے، چنانچِہ

زُہد و تَقْوٰی

شَیْخ ابُوالعَبَّاس خِضَر بِن عبدُاللہ حُسَیْنِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں سَیِّدُنا شَیْخ مُحْیُ الدِّیْن عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَدْرَسے میں تھے، ایک خَلِیْفَہ آپ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرْض کی کہ مجھے کُچھ نَصِیْحَت فرمایئے اور مال وزَر کی دَس(10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیْفَہ نے واپس لینے سے اِنکار کِیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرار کِیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لِی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خَلِیْفَہ سے فرمایا: کِیا تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ذكر شی من شرائف اخلاقه، ص ۱۲۰)

محتاج کی ثَروت	غوثِ پاک	وہ آپ کی ہیبت	غوثِ پاک
دو جذبہ خدمت	غوثِ پاک	دُوں نیکی کی دعوت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیَوِی مال و دَوْلَت سے بے رَغْبَت ہوتے ہیں، جَبھی تو حُضُور غَوْثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس خَلِیْفَہ کی دَوْلَت ٹُھکرا دِی اور اُس کے مَقام کا لحاظ کیے بغیر اُسے اِصْلاح کے مَدَنی پھُولوں سے بھی نَوازا۔ دولت مَنْدوں کی خُوشامد وہ کرتے ہیں جِن کو اُن سے دُنیا کی ذِلیل دَوْلَت پانے کی ہَوَس ہوتی ہے، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَناعَت کی مَدَنی دَوْلَت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نَظَر دَوْلَتْ مَنْدوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ

رَحمتِ رَبِّ ذُوالْجَلَال پَر ہوتی ہے۔ جبکہ ہم اپنی حالَت پر غَور کریں تو ہماری اَکْثَرِیَّت دُنیا کی مَتْوَالِی اور فِکْرِ آخِرت سے خالی نَظَر آتی ہے، گویا کہ ہماری ساری تَوانائیاں دُنیَوِی زِنْدَگی بہتر بنانے کی فِکْر میں صَرْف ہورہی ہیں، ہم فانی دُنیا کی لَذَّتوں میں اِس قَدْرڈُوب چُکے ہیں کہ اَچانک مَوْت سے ہَم کَنار ہونے ،قَبْر کے اَندھیرے میں تَنْہا رہنے، مُنْکَر نَکِیْر کے سُوَالات کے جوابات دینے سے یکْسَر غافِل ہو چُکے ہیں ۔ آیئے! دُنیا کی مَحَبَّت اپنے دل سے نکالنے کیلئے دُنیا کی مَذَمَّت پر تین (3) فَرامِیْنِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. **اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ، مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَا اِلَّا مَاکَانَ لِلّٰہِ مِنْھَا** یعنی دُنیا اور جو کُچھ اُس میں ہے مَلْعُوْن (یعنی مَرْدُود) ہے، مگر اُس میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہو۔ [1]
2. **حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ** یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر گُناہ کی اَصْل ہے۔ [2]
3. **یَاعَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَیَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ** یعنی اُس شَخْص پر بَہُت تَعَجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخِرَت) کی تَصْدِیق کرتا ہے، حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشِش کررہا ہوتا ہے۔ [3]

دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اِس طرح غَور و فِکْر کیجئے کہ اِس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ آئے، جو دَوْلَت وحُکُومَت، جاہ و حَشْمَت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنْسِیَّت، دوستوں کی وَقْتی دوستی اور خُدَّام

---

[1] ... مراسیل ابی داؤد، باب فی سب الدنیا، ص ۲۰

[2] ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، الحدیث ۹، ج ۵، ص ۲۲

[3] ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۱۳۳/۸، حدیث ۶۱

کی خُوشَامَدَانہ خِدمت کے بَھرَم میں قَبْر کی تَنہائی کو بُھولے ہُوئے تھے۔ مگر آہ! یَکایک فَنَا کا بادَل گَرجا، مَوت کی آندھی چَلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی اُن کی اُمّیدیں خاک میں مِل کر رہ گئیں، اُن کے مَسَرّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر مَوت نے وِیران کردِیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے مَحَلّات و قُصُور سے اُٹھا کر اُنہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنْتَقِل کردِیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کَل تک اَہل و عِیال کی رونقوں میں شادمان و مَسْرُور تھے اور آج قُبُور کی وَحْشَتوں اور تَنہائیوں میں مَغْمُوم ورَنْجُور ہوں گے۔ اِس طرح ذِہْن بنانے سے بھی دُنیا کی مَحَبَّت دِل سے نِکل جائے گی اور تَوَکُّل و قَناعَت کی دَوْلَت نَصیب ہو گی ۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کِیا کِیا نہ حَسْرَت سِدھارا
اِسی سے سِکَنْدَر سا فاتِح بھی ہارا		پڑا رِہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے		یہ عِبْرَت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت اِبنِ نَجّار بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ حضرت شَیْخ مُحْیُ الدِّین عبدُ القادِر (جِیلانی)رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر میں کوئی بَچّہ پیدا ہوتا، میں اُسے اپنے ہاتھوں پر لے کر کہتا ،یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَرْضِی ہے۔ پس جب کوئی بَچّہ مَرتا تو مُجھ پر کُچھ اَثَر نہ ہوتا، کیونکہ آغازِ پیدائش ہی سے میں اُس کی مَحَبَّت اپنے دل سے نِکال دِیا کرتا تھا، آپ کے لڑکے لڑکِیاں مَجْلِسِ وَعْظ کی رات اِنْتِقال کر جاتے، مگر آپ مَجْلِس کو بَرْخاست نہ کرتے، غُسل دینے والا مَیِّت کو غُسل دیتا، جب غُسل سے فارِغ ہوتے تو مَیِّت کو مَجْلِس میں لاتے اور آپ کُرْسی سے اُتَر کر نَمازِ جَنازَہ پڑھاتے۔ (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۸۳)

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوث ِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر رَاضِی رہنے والے کس قَدْر صابِر وشاکِر بندے تھے کہ اگر آپ کی اَوْلاد میں سے کسی کا اِنْتِقَال ہو جاتا تو شِکْوَہ شِکایات زَبان پر ہر گز نہ لاتے بلکہ صَبْر سے کام لیتے تھے۔

اِس کے بَرْعَکْس بعض لوگ ایسے بے صَبْرے ہوتے ہیں کہ جُونہی اُن پر ذَرہ سی مُصِیْبَت یا پریشانی کی گھڑی آئی تو آپے سے باہر ہو کر شِکْوَہ شِکایَت کرنے اور لوگوں کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا روتے نَظر آتے ہیں حتّٰی کہ مَعاذَاللہ ثُمَّ مَعاذَاللہ، اللہ تعالٰی کی ذات پر اِعْتِرَاضات بھی کر جاتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اِعْتِراض کرنا کُفْر ہے۔ لہٰذا جب کوئی مُصِیْبَت پہنچے، مثلاً کسی نوجوان کو موت آجائے، ننّھی عمر میں بچے یا بچی کا اِنتقال ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، نوکری چلی جائے، سامان چوری یا گُم ہو جائے، کہیں اچانک آگ میں کوئی جل جائے، کوئی ڈُوب جائے، کوئی کسی اچانک حادِثے کا شکار ہو جائے، کسی کو ہارٹ اَٹیک ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں رَاضِی رہتے ہوئے صَبْر سے کام لینا چاہیے کہ صَبْر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، جَبھی تو قُرآنِ کریم میں صَبْر کرنے والوں کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 96 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝۹۶ (پ۱۴، النحل: ۹۶)	ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ضَرُور ہَم صَبْر کرنے والوں کو اُن کا وہ صِلَہ دیں گے جو اُن کے سب سے اَچّھے کام کے قابِل ہو۔

اِسی طرح پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 10 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۝۱۰ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)	ترجَمۂ کنزُ الایمان: صابِروں ہی کو اُن کا ثَواب بَھرپُور دِیا جائے گا بے گِنتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مَصائِب نازِل فرما کر اُن کو آزماتا ہے کہ میرے بندے صِرْف خُوْشحالی میں ہی میرا شُکْر ادا کرتے یا مُصِیْبَت کے وَقْت بھی صَبْر کرتے ہوئے میری رِضا پر راضِی رہنے کو پسند کرتے ہیں یا نہیں؟۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمَتیں پوشِیدہ ہوتی ہیں جو ہم نہیں جان سکتے۔

مَنْقُول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رَحم فرمانا چاہتا ہوں تو اُس کی بُرائی کا بَدْلہ دُنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مُصِیْبَت ڈال کر، کبھی تنگیِ مَعاش سے پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر سَختی کرتا ہُوں، حَتّٰی کہ جب وہ مُجھ سے مُلاقات کرتا ہے تو گُناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اُس دِن تھا، جس دِن کہ اُس کی ماں نے اُسے جَنا تھا اور مجھے اپنی عِزَّت و جَلال کی قَسَم! میں جس بندے کو عَذاب دینے کا اِرادَہ رکھتا ہوں اُس کو اُس کی ہر نیکی کا بَدْلہ دُنیا ہی میں دیتا ہُوں، کبھی جِسْم کی صِحَّت سے، کبھی فَراخیِ رِزْق سے، کبھی اَہل و عِیال کی خُوْشحالی سے، پھر بھی اگر کچھ رِہ جاتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر آسانی کر دی جاتی ہے، حَتّٰی کہ جب مُجھ سے مِلتا ہے تو اُس کی نیکیوں میں سے

کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نارِ جَہَنَّم سے بَچ سَکے۔[1]

خوف دوزخ کا آہ رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یاربّ
میرا نازک بدن جہنّم سے از طفیلِ رضا بچا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسائشوں پر مَت پھُولو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہُوا کہ اگر کسی کے پاس گاڑی، بَنْگْلَہ، دَوْلَت، صِحَّت اور طرح طرح کی نِعمتیں مَوْجُود ہوں تو اُس پر غُرُور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دنیا ہی میں میری اَچھائیوں کا صِلَہ دے دِیا ہو اور میرے گُناہوں کے سَبَب، آخِرَت میں میرے لئے دَرْدناک عذاب تیّار ہو۔ اِسی طرح بیماری، غُرْبَت یا جان، مال اور اَوْلَاد پر آنے والی آفَت و مُصِیْبَت پر یہ سوچ کر صَبْر کرنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہی مُصِیْبَت آخِرَت کی راحَت سامانی کا پیش خیمہ ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُصِیْبَت پر شِکوہ شِکایات کرنے کے بجائے اپنی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر کی عظیم نعمت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گھلا یا ربّ

---

[1] ... شرح الصدور، باب من دنا اجلہ و کیفیۃ الموت، ص۲۸

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غَوث ِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں خود مَصائِب پر صَبر و شُکْر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے والے تھے، وہیں غَرِیب اور تنگ دَسْت لوگوں کی مَدَد کرنے کا جَذْبہ بھی آپ کے پاکیزہ کِردار کا حِصَّہ تھا، آپ کا عالَم یہ تھا کہ کبھی کسی سائِل کا سُوَال رَدّ نہ فرماتے، خَواہ اپنا ہی کپڑا دینا پڑے۔ فرمایا کرتے کہ میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائد الجواہر، ص۳۷) اِسی طرح شَیْخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔ (قلائدالجواھر، ص۸ ملخصاً)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد　　یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد　　دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو　　جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں　　مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۳،۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبد الرزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمدورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں پشم (اُون) کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصْحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ کے لیے بہت سی گائے بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ

بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر شی من شرائف اخلاقه، ص۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن　　مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں　　آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص578، 577)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کسی کو منع نہ کرنا

ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور اَفْسُردہ دیکھ کر پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: حضورِ والا! دریائے دَجلہ کے پار جانا چاہتا تھا، مگر کشتی والے نے بغیر کرائے کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر تیس(30) دِینار (سونے کے 30 سِکّے) نذرانہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تیس(30) دِینار اس شخص کو دے کر فرمایا: جاؤ! یہ تیس (30) دینار اس مَلّاح (کَشتی چلانے والے) کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔ (اخبار الاخیار، ص۱۸)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے　　تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو　　ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہوجائے نُوریِ مُضْطر　　یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمزور کی طاقت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
ہو میری شفاعت	غوثِ پاک	دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک
♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک♣مرحبایا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں اور حاجت مندوں کا کس قدر خیال رکھتے تھے، ہمیں بھی آپ کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے غریبوں اور حاجت مندوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اور اس کی حاجت پُوری کرنے کی اِسْتِطاعت بھی رکھتے ہوں تو ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ جو شخص روتوں کو ہنسائے، پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرے، مُحتاجوں کی حاجت رَوائی کرے، غمگینوں کی غمگساری کرے، بُھوکوں کو کھانا کھلائے، بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ احادیثِ مُبارکہ میں ایسے شخص کیلئے مغفرت اور جنّت کی بشارت اور جہنّم سے نجات کی خوشخبری بیان کی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:!

1. مغفرت کے اَسباب میں سے ایک سبب بُھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ﴾ (پ۳۰، البلد:۱۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

(مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، باب اطعام المسلم السغبان...الخ، ۳/ ۳۷۲۔ حدیث:۳۹۹۰)

2. جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ

اس کے لئے ہے جو مُحتاجوں کو کھانا کھلائے۔(مسند احمد، ۸/۴۴۹حدیث:۲۲۹۶۸)

3. جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیر اب ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلانے والے کو جہنم سے سات(7) خند قوں کی مسافت دُور کر دے گا، ہر دو(2) خند قوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی اِطعام الطعام وسقی الماء، ۳/۲۱۷، حدیث:۳۳۶۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب فرمائے، محتاجوں، پریشان حالوں کی مدد کرنے کی سَعادت نَصیب فرمائے، خالص رضائے الٰہی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مختصر سی زندگی میں جس قدر ممکن ہو مسلمانوں کے مُشکل حالات میں ان کا ساتھ دیجئے اور مُحتاجوں کی حاجت پُوری کیجئے، نیکیوں میں زندگی بسر کیجئے اور گناہوں سے کنارہ کَشی کیجئے۔ اس فانی دُنیا کی عارضی رونقوں، مسرتوں، اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت سے غافل ہو جانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مَقصدِ عظیم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گُناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی عبادت ورِیاضت کرنے کے باوجود کس قدر خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے! سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زار وقطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے، "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا اُٹھانا۔" لوگوں کو یہ عجیب وغریب دُعا سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے اِسْتِفْسار کیا، "اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرمارہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟" اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا، "میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اُٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔" وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا، "اے شیخ! آپ کون ہیں؟" اس نے جواب دیا، "میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔"

(خوفِ خدا، ص۱۱۹، گلستانِ سعدی، ص۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُضُور غوثِ اعظم دستگیر (دَست۔گِیر) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور مُقرَّب ولی ہونے کے باوُجُود، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے کس قدر ڈرتے تھے، جب ولیوں کے سردار کا یہ حال ہے تو ذرا غور فرمایئے کہ ہم گنہگاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کتنا ڈرنا چاہیے کہ ہمارے تو دن رات گُناہوں اور رَبِّ تعالٰی کی نافرمانی میں بسر ہوتے ہیں، یاد رکھئے! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے

دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبتلا ہو جائے۔(ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج۴) اب ذرا ہم اپنے حال پر غور کریں کہ کیا خوفِ خدا کے وقت ہماری بھی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ کیا اس کی ناراضی سے ہمیں بھی ڈر لگتا ہے؟ کیا اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر ہمارا دل بھی گھبراہٹ میں مُبتلا ہوتا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جیسا ڈرنا چاہیے اس طرح نہیں ڈرتے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف دل میں بیدار کرنے کیلئے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث:۸۰۲)

2. جب مومن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث:۸۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا حقیقی خوف نصیب فرمائے اور اپنی رضا والے کام کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تیرے ڈر سے سَدا تھَر تھَراؤں　　خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "کیسٹ / VCD اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جَلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنا بھی دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے، پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے، ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"کیسٹ/Vcd اجتماع"** بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنَّتوں بھرا بیان سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ "صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟" فرمایا "ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ج۵، ص۳۰۴، رقم ۳۵۲۱)
2. جو شخص علم طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے گُزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔" (تِرمِذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۵، حدیث: ۲۶۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ Vcd اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب

برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب Vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے V.C.D. اجتماع کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس v.c.d. اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتأثر ہوا اور جب رمضان شریف کی 27 ویں شب کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت اِنْ شَاءَ اللہ
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تَربِیَت گاہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اس ماحول سے وابستہ ہو کر کس طرح بگڑے لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 103 شُعْبوں میں مدنی کام کر رہی ہے، ان میں سے ایک شُعْبہ **"مدنی تربیّت گاہ"** بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسُول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصْبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنَّتوں کی تربیت پا کر اپنے علاقوں میں جا کر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پھُول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں، اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت (یعنی ایک ساتھ) زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کر پاتے، اِن پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہو کر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی شان اور ان کا مقام و مرتبہ یقیناً بہت بُلند و بالا ہوتا ہے، یہ حضرات دُنیوی آرائش و زیبائش سے مُنہ موڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کا ظاہر و باطن ہمیشہ عبادت و ریاضت کے نور سے پُر نور رہتا ہے، گنہگار لوگ گناہوں کے مواقع ملنے

پر خوش ہوتے ہیں مگر ان نیک ہستیوں کو عبادت وریاضت سے خوشی حاصل ہوتی ہے، ان کی راتیں اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے، اَشک بہاتے اور اسی کو راضی کرتے ہوئے بسر ہوتی ہیں۔ آیئے! سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رات کے اَوقات میں کی جانے والی عبادات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ مزید بیدار ہو، چُنانچہ

حضرت شیخ اَبُوعبدُ اللہ محمد بن اِبی الْفَتح ھرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغَر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز ونیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بھجۃ الاسرار ص ۱۶۵، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱-۱۴۲، ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک عبادت وریاضت کے کیسے شیدائی تھے، کیسا جذبہ تھا کہ آپ کی راتیں ہم غافلوں کی طرح سونے میں نہیں گزرتی تھیں بلکہ ساری رات نفل عبادت، ذِکر واذکار کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور سجدوں کی حلاوت پانے میں بسر ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا، حتّٰی کی نمازِ فجر کے وقت ہی اپنے درِ دولت سے باہر تشریف لاتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جذبۂ عبادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کی ذاتِ مُبارَکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 64 کی عملی تصویر تھی،

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا۝ (پ۱۹، الفرقان: ۶۴)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے ربّ کے لئے سجدے اور قیام میں۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آیئے! ہم بھی اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ ہم غوثِ پاک سے مَحبَّت کے دعوے تو کرتے ہیں، مگر افسوس! آپ کے کردار اور تعلیمات کے مُطابق نیک اعمال نہیں کرتے، عبادات کی بجاآوری کے معاملے میں بھی ہم انتہائی سستی و کاہلی کا شکار ہیں، نفل عبادات بجالانا اور شب بیداری کرنا تو بہت دور کی بات ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ فرائض کی ادائیگی کے معاملے میں بھی غفلت کے مُرتکب ہو رہے ہوں، گویا ہم نے عملی طور پر غوثِ پاک کی تعلیمات کو بالکل ہی فراموش کر رکھا ہے اور ہماری زندگی بے مقصد طریقے سے گزر رہی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں کہ جنہوں نے اُمّت کی ڈگمگاتی کشتی کو پار لگانے، اس پُر فتن دَور میں مسلمانوں کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سچا پکا غلام بنانے، ان کے سینوں میں عبادت کا جذبہ بڑھانے اور انہیں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات اپنانے کا مدنی ذہن دینے کے لئے سوال وجواب پر مشتمل "**مدنی انعامات**" عطا فرمائے، اِن مدنی انعامات میں اُن معمولات کو بھی اپنانے کا ذہن دیا گیا ہے کہ جو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت و ریاضت کا حصہ تھے، آیئے! چند ایک ایسے مدنی انعامات کے بارے میں سُنتے ہیں: مثلاً **مدنی انعام** نمبر 2 میں "**نمازوں کی ادائیگی**"، مدنی انعام نمبر 5 میں "**اوراد و وظائف**"، مدنی انعام نمبر 19 میں "**نمازِ تہجد**"، مدنی انعام نمبر 20 میں "**تلاوتِ قرآن**"، مدنی انعام نمبر 44 میں "**نماز و دعا کے دوران خشوع و خضوع**" پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ الغرض مدنی انعامات عبادت و ریاضت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے ایک بہترین اور لاجواب نسخہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذوق و شوق نصیب فرمائے اور روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہر مدنی ماہ کی یکم تاریخ ،اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

کتاب ”غوثِ پاک کے حالات“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات، واقعات اور کرامات کو مَزید تفصیل سے جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **”غوثِ پاک کے حالات“** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے،اس کتاب میں شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حالات، بچپن کے واقعات، علم و تقوٰی کے واقعات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں تحریر کردہ منقبتیں اور اولیائے کرام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اظہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایَت عُمدہ انداز و ترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کردار کے حوالے سے بیان سننے کی سعادت حاصل کی کہ

❖ ہمارے غوثِ اعظم صرف عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھانا کھاتے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اپنی ضرورت کی چیزیں ایثار کرنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک مالِ دنیا اور دنیاداروں سے بے رغبت رہنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک مصائب و مشکلات میں صبر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک غریبوں، فقیروں، مسکینوں اور مُحتاجوں کی مدد کرنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک خوب ذوق وشوق کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت قرآنِ کریم کی تلاوت اور سجدوں کی حلاوت پانے والے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جِس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

اُلعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ✹ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ۱ ص ۲۶۸) ✹ جو باوجودِ قُدْرَت زیب وزِینَت کا لِباس پَہَننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✹ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرْض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبد الْحَقّ الدِّھلَوی ص ۳۶) ✹ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ۴۳) ✹ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدِینہ کی مَطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بَھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پھُول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اولیاء

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حقّی اپنی مشہور تفسیر "**رُوح البیان**" میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھتے ہیں، اِسے نہایت توجہ سے سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ: حضرت سیّدُنا امام ابُو الحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بار مسجدِ اقصیٰ میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر ایک تخت بچھایا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اِزْدِحام (یعنی مجمع) ہونا شروع ہوا، میں نے دریافت کِیا کہ یہ کیسا اجتماع ہے؟ معلوم ہوا کہ تمام رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیدِ عالم نورِ مجسم صَلَّی

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے ہیں، میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی ، محمدِ مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا جلوہ افروز ہیں اور دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح اور حضرت موسیٰ (اور ان کے علاوہ دوسرے انبیائے کرام) عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب زمین پر تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مُقَدَّس حضرات کی گفتگو سننے لگا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں (یعنی دِین کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے اعتبار سے، لہٰذا دِین کی جتنی خدمت علماء اسلام نے کی، اتنی خدمت کسی اور دِین کے عالموں نے اپنے دِین کی نہ کی۔) تو آپ اُن میں سے کوئی ایک عالِم دکھائیں تو حضورِ اکرم، نبیِ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا: حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ایک سوال کیا، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے دس (10) جواب دیئے۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ جواب سوال کے موافق ہونا چاہئے، ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا، آپ نے دس (10) جواب کیوں دیئے؟ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا: یا نبیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝۱۷﴾ (پارہ:۱۶، طٰہٰ:۱۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میرا عصا (یعنی لاٹھی) ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیلئے پتّے جھاڑتا ہوں اور اسکے علاوہ میرے اور بھی کام اس سے سر انجام ہوتے ہیں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس سوال کا ایک جواب تھا کہ یہ میری لکڑی ہے، مگر بات یہ ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام

ہونے کا شرف حاصل ہوا تو محبت و شوق کے غلبے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کلام کو طویل کر دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو سکے اور اِس وقت خُوش قسمتی سے مجھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا تو میں نے بھی شوق و محبت ہی کی وجہ سے اپنی گفتگو کو طویل کر دیا۔

حضرت امام ابُوالحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ منظر دیکھ کر کہ حضورِ انور، شاہِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام انبیاء اور رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللہ، جنابِ عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے جلیل القدر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے زمین پر جلوہ افروز ہیں، کتنی بڑی عظمت اور جلالتِ محمدی کا مُظاہرہ ہے، میں اسی سوچ و بچار میں تھا اور اپنے دل میں بحالتِ خواب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدر و منزلت پر تعجب کر رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس سے میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے دیکھا تو وہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجدِ اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: (شہِ انبیاء، سرورِ ہر دوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے پر) کیا تعجب کرتا ہے؟ یہ سب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے نُور سے تو پیدا ہوئے ہیں۔

یہ سُن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا میں نے مسجدِ اقصیٰ کے اس منتظم کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔[1]

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

---

1 . . . روح البیان، ج۵، ص۳۷۴ بتغیر قلیل، کوثرُ الخیرات، ص۳۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و شوکت کا پتا چلا، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے اولیائے کرام اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان و شوکت اور مقام و مرتبے کا بھی پتا چلتا ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی کہ کوئی ایسا عالِم دِکھائیں، جو انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہو تو نبیِ داور، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا، اس سے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر گز ہر گز کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی ولی مقام و مرتبے میں کسی نبی سے زیادہ یا اس کے برابر ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی غیرِ نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔[1] یہ بھی یاد رکھئے! کہ ہر ولی، عالِم ضرور ہوتا ہے کیونکہ ولی کے لئے عالِم ہونا شرط ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: ولایت ایک قُربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے، ولایت بے علم کو نہیں ملتی، (صرف عالِم ہی کو ملتی ہے) خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر عُلوم منکشف (یعنی ظاہر) کر دیے ہوں۔[2] اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شریعت و طریقت ہر گز

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ ۲۹/۲۲۸

2 . . . بہار شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۴ ملتقطاً

ہر گز الگ الگ راہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ولی ہو اور عالِم نہ ہو۔[1]

کرم ہو واسطہ کُل اولیاء کا
مِرا اِیماں پہ مولیٰ خاتمہ ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، اور اپنے لطف و کرم سے اپنے اِن بندوں کو پسند فرما کر خاص بنایا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن سے زمانے کی زیب وزِینت قائم ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبو دار بنا رکھا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کے دل ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں۔ آج ہم اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مقام و مرتبے، ان کی شان و عظمت اور ان کی کچھ صفات کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِن دوستوں اور مُقَرَّب بندوں کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے والے بن جائیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم کے پارہ 9 سورۂ اَنفال کی آیت نمبر 34 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کے نیک اور پرہیز گار ہونے کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ:۹، انفال:۳۴) ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ کوئی کافر یا فاسِق، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہو سکتا، ولایتِ الٰہی ایمان اور تقوے سے ملتی

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۳۰، مفہوماً

ہے۔[1]

اسی طرح پارہ 11 سورۂ یُونُس کی آیت نمبر 62 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کی شان کو بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ (پ:۱۱، یونس:۶۲-۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں اُنہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے مراد وہ نیک لوگ ہیں، جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد آئے۔[2] جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاءُ اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آئے۔[3]

صدرُ الاُفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت ولیوں کی صِفّات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/ ۵۴۳ بتغیر قلیل

2... خازن پ ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۲، ۲۲/ ۳۲۲

3... کنز العمال، قسم الاقوال کتاب الاذکار، باب فی الذکر و فضیلتہ، الجزء الاول، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۷۷۹

اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نورِ جلال کی معرفت میں مُستَغْرَق (یعنی ڈُوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔[1]

عاشقِ اولیاء و عاشقِ غوث و رضا، بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**وسائلِ بخشش**" میں لکھتے ہیں۔

مجھ کو اللہ سے محبت ہے یہ اُسی کی عطا و رحمت ہے
جس کو سرکار سے محبت ہے اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اصحاب سے محبت ہے اور سب اولیاء سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص684)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیاتِ مُبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں جہاں ولیوں کی اُونچی شان اور اُن کی صفات معلوم ہوئیں، وہیں اُن کی یہ خُصُوصی صفت بھی پتا چلی کہ اولیاءُ اللہ اِیمان والے اور مُتّقی و پرہیز گار ہوتے ہیں، یہ اللہ والے کبھی بھی شریعت سے نہیں ٹکراتے اور نہ ہی شریعت کی

---

1 . . . خزائن العرفان، پ:۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۶۲

مخالفت کرتے ہیں ، یہ نفُوسِ قُدسیہ توہر وقت اللہ تعالیٰ کی اِطاعت و فرمانبرداری اور عِبادت میں مصروف رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہوتا ہے ، انہیں اپنی معرفت اور پہچان عطا فرماتا ہے اور انہیں اپنے رازوں سے آشنا فرمادیتا ہے۔ یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں، جنہیں دُنیا اولیاءُ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جب ان میں سے کسی ولی کا نام زبان پر آتا ہے، تو منہ سے بے ساختہ ”رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ“ کے الفاظ میں اُن کیلئے دُعائے رحمت نکل جاتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے کہ فُلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے، مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے، تب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں، فُلاں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے، یہی بات عرش اُٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں، حتّٰی کہ ساتویں آسمان والے بھی یہ کہنے لگتے ہیں، پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **”مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے“** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے، س طرح کہ میں اس سے راضی ہوگیا۔ خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رَبّ تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونین (یعنی دوجہاں) بندے کے ہوگئے، رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ﴾[2] (یعنی اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی) پھر بندے پر وہ وقت

---

1 . . . مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب سعۃ رحمۃ اللہ، ۲/۴۴۴، حدیث: ۲۳۷۹

2 . . . پ۳۰، البینۃ: ۸

آتا ہے کہ رَبّ تعالیٰ بندے کو راضی کرتا ہے (جیسا کہ) حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتا ہے: ﴿وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾﴾[1] اللہ تعالیٰ صدّیق کو اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائیں گے، غرضکہ آسمانوں میں اس (رضائے الٰہی طلب کرنے والے بندۂ مومن) کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ "رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ دعائیہ کلمہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دُعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فرشتے اپنا قُربِ الٰہی بڑھانے کیلیے یہ دُعائیں دیتے ہیں، (پھر یہ رحمت اُس بندۂ مومن کیلئے زمین پر نازل ہوتی ہے) اس طرح کہ قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس کے لیے "رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" جیسے دُعائیہ کلمات نکلنے لگتے ہیں اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، دلوں کی قدرتی کشش بندۂ مومن کے محبوبِ خدا بن جانے کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے (بہت سے) بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں، مگر سب کو ان سے دلی محبت ہے۔[2]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بُلا کر ان سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان

---

1 ... پ۳۰، اللیل: ۲۱
2 ... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۸۹، بتغیر قلیل

والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔[1]

تمہارا فضل ہے جو میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اولیاء کی دِل سے اُلفت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص330)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شُھَدَاء، مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شُھَدَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یَارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہوگی اور نہ ہی مال کے لین دَین کا کوئی معاملہ، خدا کی قسم! ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نُور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہوگا۔[2]

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہوگی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں

---

1 ... مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، باب اذا احبّ اللّٰہ عبداً حبّبہ الی عبادہ، ص۱۴۱۷، الحدیث: ۱۵۷

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللّٰہ... الخ، ۲/۲۱۹، حدیث: ۵۰۱۲

گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نُور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء ہیں جن پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، نہ ہی کچھ غم۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کو کیسی شان وعظمت عطا فرمائی ہے کہ کل بروزِ قیامت جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا لوگ پریشان ہونگے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا اور شانِ اولیاء تو دیکھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نور کے منبر بچھا کر اپنے ولیوں کو اُن پر بٹھائے گا اور یہ حقیقت ہے کہ جو بندہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ نیک کاموں میں گزارتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دنیا میں بھی عزّتوں کے تاج پہناتا ہے اور کل بروزِ قیامت بھی اس کو عزّت و وقار کی مَسند پر بٹھائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے نیک کاموں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے محبت فرماتا ہے اور انہیں اپنا قُربِ خاص عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحْکام کی بجاآوری سے زیادہ مَحبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے، میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے

---

1 . . . مسند امام احمد، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے، کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنا فِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین (3) مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینہ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب نصیب ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے وہ مِیلوں کے فاصلوں کو بھی ملاحظہ فرمارہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعًا

---

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

2 . . . مرآۃ المناجیح ۳/۳۰۸ تا ۳۰۹ ملتقطاً

كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالٍ

یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو۔ (1) مزید ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عزّت کی قسم! کہ تمام سعید و شقی (یعنی سعادت مند اور بدبخت) مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوحِ محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوحِ محفوظ میرے پیشِ نظر ہے۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "**اَخبارُ الاخیار**" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ ارشادِ معظَّم نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں، کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔ (3) نیز حضرتِ مولانا رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **مثنوی شریف** میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَز چہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے) (4)

---

1 . . . صحیفہ غوثیہ، ص۱۸۷

2 . . . **بهجة الاسرار، ذكر كلمات اخبر بها عن نفسه . . . الخ، ص ۵۰**

3 . . . اخبار الاخیار، ص ۱۵

4 . . . مثنوی، دفترِ چہارم، ۲/۱۸۱

ہمارا ظاہر و باطن ہے اُن کے آگے آئینہ کسی شے سے نہیں عالَم میں پردہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص ۵۴

اسی طرح حیرت انگیز اور خداداد قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے مُتَعَلِّق امیرُالمومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی نہایت ایمان افروز واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سپہ سالار بنا کر نہاوَنْد کی سرزمین میں روانہ فرمادیا۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ معرِکے میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک بلند آواز سے ارشاد فرمایا: یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سرزمینِ نہاوند میں معرکے میں مصروف ہیں اور مدینۂ منوّرہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیرُ المومنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے لگی، اتنے میں اچانک ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چِلّا چِلّا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔

حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، یہ تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے سپاہیوں کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد کفار سے مقابلہ ہوا تو کفار شِکَست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے فتحِ مبین کا پرچم لہرادیا۔[1]

---

1 . . . حجۃ اللہ علی العلمین، ص ۶۱۲، تاریخ الخلفاء، ص ۹۹ تا ۱۰۱، ملخصاً

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے　　کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز واقعے سے معلوم ہوا کہ بِلاشُبہ حضرت سَیِّدُنا امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صاحبِ کرامت ہیں، کیونکہ مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر آواز کو پہنچا دینا، یہ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامت ہے، امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ طیبہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر نہاوند کے میدان اور اس کے احوال و کیفیات کو دیکھ لیا اور پھر مسلمانوں کی مشکلات کا حل بھی منبر پر کھڑے کھڑے سپہ سالار کو بتا دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے دیکھنے سُننے کی قوّت کو عام انسانوں کے کان، آنکھ اور ان کی قُوّتوں پر ہر گز ہر گز قیاس نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب بندوں کے کان اور آنکھ کو عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثل اور بے مثال ہے اور ان سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام انجام پاتے ہیں، جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا اور کیوں نہ ہو کہ جو لوگ اپنی زندگی رِضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کاموں میں اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کے لئے ایسے ایسے اسباب مہیّا فرماتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

یہ یاد رکھیے! کہ ہمارے پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سب صحابہ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن، اِس اُمّت کے افضل و اعلیٰ اولیاء ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ اور تصرفات و اختیارات کو کس قدر شاندار انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر یاد رکھئے! جہاں حقیقی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام، قرآن و سُنّت اور اپنے روحانی فیوض و برکات سے اپنے مریدین و طالبین اور دِیگر اُمّتِ مسلمہ کی مذہبی و اخلاقی اور ظاہری و باطنی تربیت فرمانے میں مصروفِ عمل ہیں، وہیں بدقسمتی سے آج کل بعض نام نہاد جعلی پیر فقیر بھی ولایت کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہوئے ان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور انہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں، ایسے لوگ کسی دُوسرے مسلمان کی اصلاح تو کیا کریں گے خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب ان سے شرعی احکامات کی پاسداری کی بات کی جائے تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح حیلے بہانوں سے اپنے کالے کرتُوتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں: **"ہم شریعت کے پابند نہیں بلکہ شریعت ہماری پابند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تم شریعت پر چلو، ہمارا طریقت کا راستہ اس سے الگ ہے۔ تم ظاہری احکام پر عمل کرتے ہو جبکہ ہم باطنی علوم پر عمل پیرا ہیں اور بعض یہ حیلہ سازی کرتے ہیں: میاں! ہم تو مدینے میں نماز پڑھتے ہیں، میاں! نماز تو روحانیت کا نام ہے جو دِل میں ہوتی ہے، ہمارے دل نمازی ہیں وغیرہ وغیرہ"**۔ یاد رکھئے! ایسے سیاہ باطن لوگوں کا اور ان کی بے بُنیاد باتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا ولایت جیسی عظیم نعمتِ الٰہی سے دُور کا بھی کوئی واسطہ ہے، ایسے لوگ ہرگز ہرگز ولی نہیں ہوسکتے، ایسوں سے اپنا ایمان و عقیدہ محفوظ رکھنا ضروری ہے، جو حقیقی ولیُّ اللّٰہ ہوتا ہے، وہ

شریعت کا پابند ہوتا ہے کیونکہ **طریقت، شریعت سے جُدا نہیں**۔ چنانچہ،

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اقدس، سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال ہیں اور طریقت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے افعال اور حقیقت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احوال اور معرفت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُلومِ بے مثال۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شریعت و طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے ساری زندگی نہ صرف لوگوں کو شریعت کے احکام پر عمل کی ترغیب دی بلکہ خود بھی شرعی احکامات پر مضبوطی سے عمل کرتے رہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی محبت میں مستغرق (یعنی اُس کی محبت میں ڈوبے) رہتے اور اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" کا تعارف

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 5 جلدوں پر مشتمل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مطالعہ بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی زندگیوں کے نمایاں واقعات، کرامات ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور ان کے عُمدہ اوصاف کو بہت جامع اور خوبصورت

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۶۰

انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے، بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔ آیئے اسی کتاب سے اولیائے کرام کی کچھ مزید صفات سُنتے ہیں چنانچہ

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اوصاف

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت کو ترک کر کے طاعت و عبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر و منزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھر آپ نے اُن اللہ والوں کی شان میں دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ ہے:

(۱) قرآن نے اپنے وعدے اور وعید کے ساتھ (اُنہیں) ہر بُرائی سے روک دیا۔ رات کو (اُن کی) آنکھوں کی نیند غائب ہو گئی۔ (۲) اُنہوں نے کریم بادشاہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے اُن کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآنِ پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہو گئے۔ سِینوں سے لگایا تو وہ کُشادہ ہو گئے۔ اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں نے قرآنِ پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کر

لیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اِسے اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا، لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ لوگ غمگین رہا کرتے ہیں، لوگ سو رہے ہوتے ہیں، لیکن یہ بیدار رہتے ہیں، لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں، لوگ (قبر و حشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر و حشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے، گھبرائے رہتے اور نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اُسے جلد ہی ادا کر لیتے اور ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیمُ الشّان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں۔ یہ قرآنِ حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔ یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منوّر اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآنِ کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے، اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے، چنانچہ یہ لوگ قرآنِ پاک کے ذریعے اپنی خواہشات سے اور خوبصورت حُوروں کو پاکر ہلاکتوں اور بُرے انجام سے محفوظ ہو گئے، کیونکہ انہوں نے دُنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے دیکھ کر چھوڑ دیا اور آخرت کے ثواب کی طرف رضامندی والی آنکھوں سے دیکھا اور فنا ہونے والی (دنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔ انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی کہ دونوں جہان میں نفع پایا اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔ کامل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دن (عبادت کی مشقت پر دُنیا میں) صبر کر کے اپنی (اپنی اُخروی) منزلوں تک پہنچ گئے۔ عذاب والے دن کے خوف سے کم مال و زَر پر ہی قناعت کر کے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی، اپنی زندگی کھیل کُود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقّتیں

اُٹھائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کر دی اور مشقّت نے ان کی رنگت بدل ڈالی، انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور کھیل کُود سے دور رہے، ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتی اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمّت کے ستون ہیں، (ساری رات مصروفِ عبادت رہنے کی وجہ سے) بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کر لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت و خواہش نہ چھوڑی، لہٰذا تم دیکھو گے کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی ریشمی (یعنی عمدہ قسم کے) لباس کی تمنا کرتے ہیں، نہ تو عمدہ سواریوں کے خواہش مند ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے جسموں کو حرام کاموں کے ارتکاب سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے، مصیبتوں پر صبر کیا، اُمیدوں کا گلا گھُونٹا، موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، مُنکَر نَکِیر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال و جواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔ (1)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۳)

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۱/۱/۶۰ تا ۶۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے یہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول و مُقرَّب ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے کس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے، نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے نفرت کِیا کرتے تھے، ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی بے دریغ پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہوچکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا کہ جنجھوڑ کر بیدار کر رہی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کَیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولِیات کی حد سے زیادہ جِدّوجَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی

مسلمان کا بُغض و کِینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، بخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ **اے کاش!** ہم اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے سچی محبت کرنے والے اور ان مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں، پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر ہو جائیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں، **اے کاش!** ہمارا پڑوسی بھی ہمارے کسی عمل سے تنگ نہ ہو، **اے کاش!** ہر طرف **مدنی انعامات** کی مدنی بہاریں ہوں، **اے کاش!** تمام عاشقانِ رسول **مدنی قافلوں** کے مسافر بن کر علمِ دِین سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی سعادت حاصل کریں، **اے کاش!** **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر اس معاشرے کو مدنی معاشرہ بنانے کے لیے ہر عاشقِ رسول کمربستہ ہو جائے۔ **اے کاش!** ہم گناہوں کے قریب بھی نہ جائیں، ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہر گز ہر گز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہماری بِگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
مِلے گناہوں کے امراض سے شِفاء یا ربّ
کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص76،77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مدنی حلقہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے دِین کی تبلیغ اور اس کی نشرواشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تمام عاشقانِ رسول کو بھی یہی مدنی سوچ دی جاتی ہے کہ وہ بھی اِنہی کے مِشن (Mission) پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یہ وہ پاکیزہ مدنی ماحول ہے، جس نے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام بعدِ فجر ”مدنی حلقہ“ بھی ہے جس میں روزانہ، 3 آیات کی تلاوت مع تَرجَمَۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نورُ العرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے کی بڑی برکتیں ہیں۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم سیکھا، سکھایا اور اس پر عمل کیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق، ۴۱/۳) لہٰذا ہمیں بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے، نیز

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مدنی بہار

خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ایک مَدَنی قافِلے کے شُرکاءِ اسلامی بھائیوں کے ساتھ مجھے عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹھّا کر کے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے۔ جب بَیان خَتم ہوا تو اُسی دکان کے ایک ملازم نَوجوان نے کہا، میں غیر مسلم ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کرلیجئے۔ اَلحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ وہ مُسلمان ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اولیائے کرام کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اولیائے کرام کھانے اور لباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں، مصائب و حادثات میں (اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ

حضور نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیتا ہے۔[1] اسی طرح حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے اور براء بن مالک (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی انہی میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا، پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیجئے! حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر ایک مرتبہ مقامِ ”سُوس“ کے پُل پر مسلمانوں کا کفّار سے آمنا سامنا ہوا تو کفّار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا، مسلمانوں نے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھایئے! انہوں نے عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفّار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مِلادے (یعنی شہادت عطا فرما)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دُعا بھی قبول ہوئی

---

1 . . . المستدرک، کتاب الرقاق، باب قلب الشیخ شاب . . . الخ، الحدیث: ۸۰۰۲، ج۵، ص۴۶۷

اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ شہید ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے کرام کے تَصَرُّفات

حضرت سیدنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفَہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اشارے سے سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم نے (صحابیِ رسول) حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے "دارین" کے مقام پر پہنچے، جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دعا مانگی: یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُكَ وَفِیْ سَبِیْلِكَ نُقَاتِلُ عَدُوَّكَ، اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْھِمْ سَبِیْلًا فَتَقْحَمَ بِنَا الْبَحَرَ۔ یعنی اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں۔ یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا، ہمیں سمندر کے اس پار لگا۔ حضرت سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کُود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زِین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔ (2)

---

1 . . . المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر شھادۃ البراء بن مالک، الحدیث: ۵۳۲۵، ج۴، ص ۳۴۰

2 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۵۱ تا ۵۲، ملتقطاً

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک حدیثِ پاک میں نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنہی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، اِنہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور اِنہی کی بدولت مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا: ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ "وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو زمین ان کے لئے فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دُور کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو کیسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ان کی دُعاؤں سے لوگوں کو زندگی عطا ہوتی ہے، ظالموں سے نجات ملتی ہے، فصلوں میں کثرت کی وجہ سے رِزق میں فراوانی ہوتی ہے، لوگوں کے غم دور ہوتے ہیں، مصائب و آلام سے چھٹکارا ملتا ہے اور اِنہی نیک ہستیوں کی برکت سے لوگ بارش جیسی نعمت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں حضور غوثِ اعظم دستگیر کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدَہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی کرامت

---

1 . . . تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، باب ان بالشام یکون الابدال الذین . . . الخ، ۱/۳۰۳

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی (یعنی بارش ہونا بند) ہو گئی، لوگوں نے نمازِ اِستِسقاء (یعنی وہ نماز جس میں بارش کے لیے دُعا کی جاتی ہے) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدَہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی، وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے رَبُّ العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تُو چھڑکاؤ فرما دے۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان شہر خوشحال ہو گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں، یاد رکھئے! صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کا طلبگار بن جاتا ہے اور اس کے برعکس اللہ نہ کرے بُری صحبت ہو تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا نیک لوگوں اور اولیائے کرام سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اولیائے کرام کا ادب و احترام نصیب ہو، کیونکہ جہاں ان سے محبت کے فضائل موجود ہیں، وہیں ان سے بغض رکھنے کی وعیدیں بھی موجود ہیں، بلکہ جب ایک عام مسلمان سے بِلاوجہِ شرعی دشمنی کرنا، بغض و کینہ رکھنا، حسد و بدگمانی کرنا اور اس کی توہین و اہانت کرنا جائز نہیں تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں یعنی اولیائے عظام سے ایسے

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۳

معاملات رکھنا کس قدر دنیا و آخرت کے خسارے کا سبب ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے دُشمنی کرنے والوں کے لئے انتہائی تشویشناک بات ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، اُسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔[1]

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی انعامات**" بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کیلئے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے "**مجلس مدنی انعامات**" کا قیام عمل میں آیا۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جَنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام

---

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

پالے۔ آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل مَدَنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اولیاء اللہ کی شان کے متعلق بیان سنا، جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو بڑی عظمت وشان سے نوازا ہے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں ❀ اولیاء کے صدقے بارش برستی ہے ❀ اولیاء کے صدقے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت ملتی ہے ❀ اولیاء کے صدقے گنہگاروں پہ بھی رحمت برستی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے ظالموں سے نجات ملتی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے ❀ اولیاء کی نظر لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے ❀ اولیاء کی ایک نگاہ سخت گنہگار کو بھی نیکوکار اور پتھر دل کو نرم دل بنادیتی ہے ❀ اولیاء کی صحبت تقویٰ کا سامان ہے ❀ اولیاء سے بغض رکھنے والے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء نیک اور پرہیز گار اور صاحبِ علم ہوتے ہیں ❀ جاہل شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہوتا ❀ شریعت اور طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ❀ اور نہ ہی اولیائے کرام شرعی احکام سے آزاد ہوتے ہیں بلکہ ❀ وہ نفوسِ قدسیہ تو عام مخلوق سے زیادہ نماز روزہ اور شریعت کے دیگر احکام کی پابندی کیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیائے کرام کا ادب نصیب فرمائے، ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی اپنے ولیوں کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو اولیائے کرام کی محبت سے آباد

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفوظ سَدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردَہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[2] مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[3] ❀ جو باوجودِ قُدْرَت زیب وزِینَت کا لِباس پہَننا

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴

3 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔[1] ❀ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[2] ❀ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[3] ❀ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...ابوداؤد، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

2...کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۳۶

3...کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۴۳

4...رَدُّالمُحتار، ۹/۵۷۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مُجھ پر جُمُعے کے دِن اور رات میں سو (100) مَرْتَبَہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتَّر (70) آخِرت کی اور تِیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اُس دُرودِ پاک کو میری قَبْر میں یُوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

---

1 . . . جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے درسی کتاب و عظیمُ الشّان تصنیف ”**نیکی کی دَعْوَت**“ صَفحہ نمبر 514 پر ایک اِیمان اَفروز واقعہ نَقْل فرمایا ہے، آیئے! ہم بھی وہ واقعہ سُنتے ہیں اور اُس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھُولوں سے اپنے دل کے مَدَنی گُلدَستے کو سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

سارا قَبِیلہ مُسلمان ہو گیا

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رَفاقت (ہمراہی) میں راہِ خُدا میں سَفَر پر روانہ ہوئے تو قَبِیلَۂ بَنِی ظَفَر کے باغ میں "مَرَق" نامی کُنوئیں پر جاکر بیٹھ گئے۔ اِن دونوں کے پاس قَبِیلَۂ بَنُو اَسْلَم کے لوگ جمع ہوگئے، اِن کے چوٹی کے (یعنی اعلیٰ دَرَجے کے) سَردار سَعْد بِن مُعاذ اور اُسَیْد بِن حُضَیر تھے جو ابھی دَامَنِ اِسلام سے وابَستَہ نہ ہوئے تھے۔ سَعد بِن مُعاذ حضرت سَیِّدُنا اَسعد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعْد بِن مُعاذ نے اُسَیْد بِن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ اُن دونوں مُبَلِّغِین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچِہ اُسَیْد بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور اُن کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زِندَگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نِہایَت) نَرمی اور مِٹھاس سے فرمایا: ذرا بیٹھ کر بات تو سُن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مَجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر پر میٹھے بول کا اَثَر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن کو اِسلام کے بارے میں مَدَنی پھول دیئے اور قُرآنِ کریم پڑھ کر سُنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دل میں مَدَنی انقِلاب بَرپا ہو گیا اور وہ مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گئے۔

مُسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعْد بن مُعاذ ہے، اگر اُس نے تُم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قَوم تُمہاری بات مان لے گی، میں اُسے اَبھی تُمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں سے سِیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اور اُن کو اُن دونوں مُبَلِّغِین کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ سَعْد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا۔

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) اِنہیں بھی نَرْمی اور مِٹھاس کے ساتھ نیکی کی دَعْوَت سُننے کیلئے آمادہ کر لیا اِس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِن پر بھی اِسلام کی خُوبیوں سے مالا مال مَدَنی پھُول پیش کئے اور سُوْرَۃُ الزُّخْرُف کی اِبتِدائی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ آیاتِ قُرآنیہ تاثیر کا تِیر بن کر اُن کے دل میں پیوَست ہو گئیں اور وہ بھی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے۔ اِسلام آوَری کے بعد حضرت سَیِّدُنا سَعْد بِن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قَوْم کی طرف لوٹے اور اُن سے فرمایا: تُم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے بیک زَبان ہو کر کہا: آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہمارے سَردار ہیں اور آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی رائے دُرُست اور دُوْر رَس (یعنی بُلند خَیال) ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا سَعْد بِن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بس پھر مُجھ پر تُمہارے مَردوں اور عَوْرَتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تُم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان نہیں لے آتے۔ رَاوِی فرماتے ہیں: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مَرْد و عَوْرت مُسلمان ہو چکے تھے۔ (البداية والنهاية، باب بدء اسلام الانصار، ۲/ ۵۲۷ تا ۵۲۹ ملخصاً)

سارا قَبِیْلَہ اِیماں لایا میٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شِدَّت سے

(نیکی کی دعوت، ص ۵۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس طرح اپنی جان ہتھیلی

پر رَکھ کر نیکی کی دَعْوَت دیا کرتے تھے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی دَرْس مِلا کہ شَخصیّات مثلاً مخیّر حضرات، بڑے بڑے تاجران، مِل مالکان(Mill Owners) ڈاکٹرز (Docters)، ٹیچرز (Teachers)، ایسی بڑی ذِمہ داریوں پر فائز لوگ جن کی بات کو اہمیّت دی جاتی ہے، خاندانوں، قبیلوں کے بڑے سرداروں، وڈیرے، مالدار، صاحبِ ثروت لوگ، مختلف اِداروں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ایسے بڑے افراد جن کی بات مانی جاتی ہے، ان پر اِنفِرادی کوشِش کے نتائج دُور رَس نکل سکتے ہیں جیسا کہ قَبِیلَۂ بَنُو اَسْلَم کے دو(2) سَرداروں پر جب اِنفِرادی کوشِش کی گئی تو اُنہوں نے **"نیکی کی دَعْوَت"** قَبول کر کے اِسلام کے دامَن سے وابَسْتَگی کے بعد اپنے سارے قَبیلے کو مُسلمان کر لیا۔ یہ یاد رہے! دُنیَوِی شَخصِیّات سے مُلاقات کر کے، اُن کا اِحْتِرام بَجالا کر، اُن میں سے بعض کی "بڑی بڑی باتیں اور کارنامے" خود اُنہی کی زَبانی سُن کر، واہ! واہ! کر کے اور ہاں میں ہاں مِلا کر لوٹ آنا، مُبَلِّغ کی مَنزِل نہیں، کامیاب مُبَلِّغ وہ ہے جو بڑی سے بڑی دُنیَوِی شَخْصِیَّت مَثَلاً وزیر، حُکومَتی اَفسَر، سَرمایَہ دار وغیرہ سے مَرعُوب نہ ہو، اُس کی طرف سے بِالْفَرْض اِدھر اُدھر کی یعنی دُنیا کی باتیں ہوں بھی تو اُس کے مُقابلے میں **نیکی کی دعوت** ہی دیتا رہے، خُدانَاخواستہ اگر کوئی شَخْصِیَّت "جُھوٹی ڈِینگیں" مارنے لگے تو ہَرگز اُس کی ہاں میں ہاں نہ مِلائے، ہو سکے تو اُس کی اِصْلاح کی کوشِش کرے، اگر یہ نہ بَن پڑے تو دِل میں بُرا جانتے ہوئے بات بدلنے کی کوشِش کرے، اُسے نَماز کی تَلْقِین کرے، سُنّتوں پر عَمَل کا ذِہن دے، اُسے یہ یَقِین دِلائے کہ عِزَّت و ذِلَّت دینے کا اِخْتِیار پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے، آپ اپنے مَنْصَب سے جائز فائدہ اُٹھا کر اِسلام کی خِدْمَت کیجئے، کیوں کہ عام لوگوں کی بَہُت ساری جِدّ و جُہْد سے جو کام ہو سکتا ہے، اُس کے مُقابلے میں آپ تھوڑی سی کوشِش سے دِین کا بَہُت زِیادہ کام کر سکتے ہیں، آپ اگر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شِرکت اور مَدَنی قافِلے میں سَفَر کیلئے تاریخ عِنایَت کریں

گے تو صِرف آپ کا نام سُن کر ہو سکتا ہے کئی اِسلامی بھائی اِجتِماع کی حاضِری اور مَدَنی قافِلے میں سَفَر پر آمادَہ ہو جائیں۔

مُبَلِّغ کو چاہئے کہ جب ایک بار کسی "شَخْصِیَّت" سے مِل لے تو کَم اَز کَم اُتنے عَرْصے تک اُس سے رابِطے میں رہے، جب تک اُسے مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کا عادی بنا کر دُوسروں کو مَدَنی قافِلے کا مُسَافِر بنانے والا نہ بنا دے۔ وہ خود بھی "**مسجد بھرو تحریک**" کا حصہ بن کر نیکیاں کرنے بلکہ دُوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے۔ وہ خود بھی مدنی انعامات کا عامل بنے، دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلانے والا بن جائے۔ ہر نئے اِسلامی بھائی سے بھی رابِطے کا یہی اَنداز ہونا چاہئے، عارِضی طور پر ہاتھ مِلا کر، صِرْف رَسْمی گفتگو کر لینے کو کافی نہ سمجھا جائے۔ خبر دار! کسی "شَخْصِیَّت" سے اپنے ذَاتی کام نہ نِکلوائے، نوکَری یا کاروبار یا قَرْض وغیرہ کی ترکیب نہ بنائے، بلکہ اِجتِماع کی حاضِری اور مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے اِنفِرادی کوشش کرے۔

میں نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مَچاؤں
بَدِی سے بَچُوں اور سب کو بَچاؤں

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بِگڑے ہُوئے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنا، یعنی نیکی کی دعوت دینا، کوئی نیا یا مَعْمُولی کام نہیں بلکہ یہ وہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ جسے اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت اچھے طریقے سے سَرْ اَنجام دیا، پھر جب نُبُوّت کا دروازہ بند ہوا تو مَدَنی آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانِثار صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو یہ

عظیم فَرِیْضَہ سونپا گیا، اُمَّت کی اِصلاح کے مَدَنی جَذبے سے سَرشار اِن حضرات نے جب لوگوں کو نیکی کی دَعْوَت دینے کا مَدَنی کام شُروع کیا تو پُھولوں کی پَتّیوں یا ہاروں کے ساتھ اِن کا اِسْتِقْبال نہیں کِیا گیا بلکہ اِس اِحْسان کے بَدْلے میں اُن پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، قَیْد و بَنْد کی اَذِیَّتیں دی گئیں، جِسْم کی کھالیں تک کھینچ لی گئیں، گَرْم ریت پر گھسیٹا گیا، تِیر و تَلوار اور نیزوں سے جِسموں کو چَھلنی کِیا گیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اُن حضرات نے اپنی جانوں کی بھی پَروانہ کی اور کئی ہستیوں نے تو جامِ شَہادت بھی نوش کیا اَلْغَرَض جس عَظِیْمُ الشَّان انداز میں اُن اللہ والوں نے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا فَرِیْضَہ سَرانجام دیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جبکہ آج حالات اِس کے بَرْعَکْس ہیں کہ آج تو لوگ مُبَلِّغِیْن کا نِہایَت اَدَب و اِحْتِرام بَجالاتے اور اِنہیں سَر آنکھوں پر بِٹھاتے ہیں، مگر اِس کے باوُجُود ہماری سُستی کا عالَم یہ ہے کہ ہمارے آس پاس بلکہ پڑوس میں مختلف بُرائیوں اور خُرَافات کا سِلْسِلہ زور و شور سے ہو رہا ہوتا ہے، نیکی کی دَعْوَت کے ہمیں بہت سے مَواقِع ملتے ہیں، لیکن افسوس! اُنہیں گناہوں میں مُبْتَلا دیکھ کر اُن کی اِصلاح پر قُدْرَت ہونے کے باوُجُود ہم سُستی یا شَرْم کے باعِث **"یَا شَیْخ اپنی اپنی دیکھ"** کے مِصْدَاق مَحْض اپنی اِصلاح میں مَشْغُول رہ کر اُن کی اِصلاح سے غافِل رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِصلاح کی قُدْرَت ہونے کے باوُجُود پڑوسیوں اور گُناہوں میں مُبْتَلا لوگوں کی اِصلاح سے مُنہ موڑنا سَراسَر نُقْصان کا باعث ہے چنانچِہ ایک دل ہِلا دینے والی رِوایت سُنیے اور نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کا ذہن بنایئے۔

کٹے ہوئے کانوں والا بہرہ

حضرت سیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَورات شریف میں لکھا ہُوا ہے کہ

جس کا پڑوسی گُناہوں میں مُبْتَلا ہو اور (باوُجُودِ قُدْرَت) وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اُس گُناہ میں شریک ہے۔ (الزھد لامام احمد، کتاب الزھد، ص۱۳۴، رقم:۵۲۷) حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شَخْص گُناہ کا مُرْتَکِب ہُوا اور پھر (باوُجُودِ قُدْرَت) وہ اُس گُناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قِیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بہرا ہو گا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الرابع... الخ، ومن اخلاقھم: امرھم بالمعروف... الخ، ص۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دیگر نیک کاموں کے ساتھ ساتھ اِصْلاحِ اُمَّت کے مَدَنی جذبے سے سَرشار اور اِس حوالے سے بَہُت چُست تھے، اِن کے دل ہمیشہ اُمَّت کی اِصْلاح کے لئے بے قرار رہا کرتے تھے، اُن کا اِصْلاحِ اُمّت کا انداز رِقَّت و سوز سے بھرپُور ہُوا کرتا تھا کہ اگر کوئی شخص اِن سے راہ چلتے بلکہ دورانِ سَفَر بھی نَصِیْحَت کا طالِب ہوتا تو یہ حضرات تاخِیر نہ فرماتے بلکہ اُسی وَقْت خَوْفِ خُدا کی گہرائیوں میں ڈُوب کر اور رو رو کر اُسے اِخْلاص سے بھرپور "**اِصْلاح کے مَدَنی پھُول**" عَطا فرماتے کہ جس سے نہ صِرْف خُود اِن کی اپنی حالت غیر ہو جاتی بلکہ سُننے والوں پر بھی ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی۔ آیئے! ایک رِقّت اَنگیز حِکایَت سُنتے ہیں اور اُس سے مَدَنی پھُول چُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا اِبْرَاہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اور اِمام اَبُو یُوسف فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُلکِ شام کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں ایک شخص لَپک کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے آیا اور سَلام کرنے کے بعد عَرْض کرنے لگا: اے اَبُو یُوسف! مجھے کچھ نَصِیْحَت فرمادیجئے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رو پڑے اور (نیکی کی دَعْوَت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شَب

وروز کا (جَلد جَلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گُھلنے، عُمر کے خَتم ہونے اور ہر دم مَوت کے قریب سے قریب تَر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اِس لئے میرے بھائی! آپ کو اُس وَقت تک ہر گز مُطْمَئِن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے جب تک کہ اپنے اچّھے خاتمے کا معلوم نہ ہو جائے نیز یہ پتا نہ چل جائے کہ جنّت میں جانا ہے یا کہ جہنَّم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خَبَر نہ ہو جائے کہ آپ کا پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے گُناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فَضْل ورَحمت کے سبب آپ سے راضی ہے اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولئے! آپ کا آغاز ایک "ناپاک قطرہ" ہے جبکہ انجام سڑا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آرہی تو عنقریب سمجھ میں آجائے گی جس وَقت آپ قَبْر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر نَدامت تو ہو گی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر اِمام اَبُو یُوسف فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَاَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

(ذم الھوی، الباب الخمسون فیہ وصایا... الخ، ص ۴۳۷ ملخصاً) (نیکی کی دعوت، ص ۶۲)

مجھے سچّی تَوْبَہ کی تَوْفِیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یااِلٰہی!
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا رَہُوں گا نہ تیری قَسَم یااِلٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایَت میں ہمارے لئے بَہُت سے مَدَنی پھول مَوْجُود ہیں مثلاً مُبَلِّغ کو چاہئے کہ جب اُسے اِنْفِرادی یا اِجْتِماعی صُورت میں مُسلمانوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنے کی سَعادَت نَصیب ہو تو خُود کو مُتَّقِی و پَرْہیز گار اور اِصْلاح سے بری ہر گز نہ سمجھے بلکہ جو کچھ کہہ رہا ہے سب

سے پہلے خُود کو اِس کا مخاطب بنائے کہ دَرْحقیقت یہ نَصِیحَت میں اپنے آپ کو کر رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرْگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فَیْضَان سے مالا مال تبلیغِ قُرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تَحریک دَعْوتِ اِسلامی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے ہر دَم کوشاں ہے۔ اِس تَحریک سے وابَستہ بعض مُبَلِّغِیْن اِس عظیم سُنّت پر عَمَل کرتے ہوئے اَشْکبار آنکھوں اور عاجِزی و اِنکِساری کے ساتھ نیکی کی دَعْوَت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشِش کا سامان کرتے ہیں۔ یقیناً اِن جیسے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن کی اِنْفِرادی و اِجْتِماعی کوششوں کا ہی تو صَدَقَہ ہے کہ آج مُعاشَرے میں سُنَّتوں کی مدنی بَہاریں عام ہیں، کَل تک جو کُفْر کی تاریکیوں میں بَھٹک رہے تھے، مُعاشَرے کے نَاسُور سمجھے جاتے تھے، وَالِدَین کے نافرمان تھے، فیشن کے شیدائی تھے، بَدعقیدہ، گُلوکار و فَنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گِرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دَھنسے ہوئے تھے، مگر جب اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اِسلامی نے خَوْفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوَت پیش کی تو اُن کے دل نَرْم پڑ گئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں کی دُھومیں مَچانے والے بن گئے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے		دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا		دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پہ ہے نَظرِ کرم سرکار کی		دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے		دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے		دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے		دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

اور شرابی آئے تائب ہو گئے سُنَّتوں کی ہر طرف آئی بہار	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے (وسائلِ بخشش، ص۷۰۱)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِس عظیم کارِ خَیر کے لئے خُود کو ذہنی طور پر تیّار کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُسلمانوں کی اِصلاح کا اَہَمّ فَرِیْضَہ سَر اَنجام دینا اور اُنہیں نیکی کی دَعْوَت دینا وہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ رَبِّ ذُوالجَلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں اِس اَہَمّ کام کو اَنجام دینے والوں کی تعریف بھی فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجدۃ کی آیت نمبر 33 میں ارشادِ رَبَّانی ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

(پ۲۴، حم السجدۃ:۳۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اُس سے زِیادہ کِس کی بات اچّھی جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مُسلمان ہوں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِس (نیکی کی طرف بُلانے) میں اَوّل نمبر (پر) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُراد ہیں۔ اِن کے صَدَقے سے اَوْلیا (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) اور عُلَمَا جو تبلیغ کریں بلکہ مُؤَذِّن، تکبیر کہنے والے اور ہر وہ مومِن جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَخلوق کو کسی نیکی کی طرف بُلائے (وہ بھی یہاں مُراد ہیں۔) مَعْلُوم ہوا کہ رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اُس کی بولی بڑی پیاری مَعْلُوم ہوتی ہے جو دَعْوَتِ خَیْر (یعنی نیکی کی دعوت) دے، اگرچہ اُس کی آواز موٹی اور باتیں مَعْمُولی ہوں۔ (تفسیر نور العرفان، ص۷۶۶)

جسے نیکی کی دَعْوَت دُوں اُسے دیدے ہِدایَت تُو
زَباں میں دے اَثَر کردے عطا زورِ قلم مَوْلیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سُنا کہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا فرمارہے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کو بڑی پیاری لگتی ہے، اے بیان کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیو! اے مدنی درس کی سعادت حاصل کرنے والے سعادت مندو، اے روزانہ کے 5 مدنی کاموں، ہفتہ وار 5 مدنی کاموں اور ماہانہ 2 مدنی کاموں کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے والے عاشقانِ رسول اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جُھوم جایئے کہ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کو نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی بہت پیاری لگتی ہے، کوئی طعنے دے، آوازیں کسے، باتیں بنائے، کچھ بھی کہے، ہمّت نہ ہاریں، بلکہ طائف میں پتھروں کی چوٹیں سہنے والے غمخوار آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد کریں، کُفّار کے ظلم و ستم کو سہنے والے لجپال، آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد کریں، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھنے کے باوجود، مخالفت اور طرح طرح کے اِلزامات کے باوجود نیکی کی دعوت دینے والے محبوبِ اعظم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد کریں۔

دلِ مغموم کا سب حال آقا تم پہ ظاہر ہے		شہا! ہُوں مرہمِ تسکیں کا سائل یارسول اللہ
غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سہارا ہوں		مری آسان ہو ہر ایک مشکل یارسول اللہ
تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسطہ میں چار یاروں کا		مرے ہوجائیں طے مشکل مراحل یارسول اللہ
جو تُو چاہے تو میرے غم کی بیڑی گر پڑے کٹ کر		نہیں تیرے لئے یہ کوئی مشکل یارسول اللہ

		(وسائلِ بخشش، ۳۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کرنے والے کی اِصلاح

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغداد شریف کے کسی عَلاقے سے گزر رہے تھے، اُنہوں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچّھے طریقے سے وُضو نہیں کر رہا تھا، تو پیار بھرے اَنداز میں اُس سے فرمایا: اے نَوجوان! وُضو ٹھیک سے کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرت میں آپ پر اِحسان فرمائے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ وہ نوجوان اُن بُزُرگ کی نیکی کی دَعْوَت دینے کے میٹھے میٹھے اَنداز سے بے حد مُتَأَثِّر ہُوا اور وُضو کے بعد اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر نَصِیْحَت کا طالِب ہُوا، اُنہوں نے (نیکی کی دَعْوَت دیتے ہوئے) تین (3) مَدَنی پھُول اِرْشاد فرمائے: (1) جان لیجئے! جس نے رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت پالی (یعنی اللہ تعالٰی کو پہچان لیا) وہ نَجات پا گیا، (2) جس نے اپنے دِین کے مُعامَلے میں خَوْف کیا (یعنی اللہ تعالٰی سے ڈرا) وہ تباہی سے بچ گیا، (3) جس نے دُنیا میں زُہد (یعنی بے رَغبتی کو) اِخْتِیار کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جب کَل (یعنی بروزِ قِیامت) اِس کا ثواب دیکھے گا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ (پھر فرمایا) کیا کچھ مَزید نہ بتاؤں؟ عَرْض کی: ضَرور اِرْشاد ہو۔ فرمایا: جس میں تین (3) خُوبیاں جمع ہو گئیں اُس کا اِیمان مُکَمَّل ہو گیا: (1) جو نیکی کا حُکم دے اور خُود بھی اُس پر عَمَل کرے، (2) جو بُرائی سے منع کرے اور خُود بھی اُس سے باز رہے اور (3) جو حُدُودِ الٰہی کی حِفاظَت کرے۔ (یعنی شَرعی اَحکامات بجا لائے اور شَرعی ممنوعات سے خود کو بچائے) پھر فرمایا: کِیا کُچھ اور بھی بتاؤں؟ عَرْض کی: کیوں نہیں، ضَرور اِرْشاد فرمایئے۔ فرمایا: دُنیا سے بے رغبت اور آخِرت کا شَوْق رکھنے والے ہو جایئے اور اپنے ہر کام میں

رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا مُعَامَلَہ(مُ،عَا،مَ،لَہ) کیجئے، نَجات پانے والوں کے ساتھ نَجات پاجائیں گے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ اُس نوجوان نے اُن بُزُرگ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مُتَعَلِّق معلومات کیں تو اُسے بتایا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔(اِحیاءُ العُلوم،۱/۴۵بِتَغَیُّر، نیکی کی دعوت ۳۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں شافِعِیّوں کے پیشوا حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بِن اِدْرِیس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنی مَحَبَّت وشَفْقَت کے ساتھ اِنفِرادی کوشِش فرمائی اور اچّھے طریقے سے وُضو نہ کرنے والے نَوجوان کے وُضو کی اِصلاح بھی کی اور اُسے نیکی کی دَعْوَت بھی دی۔ کاش! ہم بھی یِہی اَنداز اِختیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں، ہمیں بھی یہ تَوْفِیق نصیب ہو جائے کہ جب کسی کی وُضو میں غَلَطیاں اور نَماز میں کوتاہیاں دیکھیں، جُھوٹ، غِیبَت وچُغلی کے گناہوں میں کسی کو مُبْتَلا پائیں تو پیچھے سے اُس پر بے جا تنقید اور اُس کی بُرائی کر کے خُود غِیبَت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کی دَلدَل سے نکالنے کی کوشِش کریں، نِہایَت نَرْمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخِرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیَّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا ضَرور فائدہ ہو گا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ سمجھانے سے فائدہ پہنچنے کا خُود رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ اپنے سچّے کلام میں اِعلان فرمارہا ہے، چُنانچِہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 55 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۵۵

ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(پ۲۷، الذریت:۵۵)

آیئے! ہم سب بھی نیّت کرتے ہیں کہ کسی کو گُناہ میں مُبتَلا دیکھ کر اُس کو نَرمی سے سمجھانے کی کوشِش کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ دُوسرں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اِصلاح کی کوشِش کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنے اَہل و عِیال پر اِنفِرادی کوشِش کرکے گھر میں مَدَنی ماحول بنائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔

گھر میں مدنی ماحول میں بنانے کے لیے امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 19 **مدنی پھول** قبول فرمالیجئے، یہ مدنی پھول آپ کو 72 مدنی انعامات کے رِسالے کے صفحہ نمبر 28 سے مل جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی زِندَگیاں مُسلمانوں کی اِصلاح کی کوشِش کرتے ہوئے گُزاردیں، بعض نے اپنی پُراَثَر تحریروں کے ذَرِیعے، بعض نے تَقْرِیروں کے ذَرِیعے اور بعض نے دونوں طَریقوں سے مُسلمانوں کی اِصلاح کا مُقَدَّس کام سَرانجام دیا، اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ یہ حضرات گویا رُوحانی طَبِیب کی حَیْثِیَّت رکھتے ہیں اور اِن کی مَحافِل گویا شِفا خانے ہیں کہ جہاں نہ ٹوکن لینا پڑتا ہے، نہ لائن لگانی پڑتی ہے اور نہ ہی کوئی فِیس وغیرہ لی جاتی ہے بلکہ یہاں کا تو دَستُور ہی نِرالا ہے کہ کُفر کی تاریکی میں بَھٹکے اور فِسق و فُجُور میں مُبتَلا مَرِیض جب اُن کے رُوحانی شِفاخانوں میں آتے ہیں تو اِن اللہ والوں کی بارگاہ سے ہاتھوں ہاتھ اِنہیں قرآنی آیات، تَفاسیر، اَحادِیث، شُرُوحات، عِبرَت آموز وَاقِعات و حِکایات سے چُن چُن کر مَدَنی پُھول عَطا کئے جاتے ہیں، جن

سے مُتَأَثِّر ہو کر غیر مُسْلِموں کو اِیمان کی دَوْلَت جبکہ بے شُمار گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوْفِیق نَصیب ہو جاتی ہے۔

سَیِّدُنا اِمام اَوْزَاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رِقّت اَنگیز نیکی کی دَعْوَت

حضرت سیِّدُنا اِمام اَوْزَاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! (دُنیا میں مِلی ہُوئی) اِن نعمتوں کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہُوئی اُس آگ سے بھاگنے پر مَدَد حاصِل کرو جو دِلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک تم ایسے گھر (یعنی دُنیائے ناپائیدار) میں ہو، جس میں (عُمُر کے ذَرِیعے مِلی ہُوئی) قِیام کی طَوِیل (لَمبی) مُدَّت بھی قَلیل (یعنی تھوڑی) ہے اور اِس میں تمہیں مُقرَّرہ مُدَّت تک اُن گُزشتہ لوگوں کا جانَشین بنا کر بھیجا گیا ہے، جنہوں نے دُنیا کی خُوش نُمائی (یعنی خوبصورتی) اور اِس کی رَوْنَق و بَہار کا رُخ کِیا، اُن کی عُمریں تم سے طَوِیل (لَمبی) اور قَد تُم سے دَراز (لَمبے) تھے اور نِشانات عظیم تھے۔ اُنہوں نے پہاڑوں کو چِیر ڈالا، پتّھر کی چٹانیں کاٹیں، شہروں میں گُھومتے رہے، زِیادہ قُوَّت والے، اُن کے جِسْم سُتُون کی طرح تھے۔ اِس کے باوُجُود زمانے نے جلد ہی اُن کی مُدَّتوں کو لَپیٹ دیا، اُن کے نِشانات کو مِٹا دِیا۔ اُن کے گھروں کو نَیْسْت و نابُود کر دیا اور اُن کے ذِکْر کو بُھلا دیا۔ اب تُم نہ اُن کو دیکھتے ہو نہ اُن کی آواز سُنتے ہو۔ وہ جُھوٹی اُمّیدوں پر خُوش، غَفْلَت میں رات دِن بَسَر کرتے تھے۔ پھر تُم جانتے ہو کہ رات کے وَقْت اُن کے گھروں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اُترا تو صُبْح اُن میں سے اَکثر اپنے گھروں میں مُنہ کے بَل اَوندھے پڑے رِہ گئے اور جو بچ گئے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَذاب اور ہَلاکت میں مُبْتَلا ہونے والوں کے گِرے ہوئے گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اِس میں نِشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو دَرْد ناک عَذاب سے ڈرتے ہیں اور عِبْرت ہے اُن کے لئے جو دِل میں خَوْفِ خُدا رکھتے ہیں اور اب اُن کے بعد تُمہاری مُدَّت کَم

ہے اور دُنیا عارِضی ہے اور زمانہ ایسا آگیا ہے کہ نہ عَفْو ودَرْگُزَر رہا اور نہ ہی نَرْمی بلکہ بُرائی کی کیچڑ، باقی ماندَہ (یعنی بچا ہُوا) رَنج و غَم، عِبرَتناک ہولناکیاں، بَچی کُچی سَزاؤں کے اَثَرات، فِتنوں کے سیلاب، پے درپے زَلْزلوں اور بدترین جانشینوں کا دَوردَورہ ہے۔ اُن کی بُرائیوں کی وجہ سے خشکی و تَری میں خَرابی ظاہِر ہوئی۔ پس تُم اُن کی طرح نہ ہونا، جنہیں لَمبی اُمّیدوں اور لَمبی مُدّتوں نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خواہِشات کے ہو کر رہ گئے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں اُن لوگوں میں کردے جو اپنی نَذْر (یعنی مَنَّت) کی حِفاظت کرتے ہوئے اُسے پُورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھِکانے کو پہچان کر خُود کو تیّار رکھتے ہیں۔ (تاریخِ دِمشق، ۳۵/۲۰۸، رقم: ۳۹۰۷)

مَوْت ٹھہری آنے والی آئیگی جان ٹھہری جانے والی جائیگی
رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اِک دن خاک ڈالی جائے گی
قَبْر میں مَیِّت اُترَنی ہے ضَرور جیسی کَرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِنْفِرادی کوشش اور جذبۂ اِصلاحِ اُمَّت سے مُتَعَلِّق غافِلوں کو جھنْجھوڑنے والی ایک اور حِکایت سُنئے، چُنانچہ

عُتْبَہ کا عجیب واقِعہ

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 692 صَفْحات پر مُشْتَمِل کِتاب **"مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب"** صَفْحہ نمبر 67 پر ہے کہ عُتْبَۃُ الْغُلَام (تَوْبہ سے قَبْل) جس کی فِتْنہ اَنگیزی اور شَراب نوشی کی داستانیں مَشْہور تھیں، ایک دِن حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَجْلِس میں آیا،

اُس وَقْت حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن (بَصْری) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد آیت نمبر 16) کی تفسیر بَیان کر رہے تھے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا اِیمان والوں کو ابھی وہ وَقْت نہ آیا کہ اُن کے دل جُھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اِس آیت کی ایسی تَشْرِیح (یعنی تَفْسِیر بَیان) کی کہ لوگ رونے لگے، ایک جوان مَجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا! اے بندۂ مومِن! کیا مُجھ جیسا فاسِق و فَاجِر بھی اگر تَوْبہ کر لے تو اللہ تعالٰی قَبُول فرمائے گا؟ آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالٰی تیرے گُناہوں کو (بھی) مُعَاف کر دے گا، جب عُتْبَۃُ الْغُلَام نے یہ بات سُنی تو اُس کا چہرہ زَرْد (پِیلا) پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، جب اُسے ہوش آیا تو حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کے قریب آکر یہ شِعْر پڑھے (جِن کا تَرجَمہ کُچھ یُوں ہے): (1) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سَزا کیا ہے؟، (2) نافرمانوں کے لئے پُر شور جَھَنَّم ہے اور حَشْر کے دن اللہ تعالٰی کی سَخت ناراضی ہے، (3) اگر تُو نارِ جَھَنَّم پر راضی ہے تو بے شک گُناہ کرتا رہ، وَرْنہ گُناہوں سے رُک جا، (4) تُو نے اپنے گُناہوں کے بَدْلے اپنی جان کو رَہْن (یعنی گِروِی) رَکھ دیا ہے، اِس کو چُھڑانے کی کوشش کر۔

عُتْبَہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو کہنے لگا: اے شَیْخ! کیا مُجھ جیسے بَدْبَخت کی ربِّ رَحِیم (عَزَّوَجَلَّ) تَوْبہ قَبُول کر لے گا؟ آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے کہا: دَرْگُزَرْ کرنے والا رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) ظالِم بندے کی تَوْبہ قَبُول فرمالیتا ہے، اُس وَقْت عُتْبَہ نے سَر اُٹھا کر رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے تین (3) دُعائیں کیں: (1) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اگر تُو نے میرے گُناہوں کو مُعَاف اور میری تَوْبہ کو قَبُول کر لیا ہے تو ایسے

حافظے اور عَقْل سے میری عِزَّت اَفزائی فرما کہ میں قرآنِ کریم اور عُلُومِ دِین میں سے جو کُچھ بھی سُنوں، اُسے کبھی فَراموش نہ کروں، (2) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مُجھے ایسی آواز عِنَایَت فرما کہ میری قِرَأت کو سُن کر سَخْت سے سَخْت دِل بھی موم ہو جائے، (3) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مُجھے رِزْقِ حَلال عطا فرما اور ایسے طَریقے سے دے جس کا میں تَصَوُّر بھی نہ کر سَکُوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُتْبہ کی تینوں دُعائیں قبُول فرمالیں، اُس کا حافِظہ اور فَہْم و فِراسَت بڑھ گئی اور جب وہ قُرآن کی تِلاوت کرتا تو ہر سُننے والا گُناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور اُس کے گھر میں ہر روز ایک پِیالہ شوربے کا اور دو 2 روٹیاں (رِزْقِ حَلال سے) پہنچ جاتیں، کسی کو (بھی) مَعلُوم نہیں تھا کہ یہ کون رَکھ جاتا ہے اور عُتْبہ غُلام کی ساری زِنْدَگی ایسا ہی ہوتا رہا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۶۷ بتغیر قلیل)

زَبانِ وَلی میں وہ تاثِیر دیکھی
بَدَلتی ہَزاروں کی تَقْدِیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَندازِ تبلیغ بھی کتنا شاندار تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قَدَر مُؤثَّر اَنداز میں وَعظ و نَصِیحَت کے ذَرِیعے مَخلوقِ خُدا کی اِصلاح کا عظیم فَرِیضَہ سَر اَنجام دیا کرتے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نِگاہِ وِلایَت سے ایک گُناہگار شَخْص کے باطِن کو ایسا چَمکا دِیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بھی نہ صِرْف یہ کہ دَرَجۂ وِلایَت سے سَرْفَراز فرمایا بلکہ وِصَال سے قَبْل عالیشان اِنعام و اِکرام سے بھی نَوازا، بَیان کردہ وَاقِعے میں بِالْخُصُوص اُن مُبَلِّغِیْن کے لئے مَدَنی پھول مَوْجُود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بَیان تو کِیا مگر سُننے والوں پر اَثَر اَنداز

نہیں ہُوا، مَدَنی قافِلے میں سَفَر کے لئے کوئی تیّار نہیں ہُوا، کسی نے اُٹھ کر مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی نِیَّت کرکے نام تک نہیں لکھوایا، یہاں کے اِسلامی بھائی بَہُت سَخْت دِل ہیں، اِن کے دل پر بات اَثَر نہیں کرتی ہے وغیرہ۔ یاد رکھئے! اِس قِسم کی بات وہی کر سکتا ہے جو خُود کو قابِلِ اِصْلاح تَصَوُّر نہ کرتا ہو۔ اپنے آپ کو اِصْلاح شُدہ سمجھنا یقیناً نادانی ہے۔

شَیْخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دَعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **"لوگوں پر دَرْس وبَیان کا اَثَر نہ ہو تو اُن کو سَخْت دل سمجھنے یا کہنے کی بجائے اپنے اِخْلاص کی کمی تَصَوُّر کرکے اِسْتِغْفار کریں۔"** ہمارا کام فقط دوسرے اِسلامی بھائیوں تک اچّھے اَنداز میں اِنْفِرادی کوشِش کرکے نیکی کی دَعْوَت پہنچا دینا ہے، اُن کو عَمَل کی تَوْفِیق دینے والی ذات تو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ لہٰذا اپنی کوشِش کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر ہرگز دِل چھوٹا نہ کریں بلکہ اِسے اپنے اِخْلاص کی کمی تَصَوُّر کرتے ہوئے رِضائے اِلٰہی کے لئے اِنْفِرادی کوشِش کا سِلْسِلہ جاری رکھئے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہئے۔ اِس کے ساتھ ساتھ غَوْر کیجئے کہ مایُوسی کا شِکار ہو کر کہیں ہم شَیْطان کے وار کو کامیاب تو نہیں بَنا رہے؟ نیز کِیا کبھی دُنیوِی فَوائد کے حُصُول کیلئے کی جانے والی کوشِش کے ناکام ہونے پر ہم نے اُسے بھی مُکَمَّل طور پر تَرْک کیا؟ اگر جواب نَفی میں ہو تو خُود کو سنبھالئے اور مایُوسی سے دامَن چُھڑا کر اِنْفِرادی کوشِش کا سِلْسِلہ پھر سے شُروع کر دیجئے۔ اے کاش! ہم سب کا ایسا ہی مدنی ذِہْن بن جائے اور ہم عِشْقِ رَسُول میں ڈُوب کر خَوْفِ خُداوَندی سے لَرَزتے ہوئے ایسا بَیان کرنے والے بَن جائیں کہ بندگانِ خدا کی اِصلاح کے سلسلے ہوں، مسجدیں آباد ہو جائیں، زورِ گناہ ختم ہو جائے۔

یہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِخلاص ہی کی بَرَکت ہے کہ آپ کی زَبانِ مُبارَک سے نکلنے والے اَلفاظ تاثِیر کا تِیر بن کر دِل میں اُترتے چلے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں پچھلے گُناہوں پر نَدامَت مَحسوس ہوتی ہے اور تَوْبہ کی تَوْفِیق ملتی ہے، نَماز کی ادائیگی پر اِسْتِقَامت نصیب ہوتی ہے، دِل میں نیکیوں کا شَوْق بیدار ہوتا ہے اور مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کا ذِہْن بنتا ہے۔ دعوتِ اِسلامی کے آغاز سے قَبْل اور بعد میں بھی آپ پر کئی آزمائشیں آئیں، مگر آپ نے ہِمَّت نہ ہاری بلکہ صَبْر و اِسْتِقامَت کے ساتھ اب بھی ڈَٹے ہوئے ہیں اور تبلیغِ دِین کا اَہَمّ فَرِیْضَہ بہت اچھے انداز سے سَرانجام دے رہے ہیں۔

آیئے! اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات کا مُخْتَصَر تَعَارُف سُنتے ہیں، چُنانچِہ

اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبِلال محمد اِلیاس عطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُنْفَرِد اور تاریخی کام کا مُنہ بولتا ثُبُوت یہ ہے کہ جن شعبوں میں مدنی کام کرنے کی ضرورت محسوس فرمائی، آپ اُن شُعبوں کو قائم کرنے میں مَصروف ہو گئے اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام شُروع ہو چُکا ہے، مَثَلاً مَساجِد کی تعمیرات کیلئے "**خُدَّامُ الْمَساجِد**" حِفْظ و ناظِرَہ کے لئے "**مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ**" بالِغان کو تعلیمِ قُرآن سے مالامال کرنے کے لئے "**مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ بالِغان**" شَرعی رَہنمائی کے لئے "**دَارُ الاِفتا اَہلسُنّت**" عُلَما تیار کرنے کے لئے "**جامعۃُ المدینہ**" پیغامِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فَراہمی کے لئے "**مَجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**"، رُوحانی عِلاج کیلئے "**مَجلسِ مکتوبات و تَعویذاتِ عطّارِیَّہ**" اِسلامی بہنوں (Ladies) میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اُن کے "**ہفتہ وار اِجتماعات و دیگر مَدَنی کام**" مُسلمانوں کو باعمل بنانے کیلئے "**مَدَنی اِنعامات کا تُحْفَہ**" اور دُنیا بھر کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے دُنیا کے کئی مُمالِک

میں ہزاروں **"مَدَنی قافِلوں اور سینکڑوں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماعات"** کی ترکیب ہوتی ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ اولیاء و عاشقانِ غوثِ اعظم ہفتہ وار جمع ہوتے ہیں **"گُونگے بِہرے اور نابینا اِسلامی بھائیوں** کے لئے مَجالِس قائم ہیں، **"مَختَلِف سَطح کی مُشاوَرَتوں کا قِیام"** اور اِس طرح سُنّتوں کی خِدمت کے شُعبہ جات کو قائم فرمانے کے بعد سارا نِظام **"مَرکَزِی مَجلِسِ شُوریٰ"** کے سِپُرد کر دیا، بلکہ یہی نہیں، آپ کی دعوتِ اسلامی سے مَحبَّت میں اس عظیم فیصلے کی بہت ہی پیاری جھلک پچھلے سال **بڑی گیارہویں شریف** کی مبارک رات (یعنی 11 ربیع الاخر) میں دیکھی ہوگی، جس میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت مولانا الحاج ابو اُسید **عبید رضا عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی کو **اپنا جانشین مقرر فرمایا** اور ان کو بھی دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے ساتھ مل کر مدنی کام کو آگے سے آگے بڑھانے کی مدنی تربیت بھی فرمائی۔ وقتاً فوقتاً آپ مدنی کاموں کی کارکردگی ملاحظہ بھی فرماتے ہیں اور ضَرُورتاً اِصلاح کے بغدادی پھُولوں سے بھی نَوازتے ہیں۔ اِس کے عِلاوہ بَیانات و مَدَنی مُذاکروں اور تَحریری رَسائِل و کُتُب عطا فرما کر بھی اُمّتِ مُسلمہ کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی بَھرپُور سَعی (کوشش) فرماتے ہیں، آپ کی تَحریری کوششوں میں سے ایک بہترین کوشش آپ کی درسی کتاب **"نیکی کی دَعوَت"** بھی ہے کہ جس میں آپ نے نیکی کی دَعوَت کی ضَرُورت، نیکی کی دَعوَت کی فضیلت، نیکی کی دَعوت تَرک کر دینے کے نُقصانات پر مُشتَمِل بَہُت سے اَنمول مَدَنی پھُولوں کو بَیان فرمایا ہے، یہ کتاب "فیضانِ سُنّت" جلد 2 کا ایک باب ہے، اس کتاب سے **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) دینے کی تاکید ہے۔ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بَستے سے هَدِیَّةً طَلَب فرمائیے، اِسے خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کی تَرغِیب دِلائیے، دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

(Download) اور پرِنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بَیان کردَہ اِن چند دِینی خِدمات کے عِلاوہ آپ کی اپنی اِنْفِرادی عِبادات کو قائم رکھنا، جس میں فَرائِض کی پابندی، نَوافِل مَثَلاً تَہَجُّد، اِشْراق وچاشْت و اَوَّابِین کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ 12 ماہ اَکْثَر روزے رکھنے میں اِسْتِقَامَت، تِلاوتِ قُرآن، سُنَّتوں اور مُسْتَحَبَّات پر عَمَل اپنی مِثال آپ ہے۔

آپ کی اِنہی خُداداد صلاحیّتوں، کوششوں، جذبۂ خیر خواہیِ اُمّت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے عام وخاص اِس انداز سے یاد کرتے ہیں!

ہیں شَرِیعَت اور طَرِیقَت کی حَسِیں تَصویر جو　　زُہد و تَقْویٰ کے نَظارے حضرتِ عطّار ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَبھی ہم نے شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات اور اِس کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے فَوائِد و ثَمَرات سے مُتَعَلِّق سُنا، جسے سُن کر ہمارے اندر بھی نیکی کی دَعْوَت کی دُھو میں مَچانے اور خِدمتِ دِین کا جَذبہ پیدا ہوا ہو گا یا مزید بڑھا ہو گا، اِس مَدَنی جَذبے کو مَزِید پَروَان چَڑھانے کیلئے آیئے! ہم بھی دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَسْتَہ ہو جائیں اور 12 مَدَنی کاموں کی دُوسروں کو ترغیب دِلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی عملی طور پر شامل ہوں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"** بھی ہے۔ اِجْتِماع میں مانگی جانے والی دُعائیں

ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ وہاں اجتماع میں ذِکْرُاللہ (یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذِکر، صلوٰۃ وسلام) ہوتا ہے، صحابۂ کرام، اولیائے کرام کی سیرتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بِن عُیَیْنَہ (عُ، یَ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/ ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکِروں پر رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے تو جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خَیْر ہو گا وہاں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی اور جہاں چَھما چَھم رَحمتیں بَرَس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قَبُول نہ ہوں گی۔ آیئے! بَطورِ تَرغِیْب ہَفْتَہ وار اِجْتِماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجْتِماع میں پابندی کے ساتھ حاضِری دینے کی نِیَّت کیجئے:

مَسْخرے کی تَوْبَہ

مَرْکَزُ الاَوْلِیا لاہور کے ایک اِسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصَہ ہے کہ میں بے فِکْری اور بے باک طبیعت کا مالِک تھا، گُناہوں اور غَفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور نَقلیں اُتارنے کے مُعامَلے میں خاندان بَھر میں مَشْہُور تھا۔ شادِی و دِیگر تَقْرِیبات میں مِزَاحِیَہ چُٹکُلے اور فِلمی غَزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈَھنگے اَنداز میں ناچ دِکھانا اور طرح طرح کے نَخْروں سے لوگوں کو ہَنْسانا میرا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا، اِسکول کے زمانے میں ایک باعِمامہ اِسلامی بھائی اَکْثَر بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تَعَارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے دعوتِ اِسلامی کے ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع کی دَعْوَت پیش کی۔ میں اُن کی دَعْوَت پر سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں جا پہنچا، مجھے بَہُت اچّھا لگا، لہٰذا میں نے پابندی سے جانا شُرُوع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَمازوں کی پابندی شُروع

کر دی۔ آہِستَہ آہِستَہ عِمامہ شریف بھی سَج گیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالَفَت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دِیا جاتا۔ دَرْس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زَبردَستی کَٹوادیں، داڑھی ابھی نِکلی نہیں تھی مگر سَجانے کی نِیَّت کر لی تھی۔ اِن تمام آزمائشوں کے باوُجود مَدَنی ماحول کی کَشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک مجھے دعوتِ اِسلامی کے قریب سے قریب تَر کرتا چَلا گیا۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارَس بندھی اور حَوْصَلہ مِلتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستَہ آہِستَہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں میں **"نیکی کی دَعْوَت"** عام کرنے کی جتنی ضَرورَت آج ہے، شاید پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج مُسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت بے عَمَلی کا شِکار ہے، مدنی مذاکروں میں بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُعاشرے میں نِت نئے انداز سے تیزی کے ساتھ پھیلنے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اُمّتِ مُسلمہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے مدنی پھول عطا فرماتے رہتے ہیں، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور گُناہ کرنا بَہُت آسان ہو چُکا ہے، مَسْجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈِراما گاہوں کی رَوْنَق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا جھنجوڑ کر جگا رہی ہے کہ اِس گلی میں بھی **صدائے مدینہ** ہونی چاہیے، یہاں بھی **عَلاقائی دورہ** برائے نیکی

کی دعوت کی ضرورت ہے، یہاں کے عاشقانِ غوثِ اعظم کو بھی **مدرسۃ المدینہ بالغان** کے ذریعے تعلیمِ قرآن کے زیور سے آراستہ کرنے کی ضرورت ہے، اِس بازار میں بھی **چوک درس** ہونا چاہئے، کاش! اس علاقے میں بھی مدنی انعامات کا فیضان عام ہو، فُلاں علاقے / گاؤں / شہر میں بھی **مدنی قافلوں** کی آمد ہونی چاہئے۔

موبائل، اِنٹرنیٹ کا غَلَط اِستِعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصُولِ سَہُولیات کی حد سے زِیادہ جِدّوجُہد نے مُسلمانوں کی بھاری تعداد کو فِکرِ آخِرت سے بِالکُل غافِل کر دیا ہے، ذرا سوچئے! جَہَنَّم میں لے جانے والے اَعمال میں مَصرُوف رہنے والوں کو جَنّت میں لے جانے والے اَعمال پر کون آمادہ کرے گا؟ ہمیں خُود ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہو گی، **"نیکی کی دَعوت"** کا جذبہ بڑھانا ہو گا، لہٰذا اِنفِرادی کوشش کو اپنی عادت بنائیے، کیونکہ نیکی کی دَعوت میں اِنفِرادی کوشش کا بہُت اَہَمّ کِردار ہے۔

بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بھی نیکی کی دَعوت کیلئے خُوب اِنفِرادی کوشِشیں فرمائی ہیں، چُنانچِہ

مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِنفِرادی کوشش

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مَولانا سَردار اَحمد چشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃُ الاَولیا مُلتان شریف میں تھے۔ اِس دَوران تین (3) نَوجوان آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے بَیعَت ہوئے۔ آپ نے اُنہیں مَسلکِ اَہلسُنَّت پر قائم دائم رہنے، اِس کی تبلیغ کرنے، نَمازِ پَنج گانہ پابندی سے پڑھنے کی تَلقِین فرمائی۔ پھر اُنہیں داڑھی رکھنے اور مُونچھیں کاٹنے (یعنی پَسْت رکھنے) کا بڑے پِیارے اَنداز میں حُکم دیا اور

فرمایا کہ جس طرح وِتروں کی نَماز کو واجِب سمجھتے ہو، اِسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجِب سمجھو۔ ایک مُشت داڑھی رکھنا واجِب ہے، اِس کے خِلاف کرنے یعنی کَم کرنے پر گُناہ اور عَذاب ہو گا۔ مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حُسَین تَلْقِین کا اُن پر گہرا اَثَر پڑا، اُنہوں نے دَاڑھیاں رَکھ لیں۔ اب وہ بِحَمْدِہٖ (بِ، حَمدِ، ہٖ) تعالٰی شَرِیعَت کے پابند ہیں اور بڑی وَجاہَت (یعنی عِزَّت) رکھتے ہیں۔

(حیاتِ مُحدِّث اعظم، ص ۸۹) (نیکی کی دعوت، ص ۵۴۴۔ ۵۴۳)

سَرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے! کیوں عِشْق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِنْفِرادی کوشِش جیسے پاکیزہ عَمَل کے نتیجے میں ہمیں بے شمار دُنْیَوِی واُخْرَوِی فَضائل و بَرَکات بھی حاصِل ہوں گے۔ آیئے! بَطورِ تَرْغِیب 3 فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِن کی شُرُوحات کے ساتھ سُنئے اور اپنے اندر اِنْفِرادی کوشِش کا جَذبہ بیدار کرنے کی کوشِش کیجئے:

﴿1﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! اگر اللہ تعالٰی تُمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہِدَایَت دے دے تو یہ تُمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابن طالب، ص ۱۳۱۱، حدیث: ۲۴۰۶)

﴿2﴾ جو نیکی کی راہ دِکھلائے تو اُس کے لئے نیکی کرنے والے کی طرح ثَواب ہے۔ (مسلم، کتاب الامارة، باب فضل اعانة الغازی... الخ، ص ۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۳)

﴿3﴾ جس نے ہِدَایَت و بَھلائی کی دَعْوَت دی تو اُسے اِس بھلائی کی پَیْرَوِی کرنے والوں کے برابر ثَواب مِلے گا (اور) اُن کے اَجْر میں کوئی کَمی واقِع نہ ہو گی اور جس نے گُمراہی کی دَعْوَت دی اُسے اُس گُمراہی کی پَیْرَوِی کرنے والوں کے برابر گُناہ ہو گا (اور) اُن کے گُناہوں میں کوئی کَمی نہ ہو گی۔ (مسلم، کتاب العلم، باب من

سن حسنة... الخ، ص۱۴۳۸، حدیث:۲۶۷۴) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ (100،000) نَمازی بَنیں تو اُس مُبَلِّغ کو ہر وَقْت ایک لاکھ (100،000) نَمازوں کا ثَواب (عَطا) ہو گا اور اُن نَمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثَواب، اِس سے مَعْلُوم ہُوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ثَواب مَخْلُوْق کے اَندازے سے وَرَاء (یعنی دُور) ہے۔ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ (پ۲۹، القلم:۳) (ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ضَرُور تُمہارے لئے بے اِنْتِہا ثَواب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفِیْن جِن کی کِتابوں سے لوگ ہِدایَت پا رہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثَواب اُنہیں پہنچتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۶۰)

اِس طرح پھیلے نیکی کی دَعْوَت کہ نیک ہو
ہَر ایک چھوٹا اور بَڑا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہُوا کہ نیکی کی دَعْوَت چاہے اِنْفِرادی حَیْثِیَّت سے ہو یا اِجْتِماعی طور پر، دینے والوں اور سُن کر عَمَل کرنے والوں سب کو دِین و دُنیا کی بے شُمار بَرَکتیں اور بَھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، لہٰذا نیکیوں کے حَرِیْص بن جایئے، دُوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہِمّ تیز سے تیز تَر کر دیجئے، جب بھی نَمازِ باجَماعَت کیلئے مسجِد جانے لگیں تو دُوسروں کو تَرْغِیْب دے کر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ اگر ہمارے سَبَب ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا، اُس کی ہَر ہَر نَماز کا ہمیں بھی ثَواب مِلتا رہے گا۔ عُمُوماً عِشَاء کی نَماز کے بعد کم و بیش 63 مِنَٹ لگنے

والے دعوتِ اِسلامی کے مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خُود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ ہم سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا تو ہمیں بھی اُس کی تِلاوت کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ ہم خود بھی سُنَّتوں پر عَمَل کریں اور دُوسروں کو بھی عَمَل پر آمادہ کریں۔ اگر ہم نے کسی کو ایک سُنَّت سِکھادی، تو اب وہ جب جب اُس سُنَّت پر عَمَل کرے گا، ہمیں بھی اُس سُنَّت پر عَمَل کرنے والے کی طرح ثَواب مِلتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دَعْوَت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرے سَفَر کے ذَرِیعے اپنی اور دُوسروں کی اِصْلاح کی زوردار مُہِمّ چلا کر مُسلمانوں کو "**نیک**" بَنانے کی "**مَشِین**" بن جانا چاہئے۔

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی مسلمانوں کی اصلاح کیلئے دِینِ متین کے 100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **مَجلِس مکتُوبات و تَعوِیذاتِ عطاریہ** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ! دُکھیارے مسلمانوں کا تعویذاتِ عطاریہ کے ذَرِیعے فی سبیلِ اللہ عِلاج کیا جاتا ہے، نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ بِلامُبالغہ لاکھوں تعویذاتِ عطاریہ اور تعزیت نامے، عیادت نامے اور تسلّی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق تادمِ تحریر مجلس کی طرف سے پاکستان میں روزانہ لگنے والے تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے (اسلامی بھائیوں کے) تقریباً 750، بیرونِ ملک تقریباً 230 ماہانہ مریضوں کی اوسطاً تعداد 3,35,000 (تین لاکھ پینتیس ہزار)، نیز پاکستان میں کم وبیش 80 مقامات پر "**اسلامی بہنوں**" کے بھی ہفتہ وار تعویذاتِ عطاریہ کے بستے لگتے ہیں۔ تعویذاتِ

عطاریہ کے طلب گار اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں شرکت فرمائیں اور تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے فی سبیلِ اللہ تعویذ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **"بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جذبۂ اِصلاحِ اُمَّت"** کے واقعات سُنے:

- نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، یہ سُنّتِ انبیاء ہے، یہ صحابہ کا طریقہ ہے، یہ اولیاء کا طریقہ ہے۔
- اِنفرادی کوشش یعنی ایک ایک کو سمجھانا، ان کی اِصلاح کی کوشش کرنا بہت افضل عمل ہے۔
- بُزُرگانِ دِین کے اَندازِ تبلیغ سے مُتَأثِّر ہو کر پُورے پُورے خاندان مُسلمان ہوئے اور بڑے بڑے گُناہگاروں کی اِصلاح ہو گئی۔
- ہمارے بُزُرگانِ دِین روتے روتے نیکی کی دَعْوَت دیا کرتے تھے حتّٰی کہ بسا اَوقات بیہوش بھی ہو جاتے۔
- پَندرھویں صَدِی کی عظیم عِلْمی ورُوحانی شَخْصِیَّت شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِصلاحِ اُمَّت کے حوالے سے دِینِ مَتِین کی وہ عظیم خِدمت کی کہ عُلَمائے کِرام بھی آپ کی دِینی خِدمات کا اِعْتِرَاف کرتے ہیں۔

❖ نیکی کی دَعْوَت دینے والے خُوش نصیبوں کی قُرآنِ کریم میں تعریف فرمائی گئی ہے۔

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین کے "**جذبۂ اِصلاحِ اُمّت**" کے طُفَیل ہمیں بھی اِصلاح ِ اُمَّت کا مَدَنی جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیقت، اَمِیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (بخاری، ۴/۶۷، حدیث: ۵۸۶۳) ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۸)، ❀ لوہے کی اَنگوٹھی جَہَنَّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی،

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۳۰۵/۳، حدیث: ۱۷۹۲) ❀ مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۷) ❀ بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چَھلّا ہے، ❀ اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کَڑا یا دھات کا چَھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر تَوبَہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کا کرتا رہوں پروَردِگار سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص۔۔۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نُور بار ہے: زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہم "**سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان**" کی شان و عظمت مثلاً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما (یعنی والد اور والدہ، Parents) کا تقویٰ، آپ کے نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اس کے علاوہ بہت سارے معلوماتی مَدَنی پھول سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد و تَقْویٰ کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ آپ کی والدہ کا نام **"فاطمہ بنتِ شیخ عبدُاللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا"**، والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبَّار"** تھا۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص۲۷ ملخصًا) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک **"سیّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابُوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص۱۵، ۱۶ ملخصًا)

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۵)

آیئے! سب سے پہلے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدَین کریمَیْن کے تقویٰ و پرہیز گاری سے مُتَعَلِّق ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں۔

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب (Apple) بہتا ہوا آیا، آپ نے اسے کھالیا۔ سیب کھانے کے بعد آپ پر خوفِ خدا کا غلبہ ہوا اور آپ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اس طرح

نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہو سکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشَّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت لگا ہوا تھا، جس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے تھے اور سیبوں سے بھری یہ شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، چنانچہ آپ نے لوگوں سے اس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور عابد و زاہد حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف

یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جِیلان شریف کے بزرگوں میں سے تھے، جو نہایت مُتَّقِی و پرہیز گار اور باکمال وَلِیُّ اللہ تھے، چنانچہ

سیدنا عَبْدُ اللہ صومعی کا مقام و مرتبہ

حضرت علامہ شیخ ابو محمد اَلدَّاربانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہو جاتی تھیں۔ آپ کا مقام و مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اتنا بلند و بالا تھا کہ اگر آپ کسی شخص سے (کسی شرعی وجہ کے سبب کبھی) ناراض ہو جاتے تو اللہ کریم اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش ہو جاتے تو اللہ پاک اس کو انعام و اکرام سے نوازتا۔ آپ کا جذبہ جوانوں سے زیادہ پُر جوش تھا، جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ کثرت سے نوافل ادا فرماتے اور ذکر و اَذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلے سے اکثر غیب کی خبریں بتا دیا کرتے تھے اور جیسا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہوتا حقیقت میں بھی

ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا، بِلاشبہ یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک شاندار کرامت تھی۔(بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص۱۷۲ ملخصاً)

بہر حال جب حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو باغ کے مالک حضرت سَیِّدُنا عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق علم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغیر کسی تاخیر کے ان کی خِدمتِ بابرکت میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عَرض کرنے کے بعد ان سے مُعافی چاہی۔ حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ بھانپ گئے کہ یہ شخص اللہ کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کی بات سُن کر فرمایا: بارہ (12) برس ہماری خدمت میں رہو گے، تب ہی معافی ملے گی، قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کئے، اس شرط کو بخُوشی منظور فرمالیا اگرچہ شرعاً اس طرح قصور مُعاف کروانا لازم نہ تھا اور بارہ (12) سال تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر آپ کی خدمت کرتے رہے۔ جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان (Next trial) آپ کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے عجیب اور سخت تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار (4) عیب ہیں، (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی (اپاہج) ہے، تمہیں اس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو (2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہو گی، اس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ، خوفِ خدا

کے پیکر اور مدنی سوچ رکھنے والے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شرط کو بھی قبول فرمالیا۔ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی اپنی زوجہ سے آپ کا آمنا سامنا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضا صحیح وسالم ہیں اور ان کے حُسن وجمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرما رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے بلکہ وہیں سے واپس پلٹ آئے اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زوجہ وہی ہے جسے تم ابھی ابھی دیکھ کر آرہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"نامَحرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور "پاؤں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں"**۔ جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانی اپنی نئی نویلی دلہن کے متعلق وضاحتیں سنیں تو آپ کے دل کو قرار آگیا، آپ کے دل میں اپنی زوجہ کی اہمیت اُجاگر ہو گئی اور اللہ پاک کے فضل وکرم سے آپ کو اپنے زمانے کے زبردست وَلِیُ اللہ کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔ (سیرتِ

غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصًا)

شہا! کاش قُفلِ مدینہ لگا لوں زباں پر بھی اور آنکھ پر غوثِ اعظم
شہا نفسِ اَمّارہ مَغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم
تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے پریشاں ہوں میں کس قدر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، آیئے! ان مدنی پھولوں کی مہکی مہکی خوشبوؤں سے ہم بھی اپنا حصہ لینے کے لیے نہایت توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

(1) اللہ پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی حُسّاس ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا والے ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، ایک گُمنام سیب کھانے کے بارے میں اپنا محاسبہ کرنا بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کی صفات میں شامل تھا، اللہ پاک کے نیک بندے اپنے قصور کو معاف کرانے کی خاطر کئی کئی جتن کرتے ہیں۔

اب ذرا ہم بھی اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتے ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ خدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں؟، کیا ہم بھی اپنے قصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں؟ ، افسوس! آج کل تو قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں، آج بڑی بے شرمی کے ساتھ **جائیدادوں پر قبضے** کر لیے جاتے ہیں، اسلحے کے زور پر غریب اور کمزور لوگوں سے **پیسے اور موبائل چھین** لیے جاتے ہیں، آج **بے رحم و ظالم لوگ** پیسے کے نشے میں مَست ہو کر چھوٹے

چھوٹے بچوں اور بچیوں کو **اِغوا** کر کے یا تو ان بیچاروں کو جان سے ہی مار دیتے ہیں یا والدین سے **اِغوا برائے تاوان** کے نام پر پیسے لُوٹ کر گویا اپنے لیے کوئی بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ **ظالم و نادان** لوگ اپنی دُنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، جی ہاں! کبھی تو جیتے جی دُنیا میں ہی ایسے ظالم لوگ دوسروں کے لیے نشانِ عِبرت بن جاتے ہیں یا کبھی **کُتّے کی موت مارے** جاتے ہیں، مگر یہ ظلم و زِیادتی کا کتنا بُرا نشہ لگا ہوا ہے کہ اِس سے عبرت حاصل نہیں کرتے، **یاد رکھئے!** ابھی تو یہ سب آسان (Easy) لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ”جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین (3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبالے گا، بروزِ قیامت اس کے بدلے سات سو (700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۲۵/۶۹)

حقوق العباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

بے سبب اے خدا کر دے بخشش حَشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۵)

(2) دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ پہلے کی خواتین میں نامحرموں سے **شرعی پردہ** کرنے کا مدنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں ہم نے سنا، یہی وجہ ہے کہ ان کی نسلوں میں اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین پیدا ہوا کرتے تھے۔ مگر آہ! اب تو ہر طرف بے پردگی و بے حیائی کی آفت نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ طِب، سفر، تعلیم، بینکنگ، صحت، کھیل، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ مختلف شعبہ جات میں بے

پردگی عام ہوتی جارہی ہے، دُنیَوی شعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ (Department) ہو جہاں بے پردہ اور ماڈرن عورتیں موجود نہ ہوتی ہوں۔ اسی طرح منگنی، شادی، ولیمہ، عیدِ سعید، سالگرہ، عقیقہ، ویلن ٹائن ڈے، نیو ائیر نائٹ، بسنت اور جشنِ آزادی کے مواقع پر بھی اکثر خواتین چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرکے سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم اور شرعی ضرورت وحاجت کے بغیر اپنے گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان جلد 8 صفحہ نمبر 21 پر اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔ اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈَھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔ (خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۳/ ۴۹۹، جلالین، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۳۵۴، ملتقطاً)

آیئے! مل کر بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

دیدے پردہ بہو بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عورتوں کو

ہم سبھی کو حقیقی حیا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ جو ماں باپ متقی و پرہیز گار، عبادت گزار، شرم و حیا کے پیکر اور مدنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں اور اللہ پاک ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے، جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکو کاری سے اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے امان میں رہتے ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور، ۴۲۲/۵)

فکر کی بات یہ ہے کہ ماں باپ ہی اگر فیشن کے مَتوالے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کے شیدائی ہوں گے، ماں باپ ہی بے عملی کا شکار ہوں گے، ماں باپ ہی ضروری دِینی مسائل سے ناواقف ہوں گے، ماں باپ ہی سُنّتوں سے منہ موڑے ہوئے ہوں گے، ماں باپ ہی بے پردگی و بے حیائی اور طرح طرح کے باطنی امراض کا شکار ہوں گے تو ایسوں کی اولاد کم ہی باعمل و باکردار اور عاشقِ رسول بن پاتی ہو گی۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلْم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، نمازِ پنجگانہ کا اِہتمام کریں، تِلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں، سُنّتیں اپنائیں، شرم و حیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح معنوں میں مدنی تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

یاد رکھئے! اَولاد کی درست اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کرنا، والدین کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ۲۸، التحریم: ۶)

تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اِصلاح کرنا ضروری ہے، وہیں اَہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں، ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یادِلوائے، یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱۰/ ۲۲۱) اللہ کریم تمام والدین کو اپنی اور اپنی اولاد کی درست اسلامی طریقے کے مطابق مدنی تربیت کرکے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رہے شاد و آباد میرا گھرانہ کرم از پئے مُصْطَفٰے غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اصلاحِ اُمّت اور اُمّتِ مُصْطَفٰے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ ہے، یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے، جس کو تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بہترین انداز میں سر انجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کے مقبول ولی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سینہ بھی اِصلاحِ اُمّت اور اُمت کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار تھا، لہٰذا آپ نے نبیوں اور ولیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو اچھی طرح انجام دیا۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کے انداز پر مشتمل ایک دلنشین واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن جامع مسجد کی طرف جارہے تھے، دیکھا کہ بادشاہِ وَقْت کے چند مُلازِم شَراب کے مٹکے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ منظر دیکھا تو بُرائی سے روکنے کے مُقدّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اور ان کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے رُعب و دَبدَبے، جَلال اور بزرگی کو دیکھ کر کسی بھی مُلازِم کو کچھ کہنے کی ہمّت نہ ہوئی لیکن انہوں نے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے سارا واقِعہ بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: سیّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو فَوراً میرے دربار (Court) میں پیش کرو!۔ چُنانچہ حضرت سیّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے تو بادشاہ نے غُصّے میں جَل بُھن کر پوچھا: آپ کون ہوتے ہیں میرے مُلازمین کی محنت کو ضائع کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض اَدا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والے) مُقَرَّر کئے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّدِ مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اس اِرشاد سے خلیفہ

پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سَر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سَر اُٹھا کر عَرض کی: حُضُور! مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟

حضرت سیدا بُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متأثر ہو کر وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمتِ اَقْدس میں عَرض گُزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے) کے منصب پر مامُور ہیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامُور ہوں، تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مامُور ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"جنگی دوست"** کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔ (غوث پاک کے حالات، ص ۱۶ ملخصًا)۔

آیئے! شہنشاہِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں:

مجھے تم یارسولَ اللہ دے دو جذبۂ تبلیغ　　شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

شخصیات کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے، اللہ والے اُونچے منصب والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، اللہ والے دنیوی عہدوں پر فائز لوگوں کو بُرائی میں مُبْتَلا دیکھ کر خاموش نہیں رہ پاتے، اللہ والے اُنہیں بھی نصیحت (Advice) کے مَدَنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں۔ کیونکہ دولت مندوں کی

خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔

یادرہے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچِہ مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء، ۲/ ۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، مَنوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر کہیں کسی غَیر شرعی کام کو روکنے کی قُدرت (Power) ہے، تو اسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

یادرہے! نیکی کی دعوت کے چند مراتب ہیں۔ آیئے! ان مراتب کی کچھ تفصیل سنتے ہیں، چنانچہ حُجّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کے مَراتِب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شَرعی حکم مَعْلُوم نہ ہو، اس کو شَرعی حکم بتانا۔ (مثلاً سُود کا لَین دَین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہٰذا آپ کو اس سے ضَرور بچنا چاہیے) (2) نَرم گُفتگو کے ذَریعے وَعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے نَرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم! غیبت کرنے سے بچئے اور اپنا یہ ذِہن بنایئے! غیبت کریں گے نہ غیبت سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ (3) (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ خِلافِ شریعت کام کرنے والے کو) بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں فحش کلامی نہیں بلکہ (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اَوْلاد اور پیر کا اپنے مُرید کو) اس طرح کہنا: ”اے

جاہل! اے نادان! اے ناسمجھ! کیا تُو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ اِستعمال کرنا۔ (4) (عہدہ و منصب کے) غَلَبے کے ذَریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لَہْو و لَعِب توڑ دینا، شراب کو بہا دینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور زبردستی کسی کا حق چھیننے والے سے چھینے ہوئے کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری دَرَجہ اہلِ اِقْتِدار و حکومت کیلئے ہے) (احیاء العلوم، ۲/ ۱۱۲۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مَراتِب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صفحہ نمبر 615 پر ہے: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (نیکی کی عوت دینا) واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں، خصوصاً سیٹھ، والدین، بڑے بھائی بہن، دِینی منصب والوں مثلاً پیر و مُرشِد، امام صاحب، اساتذہ وغیرہ کو اس صورت میں اپنے ماتحتوں اور چھوٹوں کے بارے میں غور کرنا لازم ہے۔ (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا (یعنی چھوڑ دینا) اَفْضل ہے، (3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضل ہے، (4) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص راہِ خدا میں لڑنے والا ہے، (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمْر

کرے (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔)

ہمارے معاشرے میں عام طور پر یہ آخری صورت بکثرت پائی جاتی ہے (یعنی معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے)، اس پر عمل کر کے ثواب کمانا چاہیے، مزید اس کا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ جب بُرائی کے خلاف بولنے والے بڑھیں گے تو بُرائیاں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی اور ہر گھر **اَمن کا گہوارہ** بننا شروع ہو جائے گا، ہر طرف **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے خاندان** آپس میں مِل جائیں گے، رُوٹھے ہوئے مَان جائیں گے، **صحابہ و اہلبیت** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ کے مبارک دَور کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدہ محترمہ کے اوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آیئے! اب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں بھی کچھ سنتے ہیں۔ یاد رہے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا (اپنے) وقت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر تھیں۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص۵۱ ملخصًا) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں

مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی ذات میں ایک خاص(Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول بن چکا تھا کہ محبوبِ رحمانی ، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شکمِ اطہر میں رہ کر پورے اَٹھارہ(18) پارے یاد کر لئے تھے، چنانچہ

18 پارے سنا دیئے

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچ سال کی عمر میں پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے سنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔ (رسالہ منے کی لاش ص4 ملخصا)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا　　اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بَھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا　　اَولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین کے سروں سے بھی آپ کا قدم اُونچا ہے، آپ کے مبارک سر کا مقام ہم بھلا کیسے جان سکتے ہیں کیونکہ آپ کے قدموں کا حال یہ ہے کہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین انہیں چومنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بچوں کی اَمّی اور اپنی محرمات (مثلاً والدہ، بہن وغیرہ) بلکہ

اپنے رشتہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں اور انہیں دیکھ کر **قرآنِ پاک پڑھنا** آتا ہے؟ نماز میں کی جانے والی تلاوت اور پڑھی جانے والی تسبیحات و اذکار کیا ہم درست طریقے سے پڑھتے ہیں؟ اس کی درستی کے لیے ہم نے کوئی انتظام کیا؟ (مثلاً مدارس المدینہ، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدرسۃ المدینہ بالغات یا بذریعہ انٹرنیٹ Online قرآنِ کریم سیکھنے کا اہتمام کیا؟) ہم نے اس کے لیے کیا کوشش کی؟ جی ہاں! مشکل سے مشکل **اینڈرائیڈ موبائل** (android Mobile) اور نہ جانے کتنی ہی **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو آتی ہیں، مگر افسوس! **قرآنِ کریم** دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا، بدقسمتی سے اِتنا بھی نہیں آتا کہ جس سے **نماز** ہی دُرست ہو سکے، کیونکہ یہ سیکھنے لیے نہ ہمیں شوق ہے نہ جذبہ ہے اور نہ ہی وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، غور کیجئے! کہیں! **سوشل میڈیا** (Social Media) اور **اِنٹرنیٹ کا غلط اِستعمال** کہیں ہمارے قیمتی وقت کو تباہی کی طرف تو نہیں دَھکیل رہا۔ اللہ پاک ہمیں وقت کی قدر کرتے ہوئے تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جس طرح ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شوقِ تلاوت کا پتا چلا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولی ہیں، آپ کی کرامات کا ظہور آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا اور والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شکمِ اَطہر سے ہی 18 پارے یاد فرما کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، سیکھے ہوئے ہیں تو دُوسروں کو سکھائیں، بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائی **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھیں یا پڑھائیں اور بڑی عمر کی (بالغہ) اسلامی بہنیں **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھیں یا پڑھائیں، اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدارس المدینہ میں داخل

کروائیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت دے کر اپنی قبر و آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے کی کوشش کریں۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی اِنْعَامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔ ☆ مدنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ مدنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے تلاوتِ قرآنِ پاک کرنے سننے کا ذوق و شوق بیدار ہوتا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنئے، چنانچہ

مدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو اُن کے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کے بڑے بھائی جان کو مدنی اِنعامات کا ایک رِسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مُخْتَصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اِسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست طریقہ دیا گیا ہے۔ مدنی انعامات کا رِسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مُبارَک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رِسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

جو اپناتے ہیں "**مَدَنی اِنعام**" اکثر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ولایت

کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوث پاک کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اللہ پاک کی مقبول ولیّہ تھیں، اسی طرح ہمارے غوثِ پاک کی پھوپھی جان (Father's sister) کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا ایک باکرامت ولیہ تھیں اور آپ کا مقام ومرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس قدر بلند و بالا تھا کہ لوگ بارش کے لئے دعائیں کروانے کے لئے آپ کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (اِسْ۔تِسْ۔قَاء یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست (Request) کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرمادے (یعنی بارش سے سیراب فرمادے)۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہوگئی، لوگ اپنے گھروں کو اس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور پُورا جیلان خوشحال ہوگیا۔

(بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۳ ملخصاً)

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں

برسا دے رَحمت کی برکھا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاندانِ **غوثِ اعظم** کی یہ شان ہے تو ان کے نانا جان کے خاندان، والدینِ مصطفٰے، اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور اُمُّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن کی کیا آن بان اور کیا ہی شان ہو گی اور جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت پائی، ان چمکتے دَمکتے ستاروں کا کیا مقام ہو گا؟

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی	چاریارِ نبی	جنّتی جنّتی
صِدّیق و عمر	جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی	جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی	معاویہ اور علی	جنّتی جنّتی
حسن اور حسین بھی	جنّتی جنّتی		

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبت کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کی صحبت بگڑیاں بنا دیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت نیکیوں کا حریص اور گناہوں سے نفرت کرنے والا بنا دیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ولایت کی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ الغرض اولیائے کرام کی صحبت میں رہنے والا انسان ان کے فیوض و برکات سے خوب مالا مال ہوتا اور رضائے الٰہی پانے میں

کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اللہ کریم کے مقبول ولی بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شیطان کے خفیہ واروں کو نہ صرف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے ان کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

آیئے! سنتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی برکت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں، چنانچہ

شیطان کے خفیہ وار کو ناکام بنادیا

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عبد الجبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن (bright) ہو جاتی۔ ایک موقع پر میرے والدِ محترم سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی ان کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ چراغ درحقیقت شیطان تھا، جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اس لیے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں تمہاری اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اس کے بعد جب بھی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوا کرتی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۶)

المدد یا غوثِ اعظم دَسْتْ گیرِ بے کساں پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادیں آپ پار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۲۲)

مری ڈُوبتی ناؤ کو دو سہارا ذرا جلد آؤ اِدھر غوثِ اعظم
یہاں بھی سہارا وہاں بھی سہارا اِدھر غوثِ اعظم اُدھر غوثِ اعظم
میں بغداد کا کوئی سگ ہوتا اور کاش! مجھے رکھتے تم باندھ کر غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! پیروں کے پیر، پیر دَسْتْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، غوثِ صمدانی، پیرِ پیراں، میر میراں، شیخ سیِّد ابو محمّد عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسی شان و شوکت والے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وجودِ مسعود کی برکت سے شیطان بھاگ گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اس مردود کے خفیہ وار سے محفوظ ہو گئیں۔

معلوم ہوا! شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے جادُوئی کرتب (Magical tricks) بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبر دار رہنا چاہیئے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہیئے۔ یاد رہے! جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے، جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے، اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا وہاں شیطان بَہُت زیادہ زور لگاتا ہے۔ ہمارے پیر و مرشِد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے پاس ایمان و اعمال کے خزانے کے انبار دیکھ کر شیطان نے ڈاکا ڈالنے اور آپ کو گمراہ کرنے کی خطرناک کوشش کی مگر اللہ پاک کے فضل و کرم اور ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت سے وہ مردود ناکام و نامُراد ہو گیا۔

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۳)

مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! آیئے! ایمان واعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، آیئے! شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری عطاری سلسلے میں مرید ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالامال ہو جایئے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے محبّت کی چند جھلکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنے پیر و مرشِد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بے حد محبت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1) امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے محبت کی واضح دلیل ہے جس میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں بھی کئی کلام اور غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (2) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے دوران وقتاً فوقتاً حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان بیان فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی منقبت کے اشعار پڑھتے اور ساتھ ساتھ غوثیہ نعرے بھی لگاتے ہیں۔ (3) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت و کرامت کے تعلق سے مختلف رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (4) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سالہا سال سے ربیعُ الآخر

کے مبارک مہینے میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ مبارک شایانِ شان طریقے سے مناتے چلے آرہے ہیں (5) ماہِ ربیع الاخر میں ہفتہ وار مدنی مذاکروں کے علاوہ بڑے اِہتمام کے ساتھ گیارہویں شریف کی نسبت سے 11 **مدنی مذاکرے** بھی ہوتے ہیں، ملک و بیرونِ ملک کے لاکھوں عاشقانِ رسول یہ مدنی مذاکرے دیکھنے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان مدنی مذاکروں میں روزانہ ہی **جلوسِ غوثیہ** کی ترکیب ہوتی ہے، دورانِ جلوس امیرِ اہلسنّت کے ہاتھوں میں **مدنی پرچم** بھی ہوتا ہے، جس میں ایک رنگ **مزارِ غوثِ اعظم** کے **گنبد شریف** سے بھی نسبت رکھتا ہے۔ (6) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **خاندان**، **آل** واولاد، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **مزارِ پُر انوار**، **گنبد و مینار**، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے **تعلق** و نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔ (7) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کا مظہر ہیں۔ (8) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صرف قادری سلسلے میں ہی مرید کرتے ہیں۔ (9) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ہر بیان و مدنی مذاکرے میں عاشقانِ رسول کو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید و طالب کروا کر انہیں بھی غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا غلام بنادیتے ہیں۔ (10) آپ، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ (11) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے **بڑی گیارہویں شریف** کی بڑی رات کے موقع پر ملک و بیرونِ ملک "**اجتماعِ غوثیہ**" کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جن میں کبھی **شانِ غوثِ اعظم** تو کبھی **سیرتِ غوثِ اعظم**، کبھی **خاندانِ غوثِ اعظم** تو کبھی **کِردارِ غوثِ اعظم** وغیرہ کے موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** اور **مناقبِ غوثِ اعظم** کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** اِستعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ (12) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر عاشقانِ رسول کے لئے بڑی

گیارہویں شریف کی رات میں **لنگرِ غوثیہ** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ امیرِ اہلسنت کی ترغیب پر سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں غوثِ پاک کے **ایصالِ ثواب کے لیے روزہ** رکھنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

القاباتِ غوثِ اعظم

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، **شہنشاہِ بغداد**، سرکارِ **غوثِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کتنے پیارے پیارے **القابات** سے یاد کرتے ہیں، ان القابات سے آپ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سچی محبت کی جھلک بھی نظر آتی ہے، آیئے! ہم بھی وہ القابات سُنتے ہیں:

گیارہویں والے آقا، پیروں کے پیر، پیر دَستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، غوثُ الصَّمَدانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں۔

اللہ کریم ہم سب کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

مُرید ہونے کے فائدے

یاد رہے! کسی **پیرِ کامل** سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے، ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆ **فرض علوم** سیکھنے کی مدنی سوچ ملتی ہے، ☆ **حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے ☆ **اِحترامِ مسلم و جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے، ☆ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، ☆ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ☆ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے، ☆ دِین کی معلومات حاصل ہوتی ہے، ☆ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے، ☆ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، ☆ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ ☆ امیرِ

اہلسنّت سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ☆امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر عالِم بن گئے ☆مُفتی بن گئے، ☆حافظ بن گئے، ☆گھر میں مدنی ماحول بن گیا، ☆داڑھیاں آ گئیں، ☆عمامے سج گئے، ☆مدینے کی محبت نصیب ہو گئی، ☆حج کی رَغبت ہوئی، ☆کئی حاجی بن گئے، ☆نعتیں پڑھنے کا ☆نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا، ☆عشقِ رسول مِلا، ☆اعلیٰ حضرت کا تعارف ہوا، ☆غوثِ پاک کا تعارف ہوا۔ اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

آیئے! فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے اور ہر طرف نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011 میں مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے ذریعے کم و بیش 65 ممالک کے طلبہ و طالبات نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ بنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سیکھ رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم بھی موجود ہے، لہٰذا مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا (Visit) فرمائیں (دورِ حاضر کی ضرورت کے تقاضے اس شعبے کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش ہے، لہٰذا اس شعبے کی فیس بھی ہے۔)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

"گھر میں آنے جانے کی" سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے "گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پڑھے۔اِنْ شَآءَاللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: ”ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام“ تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/ ۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **”بہارِ شریعت“** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **”سنتیں اور آداب“** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **”101 مدنی پھول“** اور **”163 مدنی پھول“** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی** "میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا (یعنی ہاتھ مِلاؤں گا)۔ (القربیٰ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر، ماہِ فاخِر، ماہِ عبدالقادِر جاری ہے۔ اس مہینے کی گیارہویں تاریخ کو قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بڑی خاص نسبت ہے، اس لیے دنیا بھر میں عاشقانِ غوثُ الاعظم بڑی گیارہویں شریف بڑی دُھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اسی مناسبت سے ہم آج کے بیان میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اور دِیگر چند اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف کا ذکر سنیں گے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ اُمت، خیر خواہیِ اُمّت، فکرِ آخرت، حُسنِ اَخلاق، زُہد و تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفو و درگزر، صبر و شکر، محبتِ الٰہی، محاسَبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ (یعنی نیک اور قابلِ تعریف اوصاف) کے پیکر ہوتے ہیں، حصولِ برکت کیلئے آج ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر نیک بندوں سے متعلق 3 صفات کا ذکرِ خیر سنیں گے۔ سب سے پہلے **عبادت و ریاضت** سے متعلق سنیں گے، ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر **عبادت گزار** تھے، اس کے کچھ واقعات سننے کے ساتھ دیگر اولیائے کرام کی **عبادت و ریاضت** سے متعلق بھی سنیں گے۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیت اور اس کے فوائد سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت پائیں گے۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام میں پائے جانے والے ایک اور نیک وصف یعنی **"خوفِ خدا"** سے متعلق بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خدا کی اہمیت (Importance) اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد علمِ دین کی اہمیت اور بزرگانِ دِین کے بچپن ہی سے علمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔

اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کثرتِ عبادت

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ھَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرُواَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اورادووظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ ومُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز ونیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۶۴ ملخصاً)

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عبادت وریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا بیابانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشاء اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پہ کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔ (نزهة الخاطر الفاتر: ۵۰)

مرتبہ یوں ترا خالق نے بڑھایا یاغوث
اولیاء کا تجھے سُلطان بنایا یاغوث
میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نِبھایا یاغوث

قابلِ رَشک ہے واللہ وہ قسمت والا
تُو نے کُتا جسے اپنا ہے بنایا یاغوث
آفَتوں میں ہوں گِرِفتار، مدد کو آؤ!
آہ! دنیا کے غَموں نے ہے سَتایا یاغوث

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۰،۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ اور یہ آپ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح سے ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ اور یہ بھی آپ ہی کی شان ہے کہ چالیس (40) سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصاً)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ دن اور رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولی اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض! ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔ یہاں یہ اہم بات بھی پیشِ نظر ہو کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھتے تو درست نماز پڑھتے، آپ قرآنِ کریم پڑھتے یا ذکر و اذکار فرماتے تو وہ درست تلفظ کے ساتھ، آپ کے غاروں میں عبادت کرنے سے کسی کا حق ضائع نہیں ہوتا تھا جبکہ اگر ہم اس طرح کے واقعات سنتے ہیں تو نوافل و تلاوت کے شوق میں اضافہ تو پاتے ہیں، مگر ان کی درستی کا ذوق نہیں ہوتا جو کہ بہت ضروری ہے اور انفرادی عبادات میں گھر والوں کے حقوق کی رعایت بلکہ دیگر مسلمانوں کے حقوق کی رعایت بھی ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ رات دیر تک (Full Echo Sound) میں نعت خوانی ہو رہی ہے، محلے والے اُونچی آواز کی وجہ سے

تکلیف میں ہیں اور گھر والے آپ کے انتظار کی وجہ سے تشویش میں مُبتلا ہیں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام **کا شیوہ ہے، اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن **کا طریقہ ہے، اللہ پاک کی عبادت کرنا دل میں محبتِ الٰہی** کے پیدا ہونے کا سبب (Cause) ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا شیطان** کے چُنگل سے **نکلنے کا طریقہ** ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا قربِ الٰہی** پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا گناہوں** کے **مرض** سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ پاک کی عبادت کرنا** انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

جیسا کہ پارہ 27 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

اسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 51 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیۡ وَ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پُوجو۔

(پ۳، آل عمران: ۵۱)

جبکہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۲۱) (پ۱، البقرہ: ۲۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے ربّ کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اگر ہم بزرگانِ دِین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ اولیاءِ کرام کی سیرت میں **حصولِ علم اور عبادت** دونوں پہلو نمایاں ملیں گے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نیت سے اولیائے کرام رَحْمَۃُ

اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کثرتِ عبادت کے 3 واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

(1) منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Refuge) کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

راتیں زاری کر کر رَوندے، نیند اَکھیں دی دَھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہَوندے

مختصر وضاحت: یعنی اولیائے کرام ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں، اس کے باوُجُود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گنہگار تصوُّر کرتے ہیں۔ (میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص ۹)

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

(2) اپنے زمانے کی ولیّہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن ہیں، یہ شہر بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک

تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

عِبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا! یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

(3) مشہور ولیّہ حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خَاک کے سائے تلے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اولیائے کرام اور اللہ پاک کی نیک بندیوں کے واقعات سُنے کہ یہ کتنی عبادت کرتے، مناجات (دُعا) کرتے اور ساری ساری رات اللہ پاک کا ذکر کرتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، الغرض زندگی بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اللہ پاک سے بہت ڈرتے تھے اور خوفِ خدا کے پیکر ہوتے تھے۔ یقیناً "خوفِ خُدا" ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے خوفِ خدا بڑی اَہمیَّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور ممنوع چیزوں سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہی ہے۔

نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ" یعنی حکمت کا سَرچشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۷۴۴) جبکہ اللہ پاک خود پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

(پ ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۵)

معلوم ہوا کہ **خوفِ خدا** بندۂ مؤمن کے ایمان کی نشانی ہے۔ آیئے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خوفِ خدا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زار و قطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے: اے اللہ پاک! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا (Blind) اُٹھانا۔ لوگوں کو یہ عجیب و غریب دُعا

سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے پوچھا، اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا: مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ جواب ملا: میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔ (خوفِ خدا، ص۱۱۹)

مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم　　تِرے خوف سے یاخدا! یاالٰہی!
تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ　　میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا۔ اے کاش کہ غوثِ پاک کے صدقے ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے۔

یاد رکھئے! **خوفِ خدا** بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے تو اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ **خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے، **خوفِ خدا** گناہوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت (Sign) ہے، **خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت و قُربت کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** شریعت کا پاسدار بنانے والا ہے۔ **خوفِ خدا** انسان کے ظاہر کو سنوارنے والا ہے، **خوفِ خدا** انسان کے باطن کا نگہبان ہے، **خوفِ خدا** حقوق العباد (یعنی بندوں کے

حقوق) کی ادائیگی کا محافظ ہے، **خوفِ خدا** حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے، **خوفِ خدا** سے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور **خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

الغرض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

آیئے یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنی کیا ہے چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔

یہ نیک صفت بھی اولیائے کرام کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جز ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اولیائے کرام کی زندگی علم و عمل کا مجموعہ ہوتی ہے اور علم خوفِ خدا کے حصول کا ذریعہ ہے اور علم اللہ پاک کی معرفت کا ذریعہ ہے اور جب معرفتِ الٰہی زیادہ ہو گی تو بندہ عمل کی طرف بھی زیادہ راغب ہوتا ہے۔ خود سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باوجود بہت بڑے عالم و عابد ہونے کے خوفِ خدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے ساتھ ہمارے دیگر اسلاف بھی خوفِ خدا رکھنے والے ہوتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا یحیی بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی بارُعب شیخ الحدیث تھے، لیکن آپ پر خوفِ خدا کا بڑا غلبہ تھا۔ آپ دن رات روتے رہتے یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں میں ہمیشہ آشوبِ چشم (آنکھ دُکھنے کی وجہ سے جو سُرخی ہو، اُس) جیسی سرخی رہتی تھی۔ یہ دیکھ کر بعض لوگوں نے عرض کی: "حضور! آپ کی

آنکھوں کا علاج یہی ہے کہ آپ رونا چھوڑ دیں۔" تو آپ نے فرمایا: "اگر یہ آنکھیں اللہ پاک کے خوف سے رونا چھوڑ دیں تو پھر ان میں کون سی بھلائی باقی رہ جائے گی؟" (اولیائے رجال الحدیث ص ۲۵۷ از خوفِ خدا، ص ۷۲)

حضرت علی بن بکّار بصری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بہت بڑے محدث اور زہد و تقویٰ سے متصف بزرگ تھے۔ آپ کے دل پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ تھا کہ دن رات روتے رہتے حتی کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۹۶، خوفِ خدا، ص ۷۳)

حضرت سَیِّدُنا ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بڑے نامور محدث تھے۔ آپ بہت ہی سحر بیان واعظ بھی تھے۔ وعظ کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پھُوٹ پھُوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے آپ کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے اور آپ کے بیان کا سننے والوں پر ایسا اثر ہوتا کہ بعض لوگ تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جاتے اور بعض انتقال کر جاتے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن مبہوت و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، خوفِ خدا، ص ۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا! اے کاش ان کے صدقے ہمیں بھی یہ عظیم نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج خوفِ خدا سے خالی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کی مستیوں میں ایسی غرق ہوئی ہے کہ نہ تو گناہوں سے بچتی نظر آتی ہے اور نہ ہی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ایمان کی سلامتی کی فکر کو بظاہر فراموش کرتی نظر آ رہی ہے، ایسوں کے لیے مقامِ عبرت ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے

کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے (یعنی چھن جانے) کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اللہ پاک کے خوف سے رونے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** نیک اعمال کی کثرت کے باوجود بھی توبہ واِستِغْفَار کرنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** فکرِ آخرت کے لئے بے چین رہنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** قبر و حشر کے خوف سے لرزنے والے تھے، جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک سے اسی طرح ڈرنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوف زدہ رہنے والے تھے اور **ہمارے بُزرگانِ دین** اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھن رکھنے والے تھے، بِلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنوں میں قدر دان تھے، انہیں اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین تھا جبھی ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ہمیں چاہیے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات، ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے **ایمان کی حفاظت** کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ واِستِغْفار کریں اور اپنے

ظاہر و باطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، اچھی صحبت اپنائیں، بُرے دوستوں اور بُری دوستی سے بچیں، سوشل میڈیا(Social Media) کے غلط اِستعمال(Miss Use) سے اپنے آپ کو بچائیں، جی ہاں! موجودہ دَور میں ایمان کی بربادی میں **اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا**(Social Media) کے غلط اِستعمال کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ بعض اوقات اِنسان "**ضرورت**" کے نام پر کئی خواہشات کی تکمیل پوری کرنے میں اپنی عمر یونہی گزار دیتا ہے اور خواہشات ہیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ **اے کاش!** ہم ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔

تیرے ڈر سے سَدا تھَر تھَراؤں　　خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائل بخشش، ص، ۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور تحصیلِ عِلمِ دِین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر بزرگانِ دین کے پاکیزہ اوصاف سے متعلق سُن رہے تھے۔ ان کے عمدہ اوصاف میں سے ایک وصف **حصولِ علم** بھی ہے۔ یقیناً آج عِلمِ دِین کے حصول کے لیے جو سہولیات(Facilites) ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں، پہلے تحصیلِ علم کے لیے قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں، پھر بھی ہمارے اسلاف بچپن ہی سے علمِ دین کی طرف مائل ہو جاتے تھے، یوں آخر دم تک ان کا تعلیم و تَعَلُّم (یعنی علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے) کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے **علمِ دین** سیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے،

آیئے اس کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ منقول ہے کہ ابھی آپ کم سن (یعنی چھوٹی عمر کے) تھے کہ اپنی والِدۂ مُحْتَرَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۷ ملخصاً)

دورِ طالب عِلْمی کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لِیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ (Studey) جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔(قلائد الجواهر، ص۱۰ ملخصاً)

مُشکلوں میں دے صَبْر کی تَوفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

عِلْمِ دِین کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین سیکھنے کا ذہن دینا چاہئے۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے اِس پُر فتن دَور میں "**مدنی چینل**" بہت بڑا معاون و مددگار ہے، ☆ **مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالا مال مختلف سلسلے

عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا، ☆ **ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا ☆ **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالا مال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص 618 پر لکھا ہے: ☆ علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆ اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ ☆ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے ☆ یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ ☆ (اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو ☆ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں ☆ یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے ☆ یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں ☆ اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۶۱۸، بتغیر) **یاد رہے!** بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔

جیسا کہ نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُروَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔

☆ لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے۔ ☆ اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹُوٹ جاتی ہے) یہ سیکھنا فرض ہے۔ ☆ پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوَری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے)۔ ☆ جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے۔) ☆ اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆ نکاح کرنا چاہے تو اس کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆ تاجر کو تجارت کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆ خریدار کو خریدنے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆ نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆ (الغرض!) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ ☆ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ ☆ اسی طرح باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ (یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔) ☆ باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بغض و کینہ، شُماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا (بھی) ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ☆ مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۱۳۵ بتغیر) ان علوم کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے امیرِ اہلسنّت کی تصنیف "**نیکی کی دعوت**" ص 135 کا مطالعہ اِنتہائی مُفید رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **علم ِ دِین** انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علم ِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علم ِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علم ِ دین**

گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علم ِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علم ِ دین** دنیا و آخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علم ِ دین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **علم ِ دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **علم ِ دین** خلقِ خدا کی محبت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علم ِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علم ِ دین** میں دِین بھی ہے، **علم ِ دین** میں دنیا بھی ہے، **علم ِ دین** میں سکون بھی ہے، **علم ِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علم ِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علم ِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق و ذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، **اے کاش!** ہر باپ یہ تمنّا رکھتا ہو کہ میرے مرنے کے بعد میری اولاد میں سے کوئی **غُسلِ میّت** دے، میری اولاد میں سے کوئی میرا **جنازہ** پڑھائے، میری **تدفین** کے وقت میری اولاد **قبر پر تِلاوتِ قرآن** کر کے میری اندھیری قبر میں روشنی کے سامان کا ذریعہ بنے، میری اولاد میرے لیے **اِیصالِ ثواب** کرے، مگر یاد رکھئے! یہ تمنّائیں جبھی پوری ہو سکیں گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔

اسلاف کا شوقِ علم دین

عِلْمِ دِین ایک ایسی انمول دولت ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ خود بھی اس دولت کو پانے کی کوشش کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عِلْمِ دِین کی تعلیم دلواتے، آیئے اس پر کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ، ایک بار بادشاہِ وقت خلیفہ ہارون رشید نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: "میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔" ہارون رشید نے عرض کی: "وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔" فرمایا: "یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔" غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اُترا اور مامون رشید کو کہا: "او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں استاذ کے بے حد ادب و تعظیم کرنے کا درس ملا ساتھ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ خلیفہ ہارون رشید کی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھانے کی دِلی خواہش تھی، جبھی اس نے حضرتِ امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کو پڑھانے کی التجا (Request) کی اور اس سلسلے میں امام کسائی کی تمام شرطیں بھی قبول کیں۔

اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی استاذ تھے انہیں اپنی اولاد کا نگران استاذ مقرر فرمایا۔ (از عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص ۵۵)

اسی طرح ہمارے اسلاف بھی بچپن ہی سے علمِ دین کی تحصیل میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حُجّۃُ الاِسلام حَضْرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ دین کی اَہَمِّیَّت کا بہت احساس تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادگان محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہ زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادگان کے لیے کچھ اثاثہ بھی بچایا جو ان کے انتقال پر ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم اور سفر تکمیلِ علم میں بہت کام آیا۔ (مقدمۂ احیاء العلوم مترجم از علامہ صدیق ہزاروی، ص ۱۸ ملخصاً)

اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین کی طرف متوجہ ہوئے، یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے اور صِرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المُتکلّمین مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۷ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے بن جائیں، عِلْمِ دِین سیکھنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے کچھ مدنی کام جیسے مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی قافلے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، چوک درس اور مسجد درس وغیرہ بالخصوص عِلْمِ دِین سیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح علمِ دین سیکھنے کا ایک ذریعہ ہفتہ وار **"مدنی مذاکرہ"** بھی ہے، مدنی مذاکرہ دعوتِ اسلامی

کے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مُذاکَرہ" دیکھتے، سنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے گُناہوں سے نَفرت پیدا ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس** (Updates) مِلتی ہیں۔☆مَدَنی مُذاکرہ عِلمِ دِین کی تَرَقّی کا باعِث ہے۔☆مَدَنی مُذاکرہ، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تَجرِبات سے مَدَنی تَربِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَربِیَت بھی ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے **مُختَلِف** سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تَوبہ کر چُکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکَرے"** میں اَوَّل تا آخر شِرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکَرے میں شِرکت کی دَعْوَت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی خُوب خُوب

بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرے کے عِلاوہ مُختَلِف مَواقِع پر بھی مَدَنی مُذاکَروں کا سِلسِلہ ہوتا ہے، مَثَلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رَبِیعُ الْاَوَّل کے **12 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رَبِیعُ الآخِر کے **11 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رجب میں غریب نواز کی چھٹی شریف کے 6، ماہِ رَمَضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکَرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکَرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِن مَدَنی مُذاکَروں میں بھی اوّل تا آخر شِرکت کرکے دُنیا و آخِرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بَھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغِیب مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکَرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نَوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجِبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مَدَنی حُلیَہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عِشْق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ڈاکٹرز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**مجلس ڈاکٹرز**" بھی ہے۔

موجودہ دَور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر اَیلوپیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکْثریَّت فَرض عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبقے کے لیے ایک الگ سے شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ان تمام شعبہ جات کی مَجالس کا بُنیادی مقْصَد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض عُلُوم کی اَہَمِیَّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ کے مُطابِق زِنْدگی گُزارنے کا مدنی ذِہْن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سنت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

آیئے بیعت ہونے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ☆دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے، شَرِیْعَت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ (آدابِ مرشدِ کامل، ص۱۳) ☆ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ (آداب مرشد کامل، ص۱۲) ☆شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت سنت متوارثہ مسلمین (یعنی مسلمانوں میں چلنے والا پُرانا طریقہ) ہے اور اس میں بے شمار منافع و برکت دین و دنیا و آخرت ہیں۔ (فتاوی رضویہ ۲۶/۵۷۵) ☆پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۱۳) ☆جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہئے (فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۷۹) ☆ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ (فکرِ مدینہ، ص ۱۶۱) ☆ مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ (آدابِ مرشد کامل، ص ۲۲) ☆ ایک مُرید کے دو شیخ (پیر) نہیں ہوسکتے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/۵۸۰) ☆ جو مُرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا (فتاوی رضویہ، ۲۶/۱۳۶) ☆ جو پیر سُنّی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسِق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۴) ☆ بذریعہ قاصد یا خط مُرید ہو سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۵) ☆ پیر کے افعال واَقوال پر اعتراض سخت حرام اور مُوجبِ محرومی برکاتِ دَارَین ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۸) ☆ مُرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِدِ کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہئے۔ (آداب مرشد کامل ص ۹۸) ☆ مُرید کو ہر وقت محتاط اور بااَدَب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔ (آداب مرشد کامل ص ۷۰) ☆ حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لَوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۹)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: (۱) صحیح العقیدہ سُنّی ہو۔ (۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ (۳) فاسقِ مُعلِن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہِ صغیرہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر عَلَی

الاعلان کرے تو فاسقِ مُعْلِن ہے۔)(۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک متّصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی** "میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّد محمود کُردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: میری والدۂ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد (یعنی حضرت سیِّد محمود کُردی کے نانا جان) جن کا نام محمد تھا، انہوں نے مجھے وَصِیَّت کی تھی کہ جب میرا اِنتقال ہوجائے اور مجھے غُسل دے لیا جائے تو چَھت سے میرے کَفن پر ایک سَبز رنگ کا رُقعہ (Paper) گرے گا جس میں لکھا ہوگا "هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مُحَمَّدِنِ العَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّار یعنی محمد جو عالِم ہے،

اسے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔ ''اُس رُقعے کو میرے کَفن میں رکھ دینا۔'' چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گِرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے اِن کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح صفحے کے اُوپر سے پڑھا جاتا تھا، اسی طرح صفحے کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ اَمّی جان نے فرمایا: ''کَانَ اَکْثَرُ عَمَلِہٖ دَوَامُ الذِّکْرِ مَعَ کَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِی یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکرُ اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ **دُرُودِ پاک کی بھی کثرت** کیا کرتے تھے۔'' (سعادَۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفۃ السادسۃ والتسعون، ص ۱۵۲)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! درودِ پاک کتنا بہترین وظیفہ ہے کہ اس کی برکت سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے جہنَّم سے آزادی کا پروانہ آگیا، جن لوگوں نے نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک پڑھنے کی یہ برکت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، تو یقیناً ان کا بھی درود وسلام پڑھنے کا ذہن بنا ہوگا۔ لہٰذا خصوصاً دُکھیاروں، غم کے ماروں، پریشان حالوں، مصیبتوں میں گھرے لوگوں، مریضوں، **حَرَمینِ طیِّبَین** کی حاضری کی تڑپ رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف

پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپناوظیفہ بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُرودِ پاک کے فضائل پر مشتمل بہت سی کُتُب لکھی جاچُکی ہیں، وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام بھی اس کے فَضائِل و ثَمرات اور اس کی برکات کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ آیئے! مزید سنتے ہیں کہ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے خوش نصیب مسلمان کو اس کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، چنانچہ

"تفسیر صراطُ الْجِنان" جلد8 صفحہ نمبر81 پر لکھا ہے کہ (1)جو خوش نصیب رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر اللہ پاک، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود دُرود بھیجتے ہیں۔ (2)درود شریف خطاؤں کا کفّارہ بن جاتا ہے۔ (3)درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ (4)درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (5)گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (6) درود بھیجنے والے کے لئے درود خود اِستغفار کرتا ہے۔ (7)اس کے نامۂ اعمال میں اجر (ثواب) کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مِثْل ہوتا ہے۔ (8)درود پڑھنے والے کو اجر (ثواب) کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔ (9)درود شریف اس شخص کے لئے دنیاوآخرت کے تمام اُمور (کاموں) کیلئے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔ (10)مَصائب (مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔ (11)اس کے درودِ پاک کی حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گواہی دیں گے۔ (12)اس کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (13)درود شریف سے اللہ پاک کی رِضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ (14)اللہ پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔ (15)عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ (16)میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (17)حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع

مُیَسّر آئے گا۔(18)قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔(19)جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔ (20)پُل صراط پر چلنا آسان ہو گا۔(21)مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دیکھ لے گا۔(22)جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔(23)درود شریف پڑھنے والے کو بیس(20) غزوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ (24)درود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔(25)یہ سراپا پاکیزگی وطہارت ہے۔(26)درود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔(27)اس کی وجہ سے سو(100) بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔(28)یہ ایک عبادت ہے۔(29)درود شریف اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔(30)درود شریف مجالس (محافل) کی زینت ہے۔(31)درود شریف سے غُربت وفقر دُور ہوتا ہے۔(32)زندگی کی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔(33)اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔(34)درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا۔(35)درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے پوتے نفع (فائدہ) پائیں گے۔(36)وہ بھی نفع (فائدہ) حاصل کرے گا جس کو درودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔(37)اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم، رءوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب نصیب ہو گا۔ (38)یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے۔(39)نفاق (مُنافَقَت) اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔(40)درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔(41) خواب میں حضورِ اکرم، نبیِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت ہوتی ہے۔(42)درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔(43)درود شریف تمام اَعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل

ہے۔(44)درود شریف دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش(یعنی فائدہ دینے والا) ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفے میں اس سمجھدار آدمی کے لئے بہت وسیع (زیادہ)ثواب ہے۔

اللہ کریم ہمیں بکثرت درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے،اٰمین۔(صراط الجنان،۸/۸۱)

کربلا والوں کا صدقہ یانبی!
دُور ہوں رَنج و اَلَم چشمِ کرم
وردِ لب ہر دم دُرودِ پاک ہو
یا شہِ عرب و عجم! چشمِ کرم

(وسائل بخشش،ص۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم اوراد و وظائف کی برکتیں، آداب و شرائط، واقعات و حکایات، قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان کے علاوہ بعض قرآنی سورتوں کے فضائل، برکات و خصوصیات اور معلومات سے بھرپور مدنی پھول بھی بیان کیے جائیں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وظیفے کی برکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں

مشہور سیرت نگار حضرت سیدنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، حضرت مالک اشجعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضور نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میرا بیٹا عوف (دشمنوں کی) قید میں ہے، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف یہ پیغام بھجوادو کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُسے کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس وظیفے کی برکت سے ان کی بیڑیاں ٹُوٹ گئیں، وہ دشمنوں کی قید سے نکل کر ان کی ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑے۔ راستے میں ایک چراگاہ میں دشمنوں کے جانور چر رہے تھے۔ آپ نے انہیں پکارا تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ جب آپ گھر پہنچے تو دروازے (Door) پر آکر اپنے والدین کو پکارا تو ان کے والدین خوشی سے جھُوم اُٹھے اور حیرت بھی کر رہے تھے کہ عوف تو قید میں تھے پھر کیسے یہاں آگئے؟۔ بہر حال جب ان کے والدین اور ان کا خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُونٹوں کے زبردست ریوڑ کے ساتھ موجود ہیں، آپ نے اپنے والدین سے اپنے اور اُونٹوں کے معاملے سے آگاہ کیا۔ آپ کے والدِ محترم نے آپ سے فرمایا: ٹھہرو! میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان اُونٹوں کے بارے میں سوال کروں گا (کہ یہ اونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟) چنانچہ آپ کے والدِ محترم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عوف اور اُونٹوں کے بارے میں عرض کی، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: ان اُونٹوں کو تم جو چاہو کرو (یعنی وہ اُونٹ تمہارے لئے حلال ہیں)۔ **تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، سورۃ الطلاق، تحت الآیۃ: ۲، ۳، ۸/۱۷۰**

شُکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل اُن پہ فِدا جانِ حَسَنؔ اُن پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۲۰۷)

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اوراد و وظائف کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے قید میں ڈال دیا، آپ نے حضور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ وظیفے کو کثرت سے پڑھا تو قدرتِ الٰہی کے جلوؤں کی بہاریں آگئیں، اللہ پاک کی مدد شاملِ حال ہوگئی، بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ گئیں، قید سے آزادی نصیب ہوگئی، آپ کی کرامت سے اونٹوں کا ریوڑ آپ کی آواز پر آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپ اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرنے کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر کی جانب رواں دواں ہوگئے۔ بیان کردہ حکایت سے جہاں بہت سے خوشبو دار مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں وہیں ہمیں **لَاحَوْل** شریف کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا طاقتور (Powerfull) وظیفہ ہے جو مشکلات کی دلدل سے نکالنے میں نہایت فائدے مند ہے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آگھیرے مثلاً دل کی گھبراہٹ ہوتی ہو، جانی یا مالی نقصان ہوجائے، مثلاً گاڑی، سامان یا رقم چوری ہوجائے، گھر، دُکان یا فیکٹری میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہوجائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کردے، حالات خراب ہوجائیں، ناحق کسی مقدمے (Case) میں پھنسادیا جائے، کوئی حادثہ ہوجائے، قرض خواہ قرض لوٹانے کا تقاضا کریں، آندھی، سیلاب یا زلزلہ آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہوجائے الغرض ہر حال میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کی کثرت کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے لاحول شریف کے فضائل اور اس کی برکات

کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت کے لئے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

(1)...ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: ۲۷۰۴، ص ۱۱۱۲)

(2)...ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی، وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ۱۰/۱۱۸، حدیث: ۱۶۸۹۷)

(3)...ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا تو یہ (اس کے لئے) ننانوے (99) بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج و غم ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قول لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ۲/۲۹۱، رقم: ۲۴۴۸)

(4)...ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو، عرض کی ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں، ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ پس اللہ پاک اس کی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ، ص ۱۲۰)

اس کے علاوہ علمائے کرام نے بھی لَاحَوْل شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم

اجمعین)فرماتے ہیں:جو کوئی صبح و شام اِکّیس(21)بار لَاحَوْل شریف(یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم)پانی پر دم کرکے پی لیا کرے تواِنْ شَآءَ اللہ وَسوسۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔

(مِرآۃ المناجیح،۱/۸۷ملخصًا)

بلاؤں نے مجھے ہر سَمت سے کچھ ایسا گھیرا ہے　　مرے بڑھتے ہی جاتے ہیں مسائل یارسولَ اللہ
تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسِطہ میں چار یاروں کا　　مِرے ہوجائیں طے مشکل مراحل یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم،ص۳۳۵)

صبح وشام کی تعریف:

شَیْخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **شجرۂ، قادِریہ،رضویہ،ضیائیہ،عطاریہ** کے صَفحہ نمبر11پر **صبح اور شام کی تعریف** بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:آدھی رات ڈَھلے سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک **"صُبح"** ہے۔اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپَہَر ڈَھلے (یعنی ابتِدائے وَقْتِ ظُہر) سے لے کر غُرُوبِ آفتاب تک **"شام"** ہے۔اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔(شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ،ص۱۱)

آیئے!**فتاویٰ رضویہ** جلد23،صفحہ398سے **اورادووظائف** سے متعلق کچھ معلوماتی مدنی پھول سنتے ہیں:

1. جب بھی کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو وہ کسی جائز کام کو پورا کرنے کے لیے،اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی کرنے کا ذریعہ ہو۔نیز وظیفہ پڑھنے والا وظیفے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ

بنائے اور ثواب کی نیّت سے وظیفہ کرے۔

2. ان نیّتوں کے ساتھ وظیفہ مسجد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

3. اگر وظیفہ صرف اسی نیّت سے کیا جائے کہ میرا کام ہوجائے تب بھی جائز تو ہے مگر ثواب نہیں ملے گا اور ایسے وظیفے مسجد میں نہ کرنا بہتر ہیں۔

4. یہ کیسے پتہ چلے کہ وظیفہ ثواب ودعا سمجھ کر کررہے ہیں یا اپنا مقصد پانے کے لیے؟ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وظیفہ کرنے کے باوجود مقصد نہ مِلا تو وظیفہ ہی چھوڑ دیا تو یہ وظیفہ اپنا کام نکالنے ہی کے لیے تھا، کیونکہ اگر دعا وثواب سمجھ کر کرتے تو جاری رکھتے۔

5. وظیفہ جائز کام کے حصول کے لیے ہو۔ اگر ناجائز کام کے لیے ہو مثلاً میاں بیوی میں لڑائی کروانے کے لیے تو ایسا وظیفہ حرام ہے۔

6. وظیفہ اگر کسی جائز کام کے لیے ہی ہو، مگر کسی ناجائز طریقے سے ہو مثلاً سفلی عِلْم وغیرہ کے ذریعے تب بھی حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۸۹ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق اس کو چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے، مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر پرہیز کروگے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد عِلاج ہوگا، اگر بدپرہیزی کی تو سوائے پیسہ ضائع کرنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب مریض اگر اپنے طبیب کی ہدایت کے مطابق دوا(Medicine)وقت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ جلد صحت

یاب ہوجائے گا، لیکن اگر وہ دواوقت پر نہ کھائے، منع کی گئیں چیزیں بھی ڈَٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل ودماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہوجائے گا؟تو یقیناً ایسا شخص بہت ہی بڑا نادان ہے۔اسی طرح اوراد ووظائف کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی شخص اوراد ووظائف کے اُصول وقوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہئے، ان سے غافل رہے اور جن سے بچنا چاہئے، ان میں مُبْتَلا رہے، اس کے دل وماغ میں اس کے خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہوگی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے روزگار میں برکت ہوگی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت نازل ہوگی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہوگی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دماغ خراب تو نہیں جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہوگا وغیرہ تو ایسا شخص اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کو اوراد ووظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہوگا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اوراد و وظائف کی شرائط و آداب کی رعایت کرنے والے کو اس کے بھرپور فوائد و ثمرات ملتے ہیں، چنانچہ

اورادووظائف کے ضروری آداب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** میں ہے: یادرکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب کہ اسی ترکیب سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے، اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط کچھ

ترکیبیں کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی، عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور فیوض وبرکات حاصل نہ ہوں گے، ان شرائط میں سے سات(7) شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی اُمید رکھنا نادانی ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

اعمال اور دعاؤں کی 7شرائط

(1)حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔(2)سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔(3) نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لئے کرنا۔(4)شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔(5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگانِ دِین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا۔(6)جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری(یعنی مکمل توجہ)کے ساتھ پڑھنا۔ (7)جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین(conviction)اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک وشبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

ان 7 شرائط کے علاوہ اعمال ووظائف کے کچھ **ضروری آداب** بھی ہیں۔ ہر عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان آداب کا بھی خیال ولحاظ رکھے، ورنہ دُعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آیئے!چند اہم اور **ضروری آداب** کا تذکرہ سنتے ہیں:

وظائف کے 9ضروری آداب

(1)ہر عمل یا وظیفہ کرتے وقت نہایت ہی **خشوع و خضوع** کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی و نیاز مندی کا اظہار کرے۔(2)ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات

کرے۔(3)ہر عمل ہر وظیفہ کے اوّل و آخر درودِ پاک کاوِرد کرے۔(4)وظیفوں کے بعدجب اپنے مقصد کے لئے دعامانگے توایک ہی مرتبہ دعامانگ کربس نہ کردے بلکہ بار بار گڑگڑا کر خداسے دعا مانگے۔(5)جہاں تک ہوسکے ہر دعااوروظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمدو رفت ہونہ کسی کی کوئی آواز آئے۔(6)کسی مسلمان کونقصان پہنچانے کے لئے ہر گز ہر گزنہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔(7)جب کوئی عمل کرے یاوظیفہ پڑھے تواس دوران بہت کم کھائے اورسادہ غذا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔(8)وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کاخاص طورپر خیال ولحاظ رکھے بلکہ خوشبو / عطر(fragrance) بھی استعمال کرےاورظاہری پاکی وصفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔(9)ہر عمل اچھے وقت میں کرے اور ہر وظیفہ قبلہ کی جانب رُخ کرکے پڑھے۔(جنتی زیور،ص۵۷۵،۵۷۶ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!بسااوقات **اوراد و وظائف کے فضائل وبرکات** سُن کرپڑھنے کا ذہن تو بنتاہے، مگراِس پراِستقامت نہیں مِل پاتی،اس کی2**بُنیادی وجوہات** ہوسکتی ہیں،ایک تو یہ کہ شاید ہمیں دُرست پڑھنانہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم **اوراد و وظائف** پڑھنے سے محروم رہتے ہیں،اِس کمزوری کو دُور کرناچاہئے،ویسے بھی ہمیں نمازتوپڑھنی ہی پڑھنی ہے،تِلاوتِ قرآن توکرنی ہی ہے،ہم **قرآنِ کریم** دُرست پڑھناسیکھ لیں،اس کی برکت سے **اوراد و وظائف** دُرست پڑھنا آسان ہوجائے گا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ!دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **قرآنِ کریم** کومخارِج کی دُرستی کے ساتھ پڑھنے کا باقاعدہ اِہتمام کیاجاتاہے، **مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان** کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں **مدرسۃ**

المدینہ بالغان مساجد، **مارکیٹوں** اور **دفاتر وغیرہ میں** لگائے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ قرآن ،فی سبیل اللہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ان عاشقانِ رسول میں ہم بھی شامل ہوکر دُرست مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

دعوتِ اسلامی ہمیں **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن قرآنِ کریم پڑھنے کا موقع بھی مُہیّا کررہی ہے۔

اوراد و وظائف میں سُستی کی دُوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ شاید ہم جلد گھبر اجاتے ہیں کہ فُلاں وظیفے پر تواِتنا وقت لگتاہے، میرے پاس تو اِتناوقت ہی نہیں ہے،اِس کمزوری کو دُور کرنے کے لیے آیئے !ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اگر کسی نے طویل(Long Rootپر)سفر کرناہو، مثلاًمرکز الاولیاء(لاہور)سے **باب المدینہ** (کراچی)جاناہوتووہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیے گئے **کلومیٹرز کے نشانات** کودیکھتاہے کہ اب اِتناسفر باقی ہے، اب اِتناسفر باقی ہے، ان **کلومیٹرز کے نشانات** کودیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتاہے کہ شاید اُس کاسفر آسان ہوتاجارہاہے، یہاں تک کہ وہ اپنی **منزل پر پہنچ** جاتاہے۔

اِسی طرح **ثواب پر نظر** رکھی جائے اوراوّلاًچند وظائف کے لیے **وقت کااندازہ** کرلیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وقت لگتاہے، مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت پر تقریباً5منٹ لگتے ہیں، **شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** میں دِیے گئے **اوراد و وظائف** میں سے **روزانہ کا** ایک وظیفہ ہے جسے 70 **بار** پڑھنا ہوتاہے اور وہ ہے **"اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ"**،اِس پر تقریباً**4منٹ** لگتے ہیں،

166 بار یہ پڑھنا ہوتا ہے "لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ"، (آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ") اِس پر تقریباً **سوا4منٹ** لگتے ہیں، 111 بار اگر یہ دُرود شریف "**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**" پڑھا جائے تو تقریباً **ساڑھے4**($4^{1}/_{2}$)**منٹ** لگتے ہیں۔ **تینوں قُل** (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس) پڑھنے والے کے لیے **ہر بلا سے حفاظت** کی خوشخبری ہے، اس وظیفے پر تقریباً **ڈیڑھ**($1^{1}/_{2}$) **منٹ** لگتا ہے۔ اِس طرح ہم غور کرتے جائیں، کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے، جن پر بہت مختصر وقت یعنی صرف چند منٹ لگتے ہیں، اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے **فضول گفتگو** میں گزر جاتے ہوں گے، جس میں **غیبت** بھی ہو جاتی ہوگی، کئی مسلمانوں کی **دِل آزاری** بھی کر دیتے ہوں گے، زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے **جھوٹ** بھی نکل جاتا ہوگا۔ **اللہ** پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا **ذِکر** کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے　　میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جو خوش نصیب اوراد و وظائف کی شرائط اور آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کوئی وظیفہ یا وِرد کرتے ہیں تو ان کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے دامن کو گوہرِ مراد سے بھرنے (یعنی اپنی مُراد کو پانے) میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

”مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ“کا وظیفہ کرنے پر اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن زَیَّات رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مَعْروف کَرخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: حضور! آج صبح ہمارے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس یہ خبر لے کر آیا ہوں تاکہ آپ کی برکت سے ہمارے گھر میں بھلائی اُترے۔ حضرت سیِّدُنا مَعروف کَرخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور سو(100) مرتبہ یہ الفاظ کہو: مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ یعنی اللہ پاک نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس نے سو(100) مرتبہ یہ الفاظ دُہرائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دوبارہ یہی الفاظ کہو۔ اس نے سو(100) مرتبہ پھر وہی الفاظ دُہرائے۔ فرمایا: پھر وہی الفاظ دُہراؤ۔ اس طرح پانچ(5) مرتبہ اس کو حکم دیا۔ چنانچہ اس نے پانچ سو(500) مرتبہ وہ الفاظ دہرائے۔ اتنے میں وزیر کی والدہ اُمِّ جَعفَر کا خادم ایک خط اور تھیلی لے کر حاضر ہوا اور کہا: اے مَعروف کَرخی! اُمِّ جَعفَر آپ کو سلام کہتی ہے، اس نے یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور کہا ہے کہ غریبوں اور مسکینوں میں یہ رقم تقسیم فرما دیجئے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیغام لانے والے سے فرمایا: رقم کی تھیلی اس شخص کو دے دو، اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ اس نے کہا: یہ پانچ سو(500) درہم ہیں، کیا سب اسے دے دوں؟ فرمایا: ہاں! ساری رقم اسے دے دو۔ اس نے پانچ سو(500) مرتبہ **”مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ“** کہا تھا۔ پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ پانچ سو(500) درہم تمہیں مُبارَک ہوں، اگر اس سے زیادہ مرتبہ کہتے تو ہم بھی اتنی ہی مقدار مزید بڑھا دیتے۔ جاؤ! یہ رقم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ (عیون

الحکایات،ص۲۷۷)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہو گا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 2 مدنی پھول حاصل ہوئے:(1)پہلے کے لوگوں کو جب کوئی نعمت ملتی،پہلے کے لوگوں کو جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضر ہوجاتے تھے،انہیں معلوم تھا کہ اللہ والے اللہ پاک کے محبوب اور مقرب بندے ہوتے ہیں،اللہ والے اللہ پاک کی عطا سے بااختیار ہوتے ہیں،اللہ والوں کے پاس اللہ پاک کی عطا سے اللہ پاک کی نعمتوں کے خزانے ہوتے ہیں،اللہ والوں کی برکتیں لینا باعثِ سعادت ہے،اللہ والے،اللہ پاک سے مِلا دیتے ہیں اور اللہ والوں کے در پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا کیونکہ یہ حضرات اللہ پاک کی عطا سے اپنے عقیدت مندوں کو ان کی امیدوں سے زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔(2)دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ اللہ والوں کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کی بھی بہت زیادہ برکات ہیں،بعض لوگ بازاروں میں دستیاب عملیات کی کتابیں خرید لاتے ہیں،اسی طرح بعض لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی وظیفہ تلاش کر لیتے ہیں،پھر اپنی کسی بھی مشکل و بیماری میں کسی باعمل عامل / کسی صحیح العقیدہ ولیِ کامل کے پاس جانے یا ان سے اجازت لینے کے بجائے خود ہی عامل بن بیٹھتے ہیں،یوں ہی بعض لوگ اپنی طرف سے وظائف ایجاد کر کے نیم حکیم خطرۂ جان بن کر دوسروں کی زندگی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسوں سے

متعلق پھر آئے دن خبریں(News) سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں کادِماغ پلٹ گیا،فُلاں پاگل ہوگیا وغیرہ۔لہٰذا کتابوں،انٹرنیٹ اور اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرنے کے بجائے ہمیشہ کسی باعمل ومُستَنَد عامل یا پیرِکامل کے بتائے ہوئے وظائف ہی پڑھنے کی ترکیب ہونی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!موجودہ دور میں شیخِ طریقت،امیرِاہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صورت میں ایک کامل واکمل عامِل،عالِم اور پیرِکامل موجود ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ **تعویذات ووظائف** انتہائی پُرتاثیر ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کے تحت مشہور قرآنی سورتوں، دُرُودوں،روحانی وطبّی علاجوں اور خوشبودار مدنی پھولوں کا دلچسپ مدنی گلدستہ **"مدنی پنج سورہ"**،علاج کے گھریلو نُسخوں پر مشتمل مدنی گلدستہ **"گھریلوعلاج"** اوراللہ کریم کے مبارک ناموں کی برکتوں سے معمور رسالہ **"چالیس(40)روحانی علاج مع طِبّی علاج"** کے تحفے اُمّت کو عطا فرمائے ہیں۔ان کے علاوہ ان رسائل **"بیمار عابد"**،**"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"**،**"چڑیا اور اندھا سانپ"**،**"مینڈک سُوار بچھو"** اور کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سینکڑوں وظائف تحریر فرمائے ہیں۔

لہٰذا اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے رہنے اور جعلی عاملوں کے ہتھے چڑھنے کے بجائے ان کتب ورسائل کو آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.ilyasqadri اور **www.dawateislami.net** سے ان کتب ورسائل کو

پڑھا بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

12مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام"بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبتوں، تکلیفوں، پریشانیوں، بیماریوں اور لاعلاج سمجھے جانے والے امراض سے نجات پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ذمہ داری لے لیجئے۔

یادرہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کی جماعت سے فراغت کے بعد روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کی ترکیب ہوتی ہے۔ (**یادرہے!** بعدِ فجر مدنی حلقے میں صِرف **فیضانِ سُنّت** سے ہی درس کی ترکیب ہوتی ہے)

12 مدنی کاموں میں سے یومیہ اس مدنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے کی برکت سے آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆بعدِ فجر مدنی حلقہ کسے کہتے ہیں؟، ☆مدنی حلقہ لگانے کا طریقہ، ☆اسلاف کے مدنی حلقے، ☆مدنی حلقے کے معمولات کی وضاحت ☆فیضانِ سُنّت کے متعلق مفید باتیں، ☆شجرہ شریف پڑھنے کی برکتیں، ☆دعا کے فوائد

☆اِشراق وچاشت کی برکتیں،☆مدنی حلقہ لگانے کے فوائد اور☆مدنی حلقہ لگانے کی چند احتیاطیں وغیرہ

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کوترجمہ وتفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرَہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا تذکِرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء،۷/۳۳۵،رقم:۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!بُزُرگانِ دِین کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔آیئے!بطورِ تَرْغِیْب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور شجرہ شریف پابندی سے پڑھنے کی نیّت کیجئے۔چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً14سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور6سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔جہاں اُن کا اپنا کاروبار(Business)ہے۔اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے

والوں کی ضَرورت پڑی۔اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے،وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھاناپڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرَۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرَۂ عَالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرَہ دِیا۔اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھناشروع کر دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَجَرَۂ عَالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پارہا تھا حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشْکِلیں حَل کر شَہِ مُشکِل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے

(شرح شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جس طرح تعویذات ووظائف مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں فائدے مند ہیں،اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی پریشانیوں اور بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین وظیفہ ہے،تِلاوتِ قرآن کی برکت اور اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں، چنانچہ

قرآن سے علاج

ایک شخص نے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حَلْق (گلے) میں دَرْد

کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔ (شعب الایمان، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰) اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (پ ۱۱، یونس: ۵۷) (تَرجَمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت)۔ (تفسیر درمنثور، یونس، تحت الآیہ: ۵۷، ۴/۳۶۶) بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔ جیسا کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۴/۱۱۶، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرت علّامہ عبد الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رَحمت ہے۔

(پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص

اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں ،ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔(فیض القدیر،۳/۶۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے جو جان ومال کی حِفاظَت کرنے، رَنج وغم مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ آیئے !ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "جنّتی زیور" سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل وخصوصیات اور فوائد سنتے ہیں، چُنانچہ

قرآنی سورتوں کے فضائل وخصوصیات اور فوائد

☆**سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قَبول ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، ☆**آیَۃُ الْکُرسی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکَھْف** کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا، ☆والدین کی قَبْر پر ہر جُمعہ **سُورۂ یٰسٓ** کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر، ان (پڑھنے والے) کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، ☆جو مرنے کے قریب ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو، ☆**سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیْر وبرکت کے لئے مُفید ہے، ☆**سُوْرَۂ قٓ** پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا، ☆**سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، ☆**سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار

پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر** کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا، ☆**سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت** پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الضُّحٰی** پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا، ☆**سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ** کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ التِّیْن** 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح و شام پڑھے گا، اللہ پاک اس کی عزّت بڑھادے گا، ☆**سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اور یرقان کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆ جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو، اُس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور **سُوْرَۃُ قُرَیش** جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَولاد، صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جنّ و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔(جنتی زیور، ص۵۸۸)

اے کاش! سب مسلمانوں کو تلاوتِ قرآن کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دُعا میں شامل ہوں:

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ہومیوپیتھک ڈاکٹرز

سُبْحٰنَ اللہ!سنا آپ نے! قرآنی سورتوں کے کیسے کیسے فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا روزانہ کم از ایک پارہ یا جتنا ممکن ہو تلاوتِ قرآن کا معمول بنالیجئے، اگر قرآن پڑھنا نہیں آتا تو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں لگنے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھئے۔اِنْ شَآءَاللہ کچھ ہی عرصے میں دُرست قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ بہت سے شرعی مسائل سے بھی آگاہی نصیب ہو گی۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ!عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم وبیش105شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس ہومیوپیتھک ڈاکٹرز"** بھی ہے۔ موجودہ دور میں عِلاج کے مختلف طریقے رائج ہیں، ایلوپیتھک طریقۂ علاج اور میڈیسن سے علاج کرنے والوں کو ایلوپیتھک ڈاکٹرز، ہومیوپیتھک طریقۂ علاج و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"ہومیوپیتھک ڈاکٹرز"**، یونانی طریقۂ طِب وادویات سے علاج کرنے والوں کو **"حکیم"** کہاجاتاہے۔

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ڈاکٹرز کے ہر ہر طبقے کے لیے الگ

الگ مجالس قائم کی گئی ہیں۔ان تمام مَجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض علوم کی اہمیت اُجاگر کرنا،ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ"** کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس وشعبہ جات کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم،ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذکر ودُرُود کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے ذِکر ودُرُود کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا: اپنے ربِّ کریم کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔(بخاری،کتاب الدعوات،۴/۲۲۰،حدیث:۶۴۰۷)(2)فرمایا:بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔(تِرمِذی،۲/۲۷،حدیث:۴۸۴)☆اللہ پاک کا ذکر کرنا روحانی غذا ہے۔☆اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرو،اللہ پاک کے خاص بندے بن جاؤ گے۔(اعرابی کے

سوالات اورعربی آقا کے جوابات،ص۳)☆حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمَان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا:مرغ کہتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَاغَافِلِیْن یعنی اے غافلو!اللہ پاک کا ذکر کرو۔(فیض القدیر، ۱/۴۸۸،تحت الحدیث:۶۹۵) ☆دُرُود شریف پڑھنا دَرْاَصل اپنے پَرْوَرْدَگار کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک بہترین ترکیب ہے۔(گلدستہ درودوسلام،ص۲۲ملخصا)☆دُرُودوسلام پڑھنا اللہ پاک اوراس کے پیارے حبیب،ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا سبب ہے۔(گلدستہ درودوسلام،ص۲ ملخصًا)☆حُصولِ بَرَکت اور حُضُور سراپانور،شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے کثرتِ دُرُودوسلام سے بڑھ کر کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے۔(گلدستہ درودوسلام،ص۷ ملخصًا)☆دُرُودِپاک دُعا کی قُبولیت کا سبب ہے۔(فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۲۲،حدیث:۳۵۵۴)☆دُرُودِپاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے لیے کافی ہے۔(تفسیردرمنثور،پ۲۲،الاحزاب،تحت الآیۃ۶، ۶/۶۵۴،ملخصًا)☆ دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفَّارہ ہے۔(جلاءالافہام،ص۲۳۴)☆دُرُودِپاک صَدَقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفضل ہے۔(جذبُ القلوب،ص۲۲۹)☆دُرُود شریف پڑھنے سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے خوف دُور ہوتا ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے موت کی تکلیفوں میں آسانی ہوتی ہے۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے دُنیا کی تباہ کارِیوں سے نَجات ملتی ہے۔☆دُرُودِپاک پڑھنے سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور☆دُرُودِپاک پڑھنے سے بھُولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔(جذبُ القلوب،ص۲۲۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ

16(312صفحات)اور120صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ... الخ، ۲/۳۳۸)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت:

یعنی اے مالکِ جنت پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہوسکے گا جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یا غوثِ اعظم

بغداد کے ایک عالمِ دِین نمازِ جمعہ کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان گئے تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ دیکھا تو انہوں نے اسے مار ڈالا۔ کچھ دیر کے بعد گرد و غُبار اُڑی اور وہ اپنے شاگردوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اپنے استاد صاحب کی اچانک گمشدگی پر سارے طلبہ بڑے حیران و پریشان بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستادِ محترم اعلیٰ قسم کا لباس پہنے چلے آرہے ہیں۔ جب ان سے مُعاملہ دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے: مجھے جنّات اُٹھا کر ایک جزیرے (Island) میں لے گئے اور مجھے دریا میں غوطہ دینے کے بعد اپنے بادشاہ کے سامنے حاضر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ جنّات کا بادشاہ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان کی لاش رکھی ہے جس سے خُون بہہ رہا ہے۔ جنّات کے بادشاہ نے میرے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہی شخص اس کا قاتل ہے۔ یہ سنتے ہی بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا اس نے تیرا کوئی نُقصان نہیں کیا پھر بھی تُو نے اس کو ناحق قتل کر دیا؟ میں نے کہا: اس نوجوان کو میں نے قتل نہیں کیا آپ کے خُدّام مجھ پر اِلزام لگا رہے ہیں۔ خادموں نے کہا کہ اس کے قاتل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس شخص کا عصا خُون سے آلُودہ ہے ۔میں نے کہا یہ خون تو ایک سانپ کا ہے جسے میں نے مارا تھا۔ بادشاہ نے کہا جس سانپ کو تُو نے مارا تھا وہ میرا ہی بیٹا تھا۔ بادشاہ نے قاضی سے کہا یہ شخص قتل کا اقرار کر چکا ہے، لہٰذا اس کے قتل کا حکم صادر کیجئے۔ یہ سنتے ہی قاضی نے بھی میرے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اب جنّات کا بادشاہ تلوار لے کر مجھ

پروار کرنے ہی والا تھا کہ میں نے دل ہی میں محبوبِ سبحانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد کیلئے پکارا تو اسی وقت ایک نورانی چہرے والا شخص نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا: اس عالمِ دِین کو قتل نہیں کرو یہ سلطانُ الْاولیاء حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید ہے اگر غوثِ پاک نے اس کے قتل کے بارے میں تم سے پوچھ لیا تو کیا جواب دو گے ؟جنّات کے بادشاہ نے سرکار غوثِ پاک کا نام سنتے ہی تلوار رکھ دی اور مجھ سے کہا کہ جو عزّت و تعظیم غوثِ اعظم کی میرے دل میں ہے اس کی خاطر میں نے تمہارا قصور معاف (Forgive) کیا اور اب تم اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کیلئے دعا کرو۔ اس کے بعد مجھے خلعت پہنا کر جنّات کے ساتھ رخصت کر دیا۔ (تفریح الخاطر، ۱۰۳)

تھرتھراتے ہیں سبھی جنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دست گیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ میرے آقا، غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّات کے بھی مُرشِد ہیں یعنی آپ سَیِّدُ الثَّقَلَیْن ہیں، ثقلین کے معنی ہیں انسان اور جنّات۔ جیسے ہمارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک لقب رسولُ الثقلین ہے یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جنّات اور انسانوں کے رسول، تو اسی طرح غوثِ پاک بھی جنّات اور انسانوں کے پیر و مرشد ہیں اور ان پر بھی آپ کی حکومت و سلطنت جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے غوثِ پاک کی شان و عظمت بہت بڑی ہے آپ اپنے چاہنے والوں کی مشکل کُشائی فرماتے

ہیں، کوئی حاجت طلب کرے تو اس کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ کوئی مدد کیلئے پُکارے اور سچے دل سے فریاد کرے تو اس کی دادرَسی بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں ، چنانچہ

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا، اس نے حضور سَیِّدُنا غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: "گزشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو میرے والدِ مرحوم نے مجھ سے کہا کہ "مجھے عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جا کر میرے لئے دُعائے مغفرت کراؤ۔" غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا کہ "کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟" اس شخص نے جواب دیا: "جی ہاں۔" یہ سن کر آپ نے خاموشی اختیار کر لی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔ رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش و خرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرما رہے تھے کہ "غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔" اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ (بهجة الاسرار، باب ذكر فضل اصحابه و بشراهم، ص۱۹۴)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج و اَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص578،577)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے مشکل کُشا اور حاجت روا تھے کہ ایک غمگین شخص کی فریاد پر اس کے مرحوم باپ کیلئے عذابِ قبر سے نجات کی دعا فرمائی تو اسے عذاب سے رہائی مل گئی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بُزرگوں کی بارگاہ میں حاضری نزولِ رحمت کا سبب ہوتی ہے۔ ہم پر جب کوئی پریشانی آئے تو دنیا کے مالداروں اور بادشاہوں کی دہلیز پر سر جھکانے، ہاتھ پھیلانے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے۔ ان سے اپنی پریشانیوں کے حل کی دُعائیں کروانی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً ان کی صحبتِ بابرکت سے بھی فائدہ اُٹھاتے رہنا چاہیے، یہ ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے بے حد مفید ثابت ہو گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنُمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک ہو سکے اپنی زبان اللہ کریم کے ذِکر میں ہِلاتے رہو، اس کی راہ میں مَحبَّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عَداوَت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج۶، ص۴۹۲)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین و واصِلین کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ

کِرام کی ذِکْر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعَتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکْسیر (بہت مفید) ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۳)

بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہُ رَحِیْم کے نیک بندوں کی صحبت کے کئی فائدے (Benefits) ہیں۔ مثلاً ❁ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے نیکیاں کرنے کی سعادت مل جاتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے دل کی سختی دُور ہوتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت دل میں نرمی پیدا کرتی ہے، ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں اور ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے بُری خصلتیں دُور ہوتی جاتی ہیں۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے ایمان پر خاتمہ اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیاوی غرض سے نہ جائیں بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے کہ اس اچھی صحبت کی بڑی برکتیں ہیں اور بُری صحبت کے کئی نقصانات (Harm) ہیں مثلاً ❁ بُری صحبت کے اثرات فوراً اور تباہ کُن ہوتے ہیں، ❁ بُری صحبت نیک سیرت اور بھولے بھالے انسان کو پستیوں کی کھائی میں دھکیل دیتی ہے، ❁ بُری صحبت بُرائیوں میں اضافے اور مُعاشرے کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے، ❁ بُری صحبت بسا اوقات ایمان کیلئے زہرِ قاتل بھی ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں کسی کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کر لینی

چاہیے کہ اس کی صحبت میرے لئے مفید ثابت ہو گی یا دنیا و آخرت کیلئے نقصان دہ ہو گی، جیسا کہ

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر (کُھلے عام گناہ کرنے والے) سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے (بُرے) فعل کو تمہارے لیے بنا سنوار کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور باعثِ شرم ہے اور اَحمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دے گا اور تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچادے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (اس کی) موت زندگی سے بہتر۔

جھوٹے شخص سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشرت (مل جُل کر رہنا) تمہیں نفع نہ دے گی، تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ (Truth) بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۲/۵۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت بہر حال اچھی ہوتی ہے اور بُری صحبت یقیناً بُری، اچھی صحبت کامیاب و کامران کرتی ہے اور بُری صحبت بندے کو برباد کرتی ہے تو اس لیے اچھی صحبت اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول عاشقانِ رسول کی صحبت فراہم کرتا ہے، اسے مضبوطی سے تھام کر ان عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ رحمتیں لُوٹنے کو ملیں گی کہ مرنے کے بعد شاید حسرت ہو گی کہ کاش! میری پوری زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بسر ہوتی۔ کاش! میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں

سفر کو معمول بنالیتا، کاش! عاشقانِ رسول کی صحبت میں میری پوری زِندگی سیکھنے سکھانے میں ہی بسر ہو جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اچھی صحبت اپنانے اور بُری صحبت سے دُور رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دن کیلئے　　ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بعض مشائخ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اٹھ کر اپنی لکڑی (Wooden) کی چپلیں پہن لیں اور وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کرنے لگے، نماز کے بعد بلند آواز میں نعرہ لگایا اور اپنی ایک چپل پکڑ کر ہوا میں پھینکی جو ہماری نظروں سے غائب ہوگئی، پھر دوسرا نعرہ لگایا اور دوسری چپل بھی پھینکی وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئی پھر آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی ایک کو حقیقتِ حال معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ 23 دن گزرنے کے بعد ایک قافلہ بغداد شریف پہنچا تو اس قافلے کا امیر کہنے لگا، ہمارے پاس حضرت غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے تحفہ ہے لوگوں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، وہ لے آئیں۔ قافلے والوں نے ہمیں ایک من ریشمی کپڑا، بہت سا سونا اور وہ دونوں لکڑی کی چپلیں بھی پیش کیں جو ایک ماہ پہلے آپ نے ہوا میں پھینکی تھیں، ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم 3 صفر المظفر بروز اتوار ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ یکایک ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کر دیا، ان کے 2 سردار تھے وہ لوگ

ہمارے مال و اسباب لُوٹ کر لے گئے اور کچھ مسافروں کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیا اور قافلہ لُوٹنے کے بعد قریب ہی ایک وادی (Valley) میں مال تقسیم کرنے لگے۔ ہم نے پکار کر کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدُالقادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری مدد فرمائیں تو ہم اتنا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اسی دوران ہمیں وادی میں ایسے نعرے سنائی دیئے جس سے ساری وادی گُونج اٹھی اور وہ ڈاکو دہشت زدہ ہوگئے ہمارا خیال تھا کہ ڈاکوؤں پر شاید دوسرے ڈاکو حملہ آور ہوگئے ہیں مگر تھوڑی ہی دیر بعد چند ڈاکو ہانپتے کانپتے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اپنا مال واپس لے لو اور وہاں چل کر دیکھو ہم پر کیا گزری ہے ۔ ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں سردار مر چکے ہیں اور دونوں کے پاس بھیگی ہوئی ایک ایک چپل پڑی ہے، ہمارے مال و متاع واپس کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس واقعہ کی کوئی عظیمُ الشَّان خبر ہے۔ (بهجة الاسرار فصول من كلامه مر صعا بشيئ من عجائب احواله مصطفى البابى مصر، ص ۱۳۲)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہوجائے نُوریِ مُضْطر یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک دریائے کرامت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کسی مشکل میں پھنس جائیں، دُور دُور تک بظاہر کوئی مدد گار بھی نظر نہ آئے تو ایسے حالات میں اپنے پیرو مرشد حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حاجت رَوائی کیلئے پُکارنا چاہیے کہ **"یاغوثِ پاک میری مدد فرمایئے"** تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پریشان حال مرید کی مُشکل کُشائی کیلئے تشریف لے آئیں گے اور ایسے مشکل وقت میں بزرگوں کو مدد کیلئے پکارنے کی تو حدیثِ پاک میں بھی ترغیب موجود ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یارو مدد گار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: "یَاعِبَادَاللہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللہِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المُعجَم الکَبِیر ج ۱۷/ ۱۱۷، حدیث: ۲۹۰)

ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ کریم سے اپنی حاجت طلب کریگا تو ربِّ کریم اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص ۱۹۷)

غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمیں مشکلوں سے نجات دینے والے رَبّ کی ذات کے علاوہ کسی غیر سے مدد مانگنا بالکل جائز عمل ہے، شریعت میں اس کی کہیں بھی ممانعت موجود نہیں ہے بلکہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے جبکہ عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ اللہ کریم کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اس کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔

جو لوگ اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ صرف ربِّ کریم ہی سے مدد مانگنی چاہیے، انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے مدد نہیں مانگنی چاہیے یہ ان پر شیطانی وار ہوتا ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بسا اوقات انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین بھی کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیاء کے سبب سیدھا کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس وسوسے (Suspicion) کی کاٹ کیلئے یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صرف اللہ پاک کی ذاتِ پاک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کوئی ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہاں اس کی عطا سے اس کے مُقرَّب بندے یا دیگر جاندار و بے جان اشیاء "**نفع و نقصان**" کے مالک ہو سکتے ہیں جیسا کہ پارہ 1 سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَہ آیت نمبر 45 میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

(پارہ: ۱، بقرہ: ۴۵)

ذرا غور کیجئے! تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا ربّ خود حکم فرما رہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ کریم کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو اللہ پاک یہ حکم کیوں اِرشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غیر خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوۡرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوۡ اَنَّہُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَہُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ﴿۶۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(پارہ: ۵، النسآء: ۶۴)

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ پاک (اپنے محبوب کی اُمَّت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (پاك) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ (رَبِّ کریم کا گناہگاروں کو درِ مُصْطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سفارشی بنوانا یہی غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنا بالکل جائز ہے بلکہ یہ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنَّت ہے حتی کہ اللہ پاک نے بھی اپنے بندوں سے مدد مانگی ہے حالانکہ وہ قادرِ مطلق ہے ہر گز ہر گز کسی کا محتاج نہیں، آیئے! سنئے کہ اللہ کریم اپنے بندوں سے کن الفاظ میں دِین اسلام کی مدد کا حکم فرمارہا ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ (پ۲۶، محمد ۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

غور کیجئے! کیا اللہ پاک اپنے دِین کو پھیلانے پر قادر نہیں ہے؟ یقیناً قادر ہے لیکن اس کی مشیّت ہے کہ بندوں سے فرمارہا ہے کہ تم اگر دینِ خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ یاد رہے کہ اللہ پاک غنی اور بے نیاز ہے، اسے نہ بندوں کی مدد کی حاجت ہے اور نہ ہی وہ اپنے دِین کی ترویج و اِشاعت (Propagation) اور اسے غالب کرنے میں بندوں کی مدد کا محتاج ہے، یہاں جو بندوں کو اللہ پاک کے دِین کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ کریم کی مدد حاصل ہو گی اور اللہ پاک کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ (صراط الجنان، ۹/۲۹۹، بتغیر قلیل)

اسی طرح انبیائے کرام نے بھی اللہ پاک کے سِوا غیروں سے مدد مانگی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی چنانچہ "پارہ 28، سُوْرَۃُ الصَّف، آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

تَرجَمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

(پ۲۸، صف ۱۴)

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی، چنانچہ "پارہ 16 سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 29 تا 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر۔

(پ۱۶، طٰہٰ ۲۹ تا ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ان آیاتِ مبارکہ کو سُن کر اس شیطانی وسوسے کی ضرور کاٹ ہو گئی ہو گی کیونکہ انبیائے کرام نے بھی اللہ کریم کے سِوا دوسروں سے مدد مانگی ہے اگر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسے کر سکتے تھے؟ ہمارے بُزرگانِ دِین کا بھی یہ عقیدہ (Belief) تھا کہ جب کسی پریشانی، آفت، مصیبت، تکلیف میں اللہ پاک کے نیک بندوں کو مدد کیلئے پکارا جائے تو وہ اس کی عطا کردہ قُوت سے مدد فرماتے ہیں یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ مشکل

وقت میں "**یا غوث المدد**" کہہ کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکارتے تو ان کی مشکل دُور ہو جاتی تھی آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنئے، چنانچہ

المدد یا غوث اعظم

حضرتِ بشر قرظی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں شکر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سمیت ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا، ہم نے رات ایک خوفناک جنگل (Forest) میں پڑاؤ کیا، شب کے ابتدائی حصّے میں میرے 4 لدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہو گئے جو تلاش کے باوُجُود نہ ملے، قافلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتربان (اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا، صُبح کے وَقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیر و مرشِد سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکارے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ مصیبت جاتی رہے گی، چُنانچہ میں نے یوں فریاد کی: یا شیخ عبدَ القادِر! میرے اُونٹ (Camels) گم ہو گئے ہیں، یکایک جانبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے، میں اپنے شُتُربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ وہ بُزرگ نگاہوں سے اَوجھل ہو گئے، ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گُمشُدہ اُونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بَهجَۃُ الاسرار، ص۱۹۶)

کیوں نہ جاؤں میں غوث پرواری، آفتیں دُور ہو گئیں ساری
جب تڑپ کر انہیں پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۸)

سُلطانِ ولایت غوثِ پاک ولیوں پہ حکومت غوثِ پاک

شہبازِ خطابت غوثِ پاک فانوسِ ہدایت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے عقیدے کی حفاظت، فکرِ آخرت، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 **مَدَنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت موثر ذریعہ ہے۔ ✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب ورسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہے۔ ✤ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر ونیک نامی** ہو گی۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

آیئے! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی درس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کر رہا تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے ناواقف، کرکٹ کے شیدائی اور گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حد تک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے اِختلاط ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق و کردار سے بے حد متاثر ہو چکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے درس دینا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب خوب چرچا کرنے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کے بارے میں سن رہے تھے کہ آپ کو مشکل وقت میں یا غوث، یا غوث المدد، یا شیخ عبد القادر وغیرہ الفاظ سے مدد کیلئے پکارا جائے تو آپ مدد فرماتے ہیں اور اس طرح اولیائے کرام کو دُور سے پکارنا بالکل جائز ہے کیونکہ یہ اللہ پاک کے مُقرَّب بندے اس کے عطا کردہ اختیار (Authority) سے لوگوں کی نہ صرف فریاد سنتے ہیں بلکہ ان کی مدد کیلئے تشریف بھی لاتے ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ حضرت سَیِّدنا اَحمد زَرّوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یا زَرّوق کہہ کر نِدا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی اِستِعانَت (یعنی مدد طلب کی) **یا غوث** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کہا۔ "یَك دَر گیرُ مُحکَم گِیر" (ایک ہی دَر پکڑ و مگر مضبوط پکڑو)۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصہ سوم، ص ۴۰۰)

معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ پریشانی کے وقت دُور ہوتے یا قریب اپنے پیر و مرشد کو پکارا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! دُور سے کسی کی فریاد کو سُن لینا اور وہاں کے حالات سے باخبر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو بندے کیلئے ناممکن ہو یہ سب اللہ پاک کی عطا سے یقیناً ممکن بلکہ ثابت بھی ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَہاوَنْد کی سرزمین پر مصروفِ جہاد تھے کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک ارشاد فرمایا کہ یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سرزمینِ نہاوند میں ہیں اور مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیر المؤمنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے بتایا کہ میدانِ جنگ میں جب غیر مسلموں سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ اتنے میں ایک آواز آئی

کہ اے ساریہ! تم پہاڑ (A Mountain) کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ تو امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کا حکم دیا اور اس کے بعد جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور غیر مسلموں کا لشکر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلا اور افواجِ اسلام نے فتحِ مبین کا پرچم لہرا دیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے واضح ہو گیا کہ دُور سے کسی کو مُلاحظہ کرلینا یا دُور کی آواز کو سُن لینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بالکل ممکن ہے۔ اس سائنسی ترقی کے دور میں اس بات کو سمجھنا یوں بھی مشکل نہیں کہ آج ہم جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے کسی بھی خطے میں بیٹھ کر نہ صرف کسی سے بات کرسکتے ہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں، مثلاً آپ بغداد شریف کے کسی اسلامی بھائی کا فون نمبر ملائیں، فون پر وہ آپ سے ایک سائنسی کنکشن کے ذریعے بات کرے گا، تو جب اتنی طویل مسافت کے باوجود فون کے ذریعے ایک دوسرے کی آواز کو سنا جاسکتا ہے، ویڈیو کالز (Video Calls) کے ذریعے ایک دوسرے کو دیکھا بھی جاسکتا ہے تو جو اللہ کریم کے ولی ہیں، جن کے بارے میں حدیثِ پاک میں یہ ارشاد موجود ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا مقبول بندہ بنالیتا ہوں پھر میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، الحدیث: ۶۵۰۲) یعنی اللہ پاک ان کو بہت زیادہ طاقت عطا فرمادیتا ہے کہ وہ دُور والوں کو دیکھ لیتے اور ان کی فریاد بھی سُن لیتے ہیں، دلوں سے آرپار نظر کر لیتے ہیں،

جب ان کو دُور سے سننے اور دیکھنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے چلنے میں، ان کے پکڑنے میں اللہ پاک کی عطا سے بہت زیادہ قوت آجاتی ہے تو پھر وہ نیک لوگ مدد بھی فرماتے ہیں اور اپنے پکارنے والے کی حاجت روائی بھی کرتے ہیں تو پھر کوئی یا غوث کہے یا خواجہ مُعینُ الدِّین کہے یا داتا گنج بخش کہے سب جائز ہے۔ اب سائنس دانوں کو دیکھ لیجئے کتنی ترقی کرلی ہے کہ دُنیا بھر میں ایسے آلات ایجاد کرلئے کہ جہاں چاہیں بات کرلیں، جہاں چاہیں جو مرضی دیکھ لیں تو جب یہ نظام اتنا مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہزاروں کلو میٹر سے آواز سُنی بھی جا سکتی ہے اور دوسرے کو اپنی آواز پہنچائی بھی جاسکتی ہے تو کیا روحانی کنکشن کے ذریعے اللہ پاک کے ولی، تمام اولیاء کے سردار اپنے مریدین کی آواز کو نہیں سُن سکتے؟ یاد رکھئے! سائنسی کنکشن کو رُوحانی کنکشن سے کوئی مُماثلت نہیں، رُوحانی کنکشن بہت مضبوط (Strong) اور پاور فُل ہے، تمام سائنسی آلات غوثِ پاک کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہو سکتے تو ان سے بڑھ کیسے ہو سکتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جو کچھ ملا غوثِ پاک کے صدقے میں ملا، یہ دعوتِ اسلامی ان کے غلاموں، ان کے نام لیواؤں اور یا غوث کہنے والوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ہے۔

میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ
رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یا غوث

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۴۱)

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، لوگوں کے دلوں میں اولیائے کرام کی محبت کی روشنیاں عام کرنے میں مصروف ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنظّم کرنے کے لئے تقریباً 104 شعبہ

جات (Departments) قائم ہیں ،انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے،اس شعبے کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دِینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کا اِنْعِقاد،مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا،جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ،مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں میں شرکت،مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے،ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف (Gifts) پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین،خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات،جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اولیاء کے سردار حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق سنا کہ

- ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بڑی شان عطا فرمائی تھی۔
- ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے حاجت روا ہیں۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشکل وقت میں اپنے مُریدوں کی مدد فرماتے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں اور جنّات کے بھی سردار ہیں۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے عذابِ قبر دُور ہو جاتا تھا۔

❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو المدد یا غوثِ اعظم یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہہ کر پکارنا جائز ہے۔

❖ ہمارے اسلاف بھی مشکل وقت میں اللہ پاک کے نیک بندوں سے مدد مانگتے تھے۔

ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں شیطانی خیالات سے بچتے ہوئے اولیائے کرام سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یَارَسُوْلَ اللہ" کے 13 حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے برتن (Pot) میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداود، دج۳ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص ۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پیئں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج۴ص ۵۷۵ ج ۲۱ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے پیئں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۵ص ۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

کہیے (10) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے (12) منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) (13) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے (Bottom) میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس تَرِین ہَستِیاں ہیں کہ جِن پر پہاڑ سَلامَتی بھیجتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے وَحْشی جانور مانُوس ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے جانور

بَرَکت حاصِل کرتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام سے دَرَخْت بھی قُرب پاتے ہیں۔ شَیْطان اَوْلِیائے کِرام کے قَریب نہیں جاتا۔ اَوْلِیائے کِرام دُنیا کے خَزانوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ جِن پہاڑوں (Mountains) پر اَوْلِیائے کِرام کے قَدَم پڑ جاتے ہیں وہ دِیگر پہاڑوں پر فَخْر کرتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جب دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو اَہلِ دُنیا اُن کی جُدائی پر غمگین ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جنّت کے مَحَلّات میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے باغات میں سیر کریں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے بالاخانوں میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کی عُمدہ سُواریوں پر سُوار ہوں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت میں اللہ پاک کے کَلام کو سُنیں گے اور اُس کے دِیدار سے مُشَرَّف بھی ہوں گے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۳۸ ملتقطاً و ملخصاً)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل اِیمان اَفروز واقِعات و حِکایات سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے مَشْہور وَلِیَّہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک حِکایت سُننے سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا تعارف سُنتے ہیں:

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کون تھیں؟

"ماہنامہ فَیْضانِ مدینہ" صَفْحہ نمبر 39 پر ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا عابِدہ، زاہِدہ، نیک و پارْسا اور خَوفِ خُدا والی خاتُون تھیں، دِن کو رَوزہ رَکھتیں اور تِلاوتِ قُرآنِ پاک کِیا کَرتیں۔ آپ کے سامنے کوئی جَہَنَّم کا ذِکْر کر دیتا تو خَوْفِ خُدا کے باعِث بے ہوش ہو جاتیں۔ (جنّتی زیور، ص۵۴۱) آپ نے ننگے پاؤں، پَیْدل بَیْتُ اللہ شَرِیف کا حَج کیا، کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ پہنچتے ہی (ہَیْبَت و خَشِیَّت کے سَبَب) بے ہوش ہو کر گِر پَڑیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ ... الخ، ص۶۰) آپ

خُوب عِبادت و رِیاضَت کرتیں، نیند کا غَلَبَہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شُروع کر دیتیں اور خُود سے فرماتیں: رابِعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اِس کا کیا مَزَہ؟ اِسے چھوڑو اور قَبْر میں مَزے سے لمبی مُدَّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زِیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خُوب آئے گی، ہِمَّت کرو اور اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کو راضی کرلو۔ آپ نے 50 سال (Fifty years) اِس طرح گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بِستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سَر رکھا یہاں تک کہ آپ اِنتِقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۴۰ ملخصاً) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2017، ص 39) اللہ کریم اِن کے طُفَیل ہمیں بھی ذَوقِ عِبادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چور وَلی بن گیا

مَنْقُول ہے کہ ایک چور رات کے وَقْت حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے گھر داخِل ہُوا، اُس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن ایک لوٹے کے عِلاوہ کوئی چیز نہ پائی۔ جب اُس نے نکلنے کا اِرادہ کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اے غَرِیب شخص! اِس لوٹے سے وُضو (Wudu) کر کے کمرے میں داخِل ہو جا اور 2 رَکْعَت نَماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کہنے کے مُطابِق وُضو کیا اور جب نَماز کے لئے کھڑا ہُوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یُوں دُعا کی: اے میرے آقا و مَوْلٰی عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اِس کو کچھ نہ مِلا، اب میں نے اِسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اِسے اپنے فَضْل و کَرم سے مَحروم نہ کرنا۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہُوا تو اُس کو عِبادت کی لَذَّت نصیب ہوئی، چُنانچہ رات کے آخری حصّے تک وہ نَماز میں

مَشغول رہا۔ جب سَحَرِی کا وَقْت ہُوا تو آپ نے اُسے حالتِ سَجدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ جب میرا ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: کیا تجھے حَیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟، میری مَخلوق سے گُناہ چُھپاتا رہا اور اب گُناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھ پر غَضَب کرے گا اور اپنی بارگاہِ رَحمت سے دُور کردے گا تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ آپ نے اُس سے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گُزری؟ بولا: خَیْرِیَّت سے گزری، عاجِزی و اِنکساری سے میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرُست کر دِیا، میرا عُذر قَبول فرمالِیا، میرے گناہوں کو بَخْش دِیا اور مجھے میرے مَطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر وہ شخص چہرے پر حَیرانی و پریشانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور عَرْض کی: اے میرے آقا و مولیٰ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کرلیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیا تُو نے مجھے بھی قَبول فرمالِیا ہے؟ اچانک آپ نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سُنی: اے رابِعہ! ہم نے اُسے تیری ہی وَجہ سے قَبول کِیا اور تیری ہی وَجہ سے اپنا قُرب عطا فرمایا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۱۵۹ ملخصاً)

مَحبَّت میں اپنی گُما یااِلٰہی نہ پاؤں میں اپنا پَتا یااِلٰہی
رہُوں مَسْت و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یااِلٰہی
مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مِٹا کر کر اُلْفَت میں اپنی فَنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے قُرب کی کیسی کیسی

بَرَکتیں ظاہِر ہوتی ہیں کہ اِن کے دَر پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا بلکہ اپنے خالی دَامَن کو گوہرِ مُراد سے بھر لیتا اور خُوب خُوب بَرَکتیں پاتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی چور بھی اِن کی بارگاہ میں آجائے اور اِن کی صُحْبَتِ نایاب کی نعمت پانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر وہ چور، چور نہیں رہتا بلکہ ربِّ کریم اُس گناہگار و بَدکِردار کو بھی اِن مَقبول بندوں کی نِگاہِ وِلایَت، دِل کی گہرائیوں سے نِکلی ہوئی پُر تاثیر دُعاؤں اور پاکیزہ صُحْبَت کی بَدولت اُس کے زَنگ آلُود باطِن کو چَمکا کر اُسے گُناہوں پر نَدامَت، نَماز، تَقْویٰ و پرہیز گاری، سچّی تَوبہ اور نیکیوں کی تَوفِیق، فِکرِ آخِرت جیسی شاندار نعمتوں سے سَرفَراز فرما کر بَخْشش و مَغْفِرت کی سَنَد عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَدَب کا دامَن تھامے اُن سے دُنیاوِی اَغراض و مَقاصِد کے بجائے سَلامَتیِ اِیمان، رِضائے اِلٰہی کے حُصول، زِیارَتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن، نیکیوں پر اِستِقامت، گُناہوں سے نَفْرت، نعمتوں پر شُکْر کی تَوفِیق اور بے حساب مَغْفِرت کی دُعائیں کروائیں کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا وُجُود اور اُن کی صُحْبَت مَخلوق کے لئے باعثِ رَحمت ہے، اُن کی دُعاؤں میں بہت اَثَر ہوتا ہے اور اُن کے صَدَقے میں اللہ کریم مُصِیْبَتوں کو دُور فرماتا اور چَھما چَھم بارِشیں بَرساتا ہے چُنانچہ

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تَصْنِیف **"فَیْضَانِ سُنَّت"** میں فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے، بے شک اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زَمین کے اَوْتاد تھے، جب سِلْسِلۂ نُبُوَّت خَتْم ہوا تو اللہ پاک نے اُمّتِ اَحمد میں سے ایک قَوْم کو اُن کا نائب بنایا، جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فَقَط) روزہ و نَماز اور تَسْبِیْح و تَقْدِیْس میں کَثْرَت کی وجہ سے لوگوں سے اَفْضَل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسْنِ اَخلاق، وَرَع و تَقْویٰ کی سچّائی، نِیَّت کی اچّھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سَلامَتی، اللہ کریم کی رِضا کے لیے حِلْم، صَبْر اور دَانِشْمَنْدِی، بِغیر کمزوری کے عاجِزی اور تمام مُسلمانوں کی خَیْر خواہی کی

وجہ سے اَفضل ہوئے ہیں۔ پس وہ اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قَوم ہیں کہ اللہ پاک نے اُنہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتَخَب، اپنے عِلْم اور (اپنی) رِضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدِّیق ہیں، جن میں سے 30 رَحمٰن کے خَلِیْل حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یقین کی مِثل ہیں۔ اُن کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بَلائیں اور لوگوں سے مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں، اُن کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزْق دیا جاتا ہے۔ اُن میں سے کوئی اُسی وَقْت فَوْت ہوتا ہے جب اللہ پاک اُس کی جانشینی کے لئے کسی کو پَروانہ دے چُکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لَعْنَت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دَسْت درازی (ظُلم و سِتَم) نہیں کرتے، اُنہیں حَقِیْر (کَم تَر) نہیں جانتے، خُود پر فَوْقِیَّت (بَرتَری) رکھنے والوں سے حَسَد نہیں کرتے، دُنیا کی حِرْص (لالچ) نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اِختیار نہیں کرتے، تَکَبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجِزی بھی نہیں کرتے۔ وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفْس کے اِعتِبار سے زِیادہ پرہیز گار ہیں، سَخاوت اُن کی فِطْرَت میں شامِل ہے، اَسلاف (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا، اُن سے مَحفوظ رہنا، اُن کی صِفَت (خُوبی) ہے، اُن کی یہ صِفَت (خوبی) جُدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت (خَوْف) کی حالت میں ہوں اور کَل غَفْلَت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربِّ کریم کے درمیان ایک خاص تَعَلُّق رکھتے ہیں، اُنہیں آندھی والی ہَوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ کریم کی خوشی (رِضا) اور شَوْق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں۔ پھر (پارہ اٹھائیسواں (28) سُوْرَۃُ المُجَادَلَۃ کی) آیت (نمبر 22) تِلاوت فرمائی:

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۲۲ (پ۲۸، المجادلة: ۲۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(نوادرُ الاصول، الاصل الحادی والخمسون، ۱/۲۰۹، حدیث: ۳۰۱)(فیضان سنت، ص ۴۳۲ تا ۴۳۴ بتغیر)

عاشِقِ اَوْلِیا و عاشِقِ غَوْث و رَضا، بانیِ دعوتِ اسلامی، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وَسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

مجھ کو اللہ سے مَحَبَّت ہے یہ اُسی کی عطا و رَحمت ہے
جس کو سَرکار سے مَحَبَّت ہے اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اَصحاب سے مَحَبَّت ہے اور سب اَوْلِیا سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن دُنیاوِی مال و مَنْصَب اور طَلَبِ شہرت سے بے نیاز ہوتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام اللہ پاک کی نعمت ہیں، اَوْلِیائے کِرام اللہ کَریم کی رَحمت ہیں، اَوْلِیائے کِرام عیش وراحت کی زندگی گزارنے کے بجائے ہمیشہ سادگی کو اپناتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام شَرِیعَت کی پابندی فرماتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام باطِن کو سُتھرا کرتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے مِلادیتے اور اُنہیں بھی اللہ کریم کا پیارا بنادیتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام کی صُحْبَت میں بیٹھنے سے دُنیا و آخِرت سَنْوَر جاتی اور ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، اَوْلِیائے کِرام سِوائے اللہ کَریم کے کسی سے نہیں ڈرتے، اَوْلِیائے کِرام مُتَّقِی و پَرہیز گار ہونے کے باوُجود جَہَنَّم (Hell) کے خَوف سے لَرزاں و تَرساں رہتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام شَب و روز عِبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام مخلوق کی حاجت رَوائی کرتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیْب حاصِل ہوتا ہے، اَوْلِیائے

کِرام دِلوں کے اَحوال سے باخَبَر ہوتے ہیں حتّٰی کہ اَوْلِیائے کِرام دُنیا کے اندر ہی جنّتی مَحَل کا حقدار بَنادیتے ہیں۔ آیئے! مَشہور مَجْذُوب اور زَبَرْدَست وَلِی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اِیمان اَفروز کرامت کے مُتَعَلِّق سُنئے اور اپنے دل میں مَحَبَّتِ اَوْلِیا اُجاگر کیجئے، چُنانچہ

جنّتی محل کا پروانہ

خَلیفہ ہارون رشید کی زَوْجَہ زُبَیْدہ خاتون ایک نیک اور بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بے حد عَقیدت و مَحَبَّت رکھنے والی خاتون تھیں، ایک مرتبہ یہ کنیزوں کے ہمراہ کہیں جارہی تھیں، دَورانِ سفر ایک وادی میں اِنہوں نے دیکھا کہ سُلطانُ العاشقین حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پتھر کے ٹکڑوں کو جمع کرکے کچھ بنارہے ہیں، یہ اپنی سُواری سے اُتریں اور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر ادب سے کھڑی ہوگئیں مگر آپ نے اُن کی جانب بالکل بھی تَوَجُّہ نہ فرمائی۔ زُبَیْدہ خاتون نے ہِمَّت کرکے پوچھا، حُضور! کیا بنارہے ہیں؟ فرمایا: جنّت کا مَحَل بنارہا ہوں۔ زُبَیْدہ خاتون نے دوبارہ سُوال کیا، کیا جنّت کا یہ مَحَل میرے ہاتھ فروخت کریں گے؟ اِرْشاد فرمایا: ضرور فروخت کروں گا! اِس جواب پر زُبَیْدہ خاتون کی رُوح جُھوم اُٹھی، اِسی پُر اُمید لہجے میں پھر سُوال کیا: کتنی قیمت پر؟ جواب دیا: ایک دِرْہَم پر، جواب سُنتے ہی زُبَیْدہ خاتون نے فوراً قِیْمَت پیش کردی۔ قِیْمَت ادا ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لکڑی اُٹھائی اور ایک گھروندے (مٹّی کے ایک چھوٹے سے گھر) کے گِرد لکیر کھینچتے ہوئے فرمایا: **"میں نے جنّت کا یہ مَحَل ایک دِرْہَم کے بدلے زُبَیْدہ خاتون کے ہاتھ بیچ دیا"**، یہ سُنتے ہی زُبَیْدہ خاتون اِس یَقِیْن کی خُوشی میں سَرشار ہوگئیں کہ جیتے جی جنّت کا پَروانہ مِل گیا، چُنانچہ یہ خوش خَبَری پاکر زُبَیْدہ خاتون شاہی مَحَل کی جانِب روانہ ہوگئیں۔ رات کا

پچھلا پہر تھا، ابھی آپ نمازِ تہجد و مناجات سے فارغ ہو کر لیٹی ہی تھیں کہ اچانک ہارون رشید آئے اور زُبَیدہ خاتون سے کہنے لگے کہ آج جب میں نمازِ تَہَجُّد پڑھ کر لیٹا تو میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک باغ کی سیر کر رہا ہوں، میرے پوچھنے پر کسی نے بتایا کہ یہ **"جَنَّتُ الْفِرْدَوْس"** ہے۔ میں نے وہاں ایک بُلند دروازے پر سبز رنگ میں زُبَیدہ خاتون لکھا ہُوا دیکھا، میں اِس اُمید پر اُس مَحَل میں داخِل ہو گیا کہ شاید میرا نام بھی لکھا ہو، میں مِیلوں دُور نکل گیا مگر میں نے ہر جگہ آپ کا نام ہی لکھا پایا۔ ہارون رشید نے زُبَیدہ خاتون سے اِس کے مُتَعَلِّق دریافت کیا تو زُبَیدہ خاتون نے اُنہیں گُزشتہ شام پیش آنے والا واقِعہ سُنایا۔ ہارون رشید نے کہا: مجھے بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے چلو، چُنانچہ زُبَیدہ خاتون اُنہیں بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں لے گئیں۔

حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کی طرح اب بھی ایک وِیرانے میں مٹّی کے گھر بنانے میں مشغول تھے۔ ہارون رشید حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، ادب سے سلام کیا اور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی مَحَل کی قِیمَت پُوچھی، حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِس کی قِیمَت (Price) تیری پُوری سَلْطَنَت ہے، ہارون رشید نے حَیرت سے عَرض کی: حُضور! جنّتی مَحَل کی قِیمَت اَچانک اِتنی زِیادہ کیسے ہو گئی حالانکہ میری زَوجہ کو تو آپ نے ایک دِرہَم میں ہی فَروخت فرما دیا تھا؟ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غَیبی خَبَر دیتے ہوئے فرمایا: **زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نظارہ کر کے آرہے ہو۔** یہ سُن کر ہارون رشید کی آنکھیں اَشْک بار ہو گئیں، عَرض کی: حُضور! سَلْطَنَت دے کر قِیمَت چُکانے کے لئے تیّار ہوں! بس جنّت کا پَروانہ عطا کر دیجئے! حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تیری سَلْطَنَت کا کیا کروں گا، سَلْطَنَت کے لئے تو میری ٹھوکروں میں بھی جگہ نہیں، جا اپنی سَلْطَنَت بھی

لے جا اور جنّت کا پَروانہ بھی رکھ لے۔(زلف وزنجیر، ص ۲۵۱ تا ۲۶۰ ملخصًا)

تختِ سِکَندَری پر وہ تُھوکتے نہیں ہیں بِستَر لگا ہُوا ہے جِن کا تِری گلی میں

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقامِ وِلایت بارگاہِ خُداوَندی میں کس قَدَر بُلند وبالا تھا! آپ چاہتے تو اپنے لئے ڈھیر سارا خَزانہ اِکٹّھا کر لیتے اور عَیش وراحت کی زندگی گزارتے مگر قُربان جائیے کہ بااِختیار ہونے کے باوُجود آپ نے اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ رکھا البتّہ جسے چاہتے اُسے ربِّ کریم کی جنّت میں مَوجُود عالیشان جنّتی مَحَلّات میں سے جنّتی مَحَل عطا فرمادیا کرتے تھے۔بَیان کَردَہ حِکایت سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ کریم کے ولیوں کو اللہ پاک کی عطا سے عِلمِ غَیب حاصِل ہوتا ہے چُنانچہ ہارون رشید نے جب حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی مَحَل کی قِیمَت بڑھانے کی وجہ دَرْیافْت کی تو حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے غَیب کی خَبَر دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ **"زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نظارہ کرکے آرہے ہو۔"** اِس حکایت میں ایک مَدَنی پھُول یہ بھی ہے کہ وَلی ہونے کے لیے تَشْہِیر واِشْتِہار، نُمایاں جُبّہ و دَستار اور عقیدت مَندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، جن سے اُن کی وِلایت کی پہچان اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب واِحْتِرام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون گُدڑی کا لَعْل (یعنی چُھپا وَلی) ہو چُنانچہ

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اَہْلِ جنّت گَرد آلُود چہرے، بِکھرے بالوں والے اور بَھٹّے پُرانے کپڑوں والے ہیں، جِن کی کوئی پَروا نہیں کی جاتی۔یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر بادشاہوں کے پاس جانا چاہیں تو اُنہیں اِجازت نہ ملے، عَوْرَتوں کو نِکاح کا پَیْغام دیں تو اِنکار کر دِیا جائے، جب بات کریں تو اُن کی بات سُنی نہ جائے، اُن کی ضَرُورِیّات اُن کے سِینوں میں ہَلْچَل مَچا رہی ہوتی ہیں، یہ ایسے جنّتی ہیں کہ

بروزِ قِیامت اُن میں سے ایک کا نُور بھی تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو پُورا ہو جائے۔(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۳۲، حدیث: ۱۰۴۸۶) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ بال (بِکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے، اگر اللہ پاک کی قسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرما دیتا ہے۔(مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الضعفاء، ص ۱۰۸۳، حدیث: ۲۶۲۲)

مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے "**بہت سے پراگندہ بال (بِکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے**" کی شَرح کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مَطْلَب یہ نہیں کہ وہ دُنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں (اور) وہاں سے نکالے جاتے ہیں، وہ تو ربّ کے دروازے کے سِوا (عِلاوہ) کسی کے دروازے پر نہیں جاتے، بلکہ مَطْلَب یہ ہے کہ اُن کی حقیقت سے دُنیا غافِل ہے، اگر وہ کسی کے پاس جاتے تو وہ اُن سے مِلنا گوارہ نہ کرتا، ربّ نے اُنہیں دُنیا والوں سے ایسا چُھپایا ہُوا ہے جیسے لَعْل (سُرخ رنگ کا ہیرا) پہاڑ میں یا موتی سَمُنْدَر میں تاکہ لوگ اُن کا وَقْت ضائع نہ کریں۔(حدیثِ پاک کے اِس حصّے "**اگر اللہ پاک کی قَسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرما دیتا ہے**") کے دو مَطْلَب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ وہ بندہ اگر اللہ کریم کو قسم دے کر کوئی چیز مانگے کہ خدایا! تجھے قسم ہے اپنی عِزَّت و جَلال کی! یہ کر دے! تو ربّ ضرور کر دے۔ یہ ہے بندے کی ضد اپنے ربّ پر۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ بندہ خدا کے کام پر قسم کھا کر لوگوں کو خَبَر دے دے تو خُدا اُس کی قَسم پُوری کر دے مَثَلًا وہ کہہ دے کہ خدا کی قَسم! تیرے بیٹا ہو گا یا، ربّ کی قسم! آج بارِش ہو گی تو ربّ اُن کی زبان سچّی کرنے کے لئے یہ کر دے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۵۸ بتغیر)

بِکھرے بال، آزُردَہ صُورت ہوتے ہیں کچھ اَہلِ مَحَبَّت
بَدْر مگر یہ شان ہے، اُن کی بات نہ ٹالے رَبُّ الْعِزَّت

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷۶)

کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ اور رسالہ ”غُسل کا طریقہ“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی **5 جلدوں** پر مُشْتَمِل کتاب **”اللہ والوں کی باتیں“** کا مُطَالَعہ کرنا بے حد مُفِید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں بہت سے اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زِنْدَگیوں کے نُمایاں واقِعات، کرامات، اُن کے فَرامِیْن، شَرعی اَحکامات کی پاسْدَارِی اور اُن کے عُمدہ اَوْصاف کو بہت جامِع اور خُوبْصُورت اَنداز میں بَیان کِیا گیا ہے۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ حضرات طہارت و پاکیزگی کو بہت زیادہ پسند فرماتے، طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے غسل کے مسائل پر مشتمل انتہائی معلوماتی رسالہ بنام **”غسل کا طریقہ“** تحریر فرمایا ہے۔ جس میں غسل کا طریقہ، غسل کے فرائض، مستورات کے لئے 6 احتیاطیں، غسل فرض ہونے کے 5 اسباب، فوّارے (Shower) کی احتیاطیں، تیمم کا بیان، تیمم کا طریقہ اور بہت سے اہم مسائل کو اِس رِسالے میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا خُود بھی اِس کِتاب اور رِسالے کا مُطَالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی تَرْغِیْب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کِتاب اور رِسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور اُن کی کرامات کا باب نِہایَت وَسِیْع ہے، خوش نصیب مسلمان تو اِس حقیقت کو تَسْلِیم کرلیتے ہیں کہ اُن حضرات کی بَرَکات و کرامات حق ہیں مگر بعض نادان لوگ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکات و کرامات کو تَسْلِیْم کرنے پر تیّار نہیں ہوتے اور شَیْطانی وَساوِس کا شِکار ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ اپنی اِس مَذْمُوم عادت پر اُس وَقْت تک ڈَٹے رہتے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی آنکھوں سے اُن کی بَرَکات و کرامات کا نَظارہ نہیں کرلیتے، اس کے باوجود بھی کچھ لوگ **شانِ اولیاء** سمجھنے سے محروم ہی رہتے ہیں، یوں وہ اپنی اَنا (نفسانی ضِد) کی خاطِر اپنے آپ کو اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے فُیُوض وبَرَکات سے مَحروم کرلیتے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کس قَدَر دِلنشین انداز میں ایسوں کی اِصلاح فرماتے تھے۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفْروز جھلک مُلاحَظہ کیجئے چُنانچہ

مُنکِرِینِ کرامات بھی مان گئے

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَحَبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شہر رَحَبَہ کے اکثر لوگ کراماتِ اَوْلِیا کا اِنکار کرتے تھے۔ ایک دن میں ایک درندے (چِیر پھاڑ کر کھانے والے جانور) پر سوار ہو کر رَحَبَہ میں داخل ہو گیا اور پوچھا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی کرامات کو جُھٹلاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: اِس کے بعد وہ میرے بارے میں بد گوئیوں سے باز آگئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۰۳)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرْزَد نہ کبھی بے ادَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور

کرامتوں کا بَیان قُرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے، چُنانچہ

بے موسم کا پھل

حضرت (سَیِّدُنا) زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام کو خُداوَندِ قُدُّوس نے نُبُوَّت کے شَرَف سے نَوازا تھا مگر اُن کی کوئی اَوْلاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضَعِیف (کمزور) ہو چکے تھے۔ بَرسوں سے اُن کے دِل میں فَرْزَنْد (بیٹے) کی تمنّا مُوجُزن (مَوج۔زَن (موجیں مار رہی) تھی اور بارہا اُنہوں نے گِڑگِڑا کر خُدا سے اَوْلادِ نَرِینَہ کے لئے دُعا بھی مانگی تھی، مگر خُدا کی شانِ بے نِیازی کہ باوُجود اِس کے اب تک اُن کو کوئی فَرْزَنْد (Son) نہیں مِلا۔ جب اُنہوں نے حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اِس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اُس وَقْت اُن کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری عُمْر اب اِتنی ضَعِیفی (بُڑھاپے) کی ہو چکی ہے کہ اَوْلاد کے پھل کا موسم خَتْم ہو چُکا ہے۔ مگر وہ اللہ کریم جو حضرت مَرْیَم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادِر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اَوْلاد کا پھل عطا فرمادے، چُنانچہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے محرابِ مَرْیَم میں دُعا مانگی، آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دُعا مَقبول ہو گئی اور اللہ پاک نے بُڑھاپے میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ایک فَرْزَنْد عطا فرمایا جن کا نام خُود خُدا نے "یحییٰ" رکھا اور اللہ کریم نے اُن کو نُبُوَّت کا شَرَف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۶۶ بتغیر) اِس واقِعے کا مَضمون پارہ 3 سُورۂ آلِ عِمْرٰان کی آیت نمبر 37 تا 41 میں مَوجُود ہے۔

اَصحابِ کَہْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی کرامات

اَصحابِ کَہْف (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) نبی نہیں بلکہ بَنِی اِسرائیل کے وَلی ہیں۔ اُن کی کرامت یہ بَیان ہوئی کہ غار میں تین سو نو (309) برس سوتے رہے۔ اِتنا عَرْصَہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا کرامت ہے۔ (چُنانچہ

پارہ 15 سورۂ کَہف کی آیت نمبر 18 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:)

وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۪ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۪ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ

(پ۱۵، کھف، ۱۸)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور تم اُنھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں اور ہم اُن کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور اُن کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

اِس آیت میں اَصحابِ کَہف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) جو اَوْلِیا ہیں۔ اُن کی تین (3) کرامتیں بَیان ہوئیں: (1) جاگنے کی طرح اب تک سونا، (2) ربّ کی طرف سے کروٹیں بدلنا، زمین کا اُن کے جسموں کو نہ کھانا اور بغیر غذا باقی رہنا، (3) اُن کے کتّے کا اب تک لیٹے رہنا، یہ بھی اُن کی کرامت ہے نہ کہ کُتّے کی۔

(علم القرآن، ص۱۸۸ بتغیر)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جِن کا کردار ایک صاف شفّاف آئینے کی طرح ہوتا ہے، جو مَخلوقِ خُدا کی ہِدایت کے لئے ہر وَقْت کمر بَستہ رہتے ہیں، جن کے دِل میں اِصلاحِ اُمَّت کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، جن کے بیانات، اِرْشادات اور تحریروں کی بَرَکتوں سے گناہگار و بدکار اَفراد قُرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن جبکہ غیر مُسلِم اسلام کی دَوْلت سے سَرفَراز ہونے کی سَعادت پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اِس پُرفِتَن زمانے میں پندرہویں صَدِی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخْصِیَّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ

اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہَستی ہیں، جِن میں بَیان کردَہ اَوْلِیائے کامِلِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی نِشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ آیئے! ہم بھی اِس عظیم ولیِ کامِل کی بَرَکتوں کا مُختَصَر تذکِرہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

فَیضانِ اَمیرِ اَہلسُنّت کی بَرَکتیں

شَیخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرائض وواجِبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مُستَحَبّات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دَعْوَت کی ایسی دُھومیں مچائیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نَوجوانوں کو گناہوں سے تَوبہ کی تَوفِیق مِلی اور وہ تائب ہو کر قُرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بلکہ مسجدوں کے اِمام بَن گئے، بَدنِگاہی کرنے والے نِگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرنے کی سَعادت پانے لگے، چمکیلے بھڑکیلے لِباس پہنے گلے میں دوپٹّا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زِینَت بننّے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقَع اُن کے لِباس کا حِصّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ اَنداز اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، جس کی حَرَکتوں کی وجہ سے کبھی پُورا مَحلّہ بیزار تھا وہ سارے عَلاقے کی آنکھ کا تارا بن گیا، چوری اور ڈاکے کے عادِی دُوسروں کی عِزّت وآبرُو کی حِفاظت کرنے لگے، کسی غریب کو دیکھ کر تَکَبُّر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجِزی کے پیکر بن گئے، ہر وَقْت حَسَد کی آگ میں جلنے والے دُوسروں کو تَرَقّی کی دُعائیں دینے لگے، گانے سُننے کے شَوقِین، سُنّتوں بھرے بَیانات اور مَدَنی مُذاکَرے سُننے کے عادِی ہو گئے، فُحش کَلامی کرنے والے نَعْتِ مُصْطَفٰے پڑھنے اور عِشقِ مُصْطَفٰے میں جُھومنے جُھومانے لگے، یورَپی مُمالِک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے کَعْبَۃُ اللہ وگُنبدِ خَضْرٰی کی زِیارت کے لئے بے قرار رہنے لگے، مال کی مَحَبّت میں گرِفتار رہنے والے فکرِ آخِرت کی

مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، شراب پینے والے عشقِ مُصْطَفٰے کے جام پینے لگے، فُضُولِیّات میں وَقْت بَرباد کرنے والے اپنا وَقْت عِبادت میں گُزارنے لگے، فُحْش رَسائل وڈائجسٹ کے شَوقِین امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اور **ماہنامہ فَیضانِ مدینہ** کا مُطالَعَہ کرنے لگے، تَفَرِیح (Amusement) کی خاطِر سَفَر کے عادِی اَفراد عاشِقانِ رَسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے بَن گئے، **"کھاؤ پیو اور جان بناؤ"** کے نعرے کو اپنی زِندگی کا مَقْصَد سمجھنے والوں نے اِس مَدَنی مَقْصَد کو اپنالیا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ فَیضان صِرْف مُسلمانوں تک مَحدود نہیں رہا بلکہ کثیر غیر مُسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ (تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 1)، ص ۸ تا ۱۰ ابتغیر)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِسی **فیضان** کو کسی **عاشقِ رسول** نے کتنے جامع اور پیارے انداز میں اشعار کی صُورت میں قلمبند کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

مَسْلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادِرِی　　تَدْبِیر تیری تام ہے اِلیاس قادِرِی
سُنّت کی خوشبوؤں سے زَمانہ مہک اُٹھا　　فَیضان تیرا عام ہے اِلیاس قادِرِی
سَر پہ عِمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نُور ہے　　جو بھی تیرا غُلام ہے اِلیاس قادِرِی
ہے دَعْوَتِ اِسلامی کی دُنیا میں دُھوم دھام　　مَقبول تیرا کام ہے اِلیاس قادِرِی

(محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص ۲۰۳)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کِس قَدَر عظیم وَلِی ہیں کہ جِن کی بَرَکت اور دِینی خِدمات سے مُعاشَرے کے اندر بہت تھوڑے ہی وَقْت میں حَیْرت

اَنگیز مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہو گیا۔ آیئے! ہم بھی فَیْضانِ اَمیرِ اَہلُسنّت سے فَیضیاب ہونے کے لئے فَیْضانِ اَوْلیا سے مالا مال عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو جائیں۔ **12 مَدَنی کاموں** میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مُذاکَرہ"** بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مُذاکَرہ" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے گُناہوں سے نَفْرت پیدا ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس** (Updates) مِلتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرہ عِلْمِ دِین کی تَرَقّی کا باعِث ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرہ، اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تَجْرِبات سے مَدَنی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَرْبِیَت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُخْتَلِف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کر لے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے اپنی

گُناہوں بھری زِندگی سے تَوبہ کر چُکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکَرے"** میں اَوّل تا آخر شِرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکَرے میں شِرکت کی دَعْوَت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی خُوب خُوب بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرے کے عِلاوہ مُخْتَلِف مَواقِع پر بھی مَدَنی مُذاکروں کا سِلْسِلہ ہوتا ہے، مَثَلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے **10 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل (بارہویں) کے **12 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رَبِیْعُ الآخِر (گیارہویں) کے **11 مَدَنی مُذاکَرے**، ماہِ رَمَضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکَرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکَرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی مُذاکَروں میں بھی اوّل تا آخر شِرکت کر کے دُنیا و آخِرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بَھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغِیب مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکَرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نَوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبْتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکَرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجِبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مَدَنی حُلیَہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مئے عِشْق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے تو اُس وَقْت وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر قُربان جایئے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قدر اَرْفَع و اَعلیٰ ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بد سبھی کو فَیْضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزار سے بَرَکات کا ظُہُور ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت سے عَذابِ قَبْر دُور کر دِیا جاتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفْروز واقِعہ سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

گُلاب کے پھول یا اژدہوں کے منہ!

اعلیٰ حضرت، اِمام اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مِیاں (سِراجُ العارِفِیْن حضرت سَیِّد ابُوالحسن اَحمد نُوری) صاحِب قِبْلَہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سُنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کُھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گُلاب کی دو(2) شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گُلاب (Rose) کے دو پُھول اُس کے نَتْھنوں پر رکھے ہیں۔ اُس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر پانی کے صَدْمہ سے کُھل گئی، دُوسری جگہ قَبْر کھود کر اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو(2) اَژدَہے (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اُس کا مُنْہ بھمبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حَیْران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دِل سے یہ واقِعہ بَیان کِیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدھے ہی تھے مگر ایک ولیؒ

اللہ کے مَزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب **"رَحمت"** ہو گیا تھا، وہ اَژدھے دَرَختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور اُن کے پھَن گُلاب کے پھُول۔ اِس (مَیِّت) کی خَیرِیَّت چاہو تو وہیں لے جاکر دَفن کرو۔ وَہیں لے جاکر رکھا پھر وہی دَرَختِ گُل تھے اور وُہی گُلاب کے پھُول۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۰)

کرم ہو واسِطہ کُل اَوْلِیا کا
مِرا اِیماں پہ مَوْلیٰ خاتِمہ ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص ۳۱۶)

مَجلسِ عُشر واَطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب مِل جانا کس قَدَر باعِثِ بَرَکت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے ایک وَلِی کامِل کا قُرب پالینے والے گناہگار وبَدکِردار شخص سے عذابِ قَبْر کو دُور فرما کر اپنی رَحمت سے اُس کے عذاب کو رَحمت سے تبدیل فرمادیا۔ اگر ہم بھی اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب پانے کے طَلَبگار ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے۔ اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ عُشر و اَطراف گاؤں"** بھی ہے۔ جو عُشر کے دِنوں میں ہفتہ وار اور دیگر سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بَیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلاتی ہے۔ اِس شُعبے کے ذِمَّہ داران، عُشر کی وُصولی کے لیے وَقْتاً فَوَقْتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالِکان وغیرہ سے اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے رابِطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اِجتماعات"** کا بھی اِنْعِقاد کیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشر کے اَحکام"** تقسیم کرکے عُشر دینے کا ذِہن دِیا جاتا ہے۔ بالْخُصُوص زمینداروں کو چاہیے

کہ عُشر کے بارے میں معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"عُشر کے اَحکام"** اور **"چندہ کرنے کی شَرعی اِحتیاطیں"** کا لازِمی مُطالَعہ کریں۔ شَرِیعَت کے مُطابِق اپنی فَصلوں کی زَکوٰۃ نکالنے کے بارے میں دارُالاِفتا اَہلسُنّت سے ضَرور رہنمائی حاصِل کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجلسِ عُشر و اَطراف گاؤں کا مدنی کام** تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف جانبِ مدینہ رواں دواں ہے، اب تک تقریباً **15 ہزار گاؤں** میں مدنی کام شروع ہوچکا ہے اوران **15 ہزار گاؤں** کے ذمہ داران کو مزید **15 ہزار گاؤں** میں مدنی کام کرنے کا ہدف دیا گیا ہے، اِس وقت پاکستان کے تقریباً 15 ہزار گاؤں / گوٹھوں پر مشتمل **24 اطراف کابینات، 105 اطراف کابینہ، تقریباً 873 اطراف ڈویژن** اور **2182 اطراف عَلاقے** بن چکے ہیں جن میں **سینکڑوں ذمہ داران** کا تقرر بھی ہوچکا ہے۔ **عُشر کی وصولی** کے ساتھ ساتھ بالخصوص **12 مدنی کاموں کی مضبوطی** کے لیے وقتاً فوقتاً ذِمہ داران کے **سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مشوروں** کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے، **بڑی راتوں** مثلاً (اجتماعِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، شبِ معراج، شبِ برأت، شبِ قدر وغیرہ) کے موقع پر **اِجتماعِ ذکر و نعت** کا اِہتمام بھی کیا جاتا ہے، **مبلغینِ دعوتِ اسلامی** کے **سُنّتوں بھرے بیانات** کی ترکیب ہوتی ہے، بالخصوص ماہِ رمضان المبارک میں **سُنّت اِعتکاف** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے سُنّت اِعتکاف میں شرکت کرکے خوب **علمِ دین** کے قیمتی موتی چُننے کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ مختلف **مدنی کورسز اور مدنی قافلوں میں سفر** کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **اللہ کریم مجلسِ عُشر و اَطراف گاؤں** کو مزید **برکتیں اور ترقیاں** نصیب فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے در پر حاضری دینے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے وَسیلے سے اَہلِ زمین سے بَلائیں اور مُصِیبَتیں دُور ہوتی ہیں ❁ اَوْلِیائے کِرام کی دُعاؤں میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کی کرامات قرآنِ کریم سے

ثابت ہیں۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کی بَرَکت سے بارِشیں ہوتی اور رِزْق دِیا جاتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کو اللہ کریم کی عطا سے عِلْمِ غَیْب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے قُرب کی بَرَکت سے عذابِ قَبْر سے نَجات نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے بَیانات، اِرْشادات اور تَحریروں کی بَرَکت سے گناہگار اَفراد قرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن اور غیر مُسلِم مُشَرَّف بہ اسلام ہوجاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ رہنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے تیل ڈالنے کی سُنّتیں و آداب سُنتے ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضورِ اَنْوَر، شَافِعِ

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَر اَقْدَس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارَک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارَک پر کپڑا (یعنی سَربَنْد شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا۔ (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّة، ص۴۰، حدیث: ۳۲) ❁ سَر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بَدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچِہ بَدبُو نہ آتی ہو مگر دُوسروں کو آتی ہے۔ مُنہ، بالوں، بدن اور لِباس وغیرہ سے بَدبُو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اِس سے لوگوں اور فِرِشْتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں! بَدبُو ہو مگر چُھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بَدبُو تو اِس میں حَرَج نہیں۔ ❁ بالوں میں تیل کا بکثرت اِسْتِعمال خُصوصاً اَہلِ عِلْم حضرات کے لئے مُفید ہے کہ اِس سے سَر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تَر اور حافِظَہ قَوِی ہوتا ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۸، حدیث ۳۶۹) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جو بِسْمِ اللہ پڑھے بغیر تیل لگائے تو 70 شَیاطِیْن اُس کے ساتھ شَریک ہو جاتے ہیں۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ، ص۳۲۷، حدیث: ۱۷۳) ❁ تیل ڈالنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھ کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبْرُو پر تیل لگائیے پھر اُلٹی کے، اِس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سَر میں تیل ڈالئے اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے، ❁ سَر سوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عِمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بَدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سَر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔ خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیّار ہے۔ ❁ نمازِ جُمعَہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۷۴) ❁ مَیِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۱۰۴) لوگ مَیِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گناہ مَیِّت پر نہیں مونڈنے اور اِس کا حکم کرنے والوں پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دیتے ہیں فَیضِ عام، اَوْلِیائے کِرام　　لُوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو
اَوْلِیا کا کرم، تُم پہ ہو لاجَرَم　　خُوب جلوے مِلیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۱-۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر آپ کے پاس قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَمّ نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیران پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا عرس مبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم اُس مُقَدَّس ہَستی **کا ذِکْرِ خَیر، فضائل و کرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گے، جِنہیں دُنیا **"غَوْثِ اَعْظَم"** کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر لیں۔

آیئے !سب سے پہلے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی شان پر ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

علم وحکمت کا سمندر

حضرت حافظ ابُوالعباس احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علّامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا،ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنی بیان فرمایا، حضرت ابُوالعباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا:ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت ابُوالعباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا:ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا:ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس (10) تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر معلوم ہے؟ اور وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی گیارہویں (11ویں) تفسیر بیان فرمائی۔ اس بار بھی میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیتِ مُبارَکہ کی

بارہویں(12ویں) تفسیر بیان فرمائی۔ میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ نفی(یعنی انکار) میں سر ہِلاتے ہوئے کہنے لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی تیرہویں(13ویں) تفسیر بیان فرمائی، پھر چودھویں(14ویں) بیان فرمائی، پھر پندرہویں(15ویں)، سولہویں(16ویں)، پھر اس کے بعد بیس(20) تفسیریں، پھر پچیس(25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس(30) تک پہنچ گئی۔ اور گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کا جواب یہی ہوتا کہ **میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔**

تیس(30) تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں۔ اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے مفسر کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر علمه... الخ، ص ۲۲۴ بتغیر)

مَظْہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہِرِ رِفْعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مُرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹-۵۶۱)

دونوں اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔ آیئے مل کر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نعرے لگاتے ہیں، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ دل میں غوثِ پاک کی محبت بھی بڑھے گی:

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سرتاپا شرافت غوثِ پاک

*مرحبا یا غوثِ پاک *مرحبا یا غوثِ پاک *مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتا ہے، کئی کئی کتب کا مطالعہ کرتا ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتا ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتا ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے مگر قربان جایئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذہانت پر کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی علم و حکمت سے بھرپور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سن کر علامہ عبد الرحمٰن ابنِ

جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالِم و امام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبت ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پندرہ(15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص۱۱۸ ملخصاً)

فی زمانہ ہم غوث پاک کی محبت کا دم بھرنے والے اپنی حالت پر غور کریں کہ کیا ہمیں زبانی نہیں بلکہ دیکھ کر **دُرست قرآنِ کریم** پڑھنا آتا ہے؟ گھر میں گاڑی ہو اور گاڑی چلانا نہ آئے تو اس کے لئے باقاعدہ **ڈرائیونگ کا کورس** کیا جاتا ہے۔ بھاری فیسیں ادا کی جاتی ہیں اور جلد سے جلد ڈرائیونگ سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن لوگوں سے پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ کاروبار(Business) کرنا چاہا اس کے لئے پہلے ہی بہت سے تجربہ کار لوگوں سے مشورے لئے جاتے ہیں کہ کہیں کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے، اس کے لئے پہلے سے معلومات حاصل کیں، فائدے مند اور نقصان دہ پہلو کو مَدِّ نظر رکھا۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آ گئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھاتے ہیں کہ گویا اس نے انگریزوں کو انگلش پڑھانی ہے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتے کہ جس سے یہ بیچارے خود اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود تلاوت ِ قرآن کی عادت(Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست احباب اور دیگر مسلمانوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، اور صرف پڑھیں نہیں بلکہ قرآنِ پاک کو سمجھیں بھی، اس میں کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہ بھی ہمیں معلوم ہونا چاہیے اور اس کے لیے قرآنِ پاک کو تفسیر کے ساتھ پڑھنا ہی فائدے مند ہے۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنان کا تعارف و خصوصیات:

قرآنِ کریم کو بہتر طریقے سے سمجھنے کیلئے **روزانہ نمازِ فجر** کے بعد مدنی حلقے میں 3 آیات کی تلاوت، ترجمہ اور کتبۃ المدینہ کی تفسیر "**صِراطُ الجنان**" سے ان آیات کی تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی کوشش کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے کثیر علمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا۔

آیئے تفسیر صِراطُ الْجِنَان کی چند **نمایاں خصوصیات** بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قرآنِ پاک کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کا کنزالایمان شریف** اور دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جو کنزالایمان سے ہی آسان اردو میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی اور تفسیر نورُ العرفان اِن کے خلیفہ، مشہور مُفسرِ، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں بہت آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اسے پڑھ اور سمجھ سکیں۔ ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ

الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے نئ پیدا ہونے والی مُعاشرتی بُرائیوں کا بھی رد کیا گیا ہے۔ ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔ ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے۔ ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کو دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں۔ ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے فوائد بھی آسان اور سادہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ روزانہ کم از کم 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ صراط الجنان کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کے بعد مساجد میں روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کا معمول ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے

نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکْرِ خیر پر مشتمل شجرہ شریف پڑھنے سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکْرِ خیر پر مشتمل اِس مُبارَک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کی دعائیں قبول ہوتی، مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا اور اٹکے ہوئے کام بن جاتے ہیں، آیئے! بطورِ تَرْغِیْب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ویزے مل گئے

☆ ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقِیم ہیں، ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ ☆ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر ویزے نہ مِل سکے۔ ☆ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ ☆ ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی، اِسی دوران ایک اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے شجرہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ☆ اس کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں **ویزے بھی مِل گئے**۔

مُشْکِلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کرام میں مَحبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمَدانی، عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلِیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام و خواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور عظیمُ الشّان خاندان سے ہے، امیرِ اہلِ سنت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

تھرتھراتے ہیں شہا جنّات تیرے نام سے ہے تِرا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دَست گیر
اولیا کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم یا امامَ الاولیا یا غوثِ اعظم دست گیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حضور غَوْثِ اعْظَم، شیخ سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ولادتِ باسَعادَت، پہلی رَمَضان ۴۷۰(470) ہجری کو بغداد شریف کے قریب قصبہ جِیلان میں ہوئی۔ (بهجة الاسرار، ص۱۸۱) ☆غوث الوریٰ سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نام نامی، اسمِ گرامی عبدُالقادر اور کُنْیَت ابُو محمد ہے۔ ☆مُحْیُ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبْحانی، غَوْثِ اعظم اور غَوثُ الثَّقَلَین وغیرہ اَلْقَابات ہیں۔ ☆شہنشاہِ بغداد، سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ☆پیر پیراں سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتَقْویٰ کی وجہ سے بہت مشہور (Famous) تھا۔ ☆ شاہِ جیلاں سید عبدُالقادر جِیلانی کی والدہ کا نام **"سَیِّدہ فاطمہ"** اور کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** ہے۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص۷۲ ملخصاً)

☆محبوبِ سبحانی سید عبدُالقادر جِیلانی کے والدِ گرامی کا نام مبارک **"سیّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابُوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ ☆حُضُور غوثِ پاک سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ ☆سرکارِ بغداد سید عبدُالقادر جِیلانی کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔ (غوث پاک کے حالات، ص۱۵)

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۵)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ آپ کا خاندان اور آباء و اجداد کی تو کیا ہی بات ہے وہ تو سارے کے سارے عزت و عظمت والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے، مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلیاء، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ کی ابھی **وِلادت** نہیں ہوئی تھی، تب بھی آپ کا حال سب سے جدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص۳)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل واحسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان وعظمت اور کرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَوْلیاء میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات اَعْدادو شُمار سے باہر ہیں۔(اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/۶۱۰ مفھوماً)

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوْذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ذرا سوچئے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے نام کی یہ برکت و عظمت اور کرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سُن کر حملہ نہیں کرتے، مُوذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذات کیسی باکرامت اور بلند مرتبہ ہوگی۔ کرامت کسے کہتے ہیں، آیئے! کرامت کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُ الوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہوجائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہوجائے تو اُس کو **اِسْتِدراج** کہا جاتا ہے۔ (النبراس شرح شرح العقائد، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲ ملخصاً)

صدرُ الشَّریعہ، حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۸) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کرلینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ کرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل وکرم اور احسان تھا کہ اللہ پاک نے آپ کو دیگر اولیاء کرام سے بڑھ کر کرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کردیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کردیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفاء دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دُور سے مدد کے لئے بُلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرمادیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے

تو کبھی اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دُور فرمادیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال کر نیک بنادیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنادیتے۔

آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چند کرامات سنتے ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعا کی برکت

حضرت شیخ صالح اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی بن ہیتمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے۔ ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اور انہیں پھل نہیں لگتا تھا۔ ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کیے تو وہ سرسبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آگیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا۔ میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر کردیں، آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: اللہ پاک تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔

حضرت شیخ اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میری زمین میں اس سال کی مقدار سے دو سے چار گنا پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آجاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (100) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں، پھر

اس میں سے پچاس(50) بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو(100) بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت سے اب تک باقی ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک وجود کی برکتیں۔ یقیناً ہم یہ سوچتے ہوں گے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یاد رکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کر لیا۔ (رسالہ منّے کی لاش، ص ۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆ **ہمارے**

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر (2) رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار (1000) رَکعَت نفل ادا فرماتے تھے۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص ۳۲) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت ورِیاضَت، وِلایَت وکَرامَت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زُہد وتَقْوٰی اور قناعت پسندی میں بھی باکمال تھے، دُنیَوِی مال ودَوْلَت کے خواہش مَنْد بالکل نہ تھے، اگر کوئی مالدار شخص (Richman) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مال و دَوْلَت پیش کرتا تو آپ قَبول نہ فرماتے، بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اصلاح کی کوشش فرماتے، چنانچِہ

زُہد وتقوی

شَیْخ ابُوالعَبَّاس خِضَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں شَیْخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مَدْرَسے میں تھے، ایک خَلِیْفَہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کُچھ نَصِیحَت فرمایئے اور مال ودولت کی دَس (10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیفَہ نے واپس لینے سے اِنکار کِیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرَار کِیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لِی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خَلِیفَہ سے فرمایا: کِیا تُو اللہ پاک

سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه۔۔الخ، ص۱۲۰)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بلند آواز سے نعروں کا جواب دیجئے۔

محتاج کی ثَروت غوثِ پاک وہ آپ کی ہیبت غوثِ پاک
دو جذبۂ خدمت غوثِ پاک دُوں نیکی کی دعوت غوثِ پاک

♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنیَوِی مال و دَوْلَت سے بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَوْلَت ٹھکرادِی، دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد وچاپلوسی کرتے تھے بلکہ ان کو گناہوں میں ملوث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچِہ

دو تہائی دِین چلا جاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی ($2/3$)

دِین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء، ۲/۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمیں چاہئے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد و چاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پُل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، نیکی کی دعوت کی برکت سے اللہ پاک نے چاہا تو ہمارے معاشرے (Socity) سے بُرائیاں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں ہوں گی، ہمارا معاشرہ، ہماری گلی محلہ اور ہر گھر **اَمن کا گہوارہ** بننا شروع ہو جائے گا، ہر طرف **سُنّتوں کی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے دوست احباب اور خاندان** آپس میں مِل جائیں گے، رُوٹھے ہوئے مَان جائیں گے، گناہ کرنے والے نیکیاں کرنے والے بن جائیں گے، نمازیں قضا کرنے والے نمازوں کے پابند بن جائیں گے، ہر گھر سے تلاوتِ قرآن کی آوازیں آنے لگیں گی، گناہوں کو پھیلانے والے نیکی کی دعوت دینے والے بن جائیں گے۔

دُنیا بھر میں **نیکی کی دعوت** پہنچانے کا عظیم جذبہ رکھنے والے، اُمّت کے خیر خواہ، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، بارگاہِ مصطفٰی میں فریاد پیش کر رہے ہیں:

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت و ایثار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقوی، قناعت پسندی، پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنے کا جَذبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار کا حِصَّہ تھا، آپ کبھی کسی سائِل کا سُوَال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے، بلکہ یوں فرمایا تھے کہ

میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیْش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائدالجواھر، ص۳۷)

شَیْخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کردوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلادُوں۔ (قلائدالجواھر، ص۸ ملخصاً)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد — یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد — دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو — جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں — مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۳، ۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیارا

واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت عَلّامہ سیّد عبد الرزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمد و رفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصْحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر شی من شرائف اخلاقه، ص ۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۸،۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ڈاکٹرز

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ایثار وسخاوت کا جذبہ پانے، مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے، غریبوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی حاجت روائی کا جذبہ پانے اور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم وبیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ (Depart) **"مجلس ہومیوپیتھک ڈاکٹرز"** بھی ہے۔ موجودہ دور میں عِلاج کے مختلف طریقے رائج ہیں، ایلوپیتھک اور میڈیسن سے علاج کرنے والوں کو ایلوپیتھک ڈاکٹرز، ہومیوپیتھک و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"ہومیوپیتھک ڈاکٹرز"**، یونانی طریقۂ طِب وادویات سے علاج کرنے والوں کو **"حکیم"** کہا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ڈاکٹرز کے لیے الگ الگ مجالس قائم کی گئی ہیں۔ ان تمام مَجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں میں فَرض علوم کی اہمیت اُجاگر کرنا، ان تک دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا ذِہن دینا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس و شعبہ جات کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو !

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے چند اہم مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند اہم مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

☆ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے، شَرِیعَت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بَیعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔(آدابِ مرشد کامل، ص۱۳)☆ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ (آداب مرشد کامل، ص۱۲)☆حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہ علیہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔(فکر مدینہ، ص۱۶۱)☆پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔(آدابِ مرشد کامل، ص۱۳)☆بذریعہ قاصد یا خط مرید ہو سکتا ہے۔(فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16(312 صفحات)اور120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے، سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ پاک کے عَرْش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عَرْش کے سائے میں ہوں گے: (۱)... وہ شخص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی دُور کرے (۲)... میری سنّت زندہ کرنے والا (۳)... مجھ پر

کثرت سے دُرود پڑھنے والا۔[1]

نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرود پڑھو
مُحِبّو! پاؤ گے جنت میں گھر دُرود پڑھو
بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحْسِن پر
سدا سلام کہو عُمر بھر دُرود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[3]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر آپ کے پاس قلم (Pen/Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَمّ نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... البدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش... الخ، ص۹۳.

2... نورِ ایمان، ص۵۶، ملتقطًا.

3... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الآخر جاری وساری ہے، اس مہینے کو پیرِ پیراں، میرِ میراں، شاہِ جیلاں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، ابھی کچھ ہی دن پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف گزری ہے، اس میں شک نہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مادرزاد یعنی پیدائشی ولیُّ اللہ تھے۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت کے وقت جو حیرت انگیز واقعات ہوئے وہ بڑے مشہور ہیں۔

غوثِ پاک مادرزاد ولی

جس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت ہوئی اُس دن آپ کے دِیارِ ولادت جِیلان شریف میں **گیارہ سو** (1100) **بچے پیدا ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللہ بنے۔** (مُنّے کی لاش، ص۵)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہوگئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص۱۷۲)

آپ کی بعض کرامات تو ماں کے پیٹ سے بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللہُ" کہتے، اسی طرح جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُنیا میں جلوہ

گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور **اللہ اللہ** کی آواز آ رہی تھی۔(منے کی لاش، ص۴۔۵ملتقطاً)

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیدا ہو تے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، روشن ضمیر، پیر دَسْتْ گِیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ اور بھی ایسے کئی بزرگانِ دین ہیں جو پیدائشی طور پر اللہ پاک کے ولی تھے، آج ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے !اُس کمسن ولیہ کا تذکرہ سنتے ہیں جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا تذکرہ

یہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں۔

بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد کا نام حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہے۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نبی حضرت زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہم زُلف تھے، یعنی حضرت عمران کی زوجہ محترمہ اور حضرت سیِّدنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ محترمہ دونوں بہنیں تھیں۔ حضرت عمران اور حضرت حَنَّہ کی شادی کو ایک عرصہ ہو گیا تھا، لیکن اولاد کی نعمت انہیں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور اب یہ عمر کے اُس حصے کو پہنچ چکے تھے جس میں عام طور پر اولاد ہونے کی اُمید ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ ناامید نہیں تھے، ایک دن حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کسی دَرَخْت کے سائے تَلے بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک پَرندے پر نظر پڑی جو اپنے بچوں کو دانہ کِھلا رہا تھا۔ اس سے آپ کے دل میں اولاد کا شوق اور بڑھ گیا، تب آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ کریم مجھے اولاد عطا فرمائے گا تو اسے میں بیت المقدس کے لیے وقف کر دوں گی۔[1] اس دور میں بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے وَقف کئے جاتے تھے، لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ یہ بچے بالغ ہونے تک وہاں کی خدمت کرتے، بالغ ہونے کے بعد وہ چاہتے تو اسی طرح رہتے اور اگر چاہتے تو دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے۔[2]

شب وروز گزرتے رہے پھر ایک دن وہ پُر مَسَرَّت گھڑی بھی آ پہنچی جب حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں بیٹی کی وِلادت ہوئی، یہ ان کے لیے بڑی خوشی کا موقع تھا مگر چونکہ بیٹے کی امید پر یہ اسے بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے وَقْف کرنے کی نذر مان چکی تھیں اور اب خِلَافِ اُمّید لڑکی پیدا ہوئی

1...تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۴۰، ملتقطًا.

2... تفسیرِ نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۵، ۳/ ۳۷۱۔

تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۳۹، بتغیر.

تھی جس کے باعِث نذر پوری ہونا بَظاہِر ناممکن ہو گیا تھا، حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس بچی کا نام رکھا اور چونکہ آپ اسے بَیْتُ المقدس میں رکھنے کی نِیَّت کر چکی تھیں، اس لیے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بَیْتُ المقدس کی طرف چل دِیں۔

بَیتُ المقدس میں اس وقت چار ہزار خُدَّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستائیس (27) یا ستر (70) تھے۔ جن کے امیر حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[1] حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنی بیٹی کو لے کر جب یہاں پہنچیں تو اسے یہاں کے عُلَماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا: یہ میری بیٹی ہے جسے میں نے (اللہ پاک کی عِبَادت اور بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے) آزاد (یعنی وَقْف) کر دیا ہے۔ اگرچہ لڑکیاں اس خدمت کی صلاحیت نہیں رکھتیں مگر (چونکہ میں اسے وَقْف کر چکی ہوں اس لیے) میں اسے لوٹا کر گھر بھی نہیں لے جا سکتی لہٰذا آپ حضرات میری یہ نذر قبول فرمالیجئے۔[2] ان علماءِ کرام نے اس بچی کی پرورش کو اپنے لیے عزت و وقار کا سبب جانا اور ہر ایک اس کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔ بالآخر اس پاک باز بچی کی پرورش کا ذمہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملا جو اُن عُلَما کے سردار اور بچی کے خالو تھے۔[3]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ المقدس میں فرشِ مسجِد سے قدرے بلند ایک کمرہ بنایا اور وہاں اس بچی کو رکھا، یہاں سِوائے آپ کے اور کوئی نہ جاتا تھا۔ کھانے پینے وغیرہ کا سامانِ ضرورت بھی آپ ہی لے

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر قلیل۔
2... الدر المنثور، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۲/ ۱۸۳.
3... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر۔ تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۴۱، مختصرًا۔ تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱، مختصرًا.

کر جاتے[1] اور واپسی پر تمام دروازے بند کر کے تالا لگا آتے۔[2] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانے پینے کا سامان لے کر وہاں پہنچتے تو اس بچی کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے۔ یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[3] ایک مرتبہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے مُخَاطَب کر کے پھلوں کے بارے میں پوچھا کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرجَمۂ کنزالایمان: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

بچپن کی اس ننھی سی عمر شریف میں اس بچی نے کیسا ایمان افروز جواب دیا... کہنے لگیں:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

(پ۳، آل عمران:۳۷)

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب بچی کی یہ کرامت دیکھی کہ ان کے پاس بے موسم جنّتی پھل آتے ہیں اور ان کا وہ جواب سُنا تو آپ کے دل میں فرزند کا شوق پیدا ہوا[4] اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زوجہ محترمہ دونوں عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور اس عمر میں عام طور پر اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یقین کر لیا کہ جو ربّ اس بچی کو بے موسم میوے دینے پر قادِر ہے اور جو خدمتِ بَیْتُ المقدس کے لیے بجائے لڑکے کے لڑکی اور بجائے جَوَان کے بچی کو قبول فرما لیتا ہے اور جو

1...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
2...روح المعانی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۱۸۶، بتغیر قلیل.
3...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
4...المرجع السابق، تحت الآیۃ: ۳۸، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل۔

اس بچی کو بچپن میں بولنے کی طاقت دیتا ہے اور جو بغیر گمان رِزْق دینے پر قادِر ہے وہ مجھ جیسی عمر والے کو میری بانجھ (یعنی بچے سے ناامید) بیوی سے اولاد بخشنے پر بھی قادِر ہے، چنانچہ اسی وَقْت اور اسی جگہ جہاں اس بچی سے یہ گفتگو ہوئی تھی، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اس بڑھاپے میں خاص اپنی طرف سے ایک پاک وستھرا بیٹا عطا فرما، تُو دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ جب تُو نے حَنَّہ کی دعا قبول کی تو میری دعا کو بھی ضرور قبول فرمائے گا۔[1] قرآنِ کریم میں ان کے اس جگہ دعا کرنے کا ذِکْر موجود ہے، چنانچہ پارہ 3، سُورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زَکَرِیَّا اپنے ربّ کو بولا اے ربّ میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تُو ہی ہے دعا سننے والا۔

(پ۳، آلِ عمران: ۳۸)

اللہ پاک نے ان کی دُعا کو بھی شَرَفِ قبولیت بخشا اور کچھ عرصے بعد ان کے ہاں ایک نیک وصالِح فرزند کی وِلادت ہوئی جس کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح ان کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی منصبِ نبوت پر فائز ہوئے۔

جبکہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت میں فرزند عطا فرمایا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...المرجع السابق، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل وملتقطاً۔

حضرت مریم کے واقعے سے ملنے والے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے میں ہمارے لیے کئی مَدَنی پھول موجود ہیں۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ

جو اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھتا ہے، اُس کی اُمید پوری ہوتی ہے۔

جب بھی امید کے ساتھ ربِّ کریم کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور صِدْقِ دل سے دعا کی جائے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

غور کیجئے! جب حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی والدہ حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو باوجود بڑھاپے کے، باوجود ایسی عمر کے کہ جس میں عام طور پر اولاد نہیں ہوتی، اللہ پاک نے انہیں ایسی بیٹی عطا فرمائی جو مادر زاد (یعنی پیدائشی) ولیّہ تھیں اور ان کا حال یہ ہوا کہ دودھ پینے کی عمر میں ان سے کرامات کا اظہار ہونے لگا۔

اس آیت سے اور بھی کئی مَدَنی پھول ملتے ہیں، جن کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ) کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لیے خالِص کر دینا ضروری ہے، اگر سب لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دِین کیسے قائم رہے۔ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وَقْف کر دیں جنہیں بچپن سے اس کے لیے تیار کریں، مگر افسوس کہ اب مسلمان کی نظر روٹی پر رہ گئی، مگر یاد رکھو کہ تمہاری عزت دِین سے ہے اور دِین کا باقی رہنا عُلَماء اور صالحین سے ہے، اگر اپنی بقا

چاہتے ہو تو اپنی جماعت میں ایسے لوگ زیادہ بناؤ۔ ربِّ کریم فرماتا ہے:[1]

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ" (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دِین کی سمجھ حاصل کریں۔

بزرگوں کی دعا کی برکتیں

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بزرگوں کی دعا سے ربِّ کریم اپنے قانون بدل دیتا ہے، ☆ دیکھو! ربّ (کریم) نے حضرت حَنَّہ کی دعا سے اس زمانہ کا شرعی قانون بدل دیا، ☆ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش سے بَیْتُ المقدس کے قبلہ ہونے کا قانون تبدیل کر دیا، ☆ حضرت ابراہیم وزکریّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی دعا سے بانجھ بوڑھی عورتوں کو اولاد بخشی یہ بھی قانونِ وِلادت کے خِلَاف ہے، ☆ (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی دعا سے آسمان سے روٹی و مچھلی کا دستر خوان آیا حالانکہ آسمان سے پانی آنے کا قانون ہے وہاں سے روٹی آنے کا قانون نہیں، ☆ حضرت حِزْقِیْل وعُزَیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی دعا سے مرے ہوؤں کو صدیوں کے بعد زندہ فرمادیا حالانکہ قیامت سے پہلے مُردہ زندہ ہونا خِلَافِ قانون ہے۔ معلوم ہوا:

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں[2]

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/ ۳۷۵.
2... المرجع السابق.

کہ نُزُ ولِ رحمت کے وَقْت دُعا مانگنا سنّتِ انبیاء ہے۔ دیکھو! حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَامُ نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر دُعا کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بارش کے وَقْت دعا مانگو کہ یہ نُزُ ولِ رحمت کا وَقْت ہے۔[1]

کرامت کا انکار گمراہی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو اللہ پاک نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، (وہ) سیاہ، سفید کے مختار (مالک) بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نیابت میں ملتے ہیں، عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف (ظاہر) ہوتے ہیں، ان میں بہت کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن (جو ہو چکا اور جو ہو گا) اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واسطہ و عطا سے (ہے)، بے وِساطَتِ (بغیر واسطہ) رسول (کے) کوئی غیرِ نبی کسی غیب پر مُطَّلَع (خبر دار) نہیں ہو سکتا۔ کرامتِ اولیا حق ہے، اِس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ مُردہ زندہ کرنا، مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خَوارقِ عادات، اولیاء (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت (متعلق) دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ کریم کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اِس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر

1...المرجع السابق، تحت الآیۃ: ۳۸، ۳/ ۳۹۱۔

ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۲۶۷تا۲۷۰بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مَدَنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ✤**مَدَنی مذاکرے کی** بَرَکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤**مَدَنی مذاکرے** کی بَرَکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤**مَدَنی مذاکرے** کی بَرَکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge)کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اِس مَدَنی کام کی بَرَکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12مَدَنی کاموں میں سے اس مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے ✤مَدَنی مذاکرہ کی اَہَمِّیَّت ✤اجتماعی مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤مَدَنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مَدَنی پھول ✤مدنی مذاکرے کے 26مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کی شرعی وتنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد (سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَسْتہ تھے مگر شیطان مردُود نے دُنیا کے پُر فَریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے مُلاقات ہو گئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحَبَّت کو جگا دیا۔ چنانچِہ انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت پانے لگے۔ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور نیکیوں سے مَحَبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنُے تھے کہ ان کے کردار اور اَندازِ زِنْدَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَضْ مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بابا فرید الدین گنج شکر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کمسنی میں مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے والے اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک شیخُ الْاِسْلام، حضرت بابا فریدُ الدِّین مسعود گنجِ شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی سلیمان عالمِ دِین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی والدہ نیک نمازی اور تہجُّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ وَلِیَّہ بھی تھیں۔[1] ایک دفعہ اُنتیس (29) شعبان کو آسمان پر بادل تھا۔ لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اُسی قصبہ میں رہتے تھے۔ جب ان سے رمضان کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آج رات قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پیئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں بلکہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔[2]

الٰہی واسطہ کُل اولیا کا مرا ہر ایک پورا مُدَّعا ہو

(فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، ص ۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو کیسی شان

---

1 ... انوار الفرید، ص ۴۳، حیاتِ گنج شکر، ص ۲۵۳ وغیرہ

2 ... اقتباس الانوار، ص ۴۳۴، حیاتِ گنج شکر، ص ۲۵۵

عطا فرمائی ہے کہ وہ دُنیا میں آتے ہی روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر چلتے ہوئے رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے، محبتِ اِلٰہی حاصل کرنے کے لیے خوب **نیک اعمال** بجا لائیں، ہر دم گناہوں سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر عبادت کا شوق پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو نماز روزے کا پابند کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ساری زندگی **فرائض و واجبات** کی پابندی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی علمِ دین سیکھنے والے بنیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی علمِ دین سیکھنے کے شیدائی تھے۔ جیسا کہ منقول ہے،

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سُلطانُ المشائخ حضرت قُطبُ الدِّین بُخْتِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حَسبِ عادت مُطَالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیٔ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں، چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آکر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدِّین بُخْتِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد (کے نوافل) سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب "اَلنَّافِع" ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے

کہ اس کتاب سے نفع ہو گا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہو گا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مُریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان شریف سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے، یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو، پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد (یعنی علم نہ رکھنے والا پرہیز گار) شیطان کا کھلونا ہوتا ہے۔[1]

علم حاصل کرنے کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ علم ہی سے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے فتنوں والے دور میں "**مدنی چینل**" بہت معاون و مددگار ہے، ☆ **مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالا مال مختلف سلسلے عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا، ☆ ہر **ہفتہ وار مدنی رِسالے** کا مطالعہ کرنے یا بولتا رسالہ (Audio) سُننے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا ☆ **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۱۰ ملخصًا

ہو گا۔☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات**(آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، **علمِ دِین** سے مالا مال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔☆ قافلوں میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

دیتے ہیں فیضِ عام، اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو
اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۷۱۔ ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین مُلتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم چھوٹی عمر میں ہی تاجِ ولایت سجانے والے اولیائے کرام کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک اور شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بھی مادر زاد (پیدائشی) اولیائے کرام میں سے ہیں۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[1] آپ کی علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والِدِ ماجد حضرت وَجِیْہُ الدِّین محمد غوث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا قرآن سُن

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۲ ملخصًا

رہے ہوں۔[1] باوجود مادرزاد ولی ہونے کے سنِ شعور (سمجھ بُوجھ کی عمر) کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زَکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قرأتِ سَبعہ (یعنی 7 مختلف قرأتوں) کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔[2] حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والدِ ماجد کی دستار باندھی اور آباءواَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کردیے۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ نے اپنے چچاجان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی اوران کی اجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد یا جو ہماری سرپرستی میں ہوں انہیں علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علم دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں، جہاں تک ہوسکے ہر لحاظ سے ان کی مدد بھی کریں۔

اولاد کی دینی تربیت کیجئے

---

1 ... تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص۳۶، تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۳ ملخصًا

2 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۲

3 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱ ملخصًا، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶ ملخصًا

4 ... اللہ کے ولی، ص۴۰۳، ۴۰۴

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمارا پیارا بیٹا، ہمارے جگر کا ٹکڑا اور ماں باپ کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ پاک کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمَّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر ہماری تربیَت اسے اللہ پاک کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اوران کے حُقُوق کی بجا آوَری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کسی کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رَونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بُھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ہمارا اپنا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ والدین کو غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمِّیَّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دِینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحبَّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جَلائی، اسے دُنیَوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قبر و حَشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے "ہیلو(Hello)! ہائے! اور ہاؤ آر یُو(how are you)!" کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے، کیونکہ بچوں کی **دُرست اسلامی تربیت** کرنے کے لیے والدین کا بھی تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے، "**مدنی چینل**" جہاں ہر شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کی رہنمائی کر رہا ہے وہیں پر **روزانہ شام 04:00 سے 06:00 بالخصوص بچوں کے لیے مدنی چینل**

(Madani Channel For Kids) کا آغاز بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔بچوں کے مدنی چینل میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ ! دیگر مبلغین کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور **نگرانِ شوریٰ** بھی بچوں کی خود تربیت فرماتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بچوں کی دُنیوی تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے **اسکول اور ٹیوشن** کی پابندی کروائی جاتی ہے، **اے کاش!** اِسی طرح ہم ان اوقات میں بچوں کو صرف مدنی چینل دیکھنے کا پابند بنائیں، ہم اس کی کوشش تو کریں، پھر دیکھیں اس کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

قرآن واحادیث اور اقوالِ بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیت کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"تربیتِ اولاد"** کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔[1]

یا ربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جَحِیْم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت شیخ ابوعبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ نے ایک روز اپنے شوہر یعنی اِن کے والد سے مچھلی لانے کی فرمائش کی۔ شیخ کے والد بازار گئے اور اپنے فرزند (ابوعبداللہ) کو بھی ہمراہ لے گئے۔ بازار سے مچھلی خریدی اور ایک مزدور تلاش کرنے لگے تاکہ وہ مچھلی گھر تک پہنچادے۔ ایک لڑکا ملا اور اس نے مچھلی سر پر اُٹھالی اور ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ راستے میں جونہی اذان کی آواز سنائی دی، وہ مزدور لڑکا ٹھہر گیا اور پھر کہنے لگا "مجھے نماز کی تیاری کرنی ہے، اگر آپ میرے نماز کے لئے جانے پر راضی ہوں تو

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص۵۴۶ ملخصًا

میرا انتظار کریں ورنہ اپنی مچھلی لے جائیں۔"

حضرت شیخ ابوعبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے کہا: اس لڑکے کا مزدور ہونے کے باوجود اللہ پاک پر کیسا توکُل ہے، پھر ہمیں تو بدرجہ اولیٰ اللہ پاک کی ذاتِ اقدس پر کامل بھروسا کرنا چاہئے۔ چنانچہ مچھلی وہیں چھوڑ کر ہم لوگ نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ ہم لوگ نماز پڑھ کر نکلے تو مچھلی اپنی جگہ پر موجود تھی۔ لڑکے نے مچھلی اٹھائی اور ہم لوگ گھر پہنچے۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے یہ واقعہ اپنی زوجہ کو بتایا۔ اُن کی والدہ نے یہ سُن کر کہا: "اس لڑکے سے کہیے تھوڑی دیر رُک کر ہم لوگوں کے ساتھ مچھلی کھانے میں شریک ہوجائے، لڑکے نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ شیخ کے والد نے کہا: "اگر ایسی بات ہے تو شام کو آکر یہیں کھانا کھالیجئے گا۔ لڑکے نے کہا: میرا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک بوجھ اٹھالیتا ہوں تو دوبارہ نہیں اٹھاتا، یعنی دن میں ایک ہی بار مزدوری کرتا ہوں، اب کسی قریب کی مسجد میں جاکر رہوں گا اور اِنْ شَآءَ اللہ شام کو آجاؤں گا۔"

شام ہوئی تو وہ مزدور لڑکا آیا اور سب نے مل کر کھانا کھایا، کھانے سے فارغ ہوکر وہ لڑکا وضو کر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ حضرتِ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے والد نے جب دیکھا کہ یہ مزدور لڑکا تنہائی پسند ہے، تو اُسے چھوڑ کر ایک طرف ہوگئے۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں ایک عورت اپاہج (معذور) تھی، رات کو گھر والوں نے اُس اپاہج (معذور) عورت کو بغیر سہارے کے از خود چلتے دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس سے شفایابی کا سبب پوچھا تو اس نے کہا: "میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی تھی: اے ربِّ کریم! مجھے اس کمسن مہمان کی بَرَکت سے شفا عطا فرمادے۔" اللہ پاک نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے شفا عطا فرمادی۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے گھر والے جب اُس کمرے کی طرف گئے، جہاں

وہ مزدور لڑکا گوشہ نشین ہو کر اللہ پاک کی عبادت کر رہا تھا تو کمرے کو خالی پایا حالانکہ اُس کمرے کا دروازہ بند تھا۔(عیون الحکایات، حصہ دوم، صفحہ ۳۴ ملخصا)

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

(قبر والوں کی 25 حکایات، ص ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلطان باہو کی ولادتِ باسعادت

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بروز پیر ماہِ رمضانُ المبارک ۹۳۰ھ بمطابق اپریل 1630ء میں (شورکوٹ ضلع جھنگ پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے۔(باہو عین یاہو، ص ۰۷ ابتغیر)

پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت

والدۂ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کو حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پیدائش سے قبل ہی الہام ہو چکا تھا کہ ان کے شکم (پیٹ) میں ایک ولیٔ کامل پرورش پا رہا ہے چنانچہ خود فرماتی ہیں: مجھے غیب سے یہ بتایا گیا ہے کہ میرے پیٹ میں جو لڑکا ہے وہ پیدائشی ولیُّ اللہ اور تارکِ دُنیا (یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والا) ہو گا۔(مناقب سلطانی، ص ۲۶ ملخصًا)

بچپن کے معمولات

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ مبارکہ میں سے تھا کہ شیر خواری کے دنوں میں جب رمضانُ المبارک آتا تو دن بھر والدۂ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے، پھر جب افطار کا وقت ہوتا تو دودھ

نوش فرماتے۔ بچپن میں حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے سانس کے ساتھ "ھُوھُو" کی آواز اس طرح نکلتی تھی جیسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوں، حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نہ تو کھلونوں سے کھیلا کرتے اور نہ ہی بچوں کے دیگر مَشاغل اختیار فرماتے۔(باہو عین یاہو، ص ۱۰املخصاً)حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نظریں جھکا کر چلا کرتے، اگر راہ چلتے اچانک کسی مسلمان پر نظر پڑ جاتی تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور وہ بے اختیار پکار اٹھتا "واللہ! یہ کوئی عام بچہ نہیں، اس کی آنکھوں میں عجیب روشنی ہے جو براہِ راست دلوں کو متاثِّر کرتی ہے" اگر نظر کسی غیر مُسلم پر پڑتی تو اس کی بگڑی سنور جاتی اور وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا۔(مناقب سلطانی، ص ۲۷ ملخصًا وغیرہ)

ولیِ کامل کی نظرِ کامل

جب سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظرِ ولایت سے غیر مسلموں کے قبولِ اسلام کے واقعات کئی مرتبہ پیش آئے تو مقامی غیر مسلموں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ وہ سب حضرت سُلطان باہُو کے والدِ ماجد بازید محمد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے صاحبزادے سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شکایت کرنے لگے۔ والد صاحب نے پوچھا: آخر میرے بچے کا قُصُور کیا ہے؟ یہ تو بہت چھوٹا ہے، کسی پر ہاتھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں۔ تو ایک شخص بولا: اگر ہاتھ اُٹھا لیتا تو زیادہ اچھا تھا، والد ماجد اس پر حیران ہوئے اور پوچھا: پھر کیا گلہ ہے؟ ان کے سربراہ نے کہا: آپ کا بچہ ہم میں سے جسے بھی نظر بھر کر دیکھ لیتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے شور کوٹ کے لوگوں کا آبائی مذہب خطرے میں پڑ گیا ہے، یہ

عجیب شکایت سُن کر والد صاحب کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر فرمایا: اب تم ہی بتاؤ کہ اس سلسلے میں میں کیا کر سکتا ہوں ؟ کسی کے مذہب تبدیل کر لینے میں میرے بیٹے کا کیا قُصُور؟ بھلا میں اُسے نظر اٹھا کر دیکھنے سے کیسے منع کر سکتا ہوں؟ سربراہ نے کہا: قُصُور بچے کی دایَہ کا ہے جو اسے وقت بے وقت بازار لے جاتی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں۔ لہٰذا بازید محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سختی کے ساتھ دایہ کو ہدایت کر دی کہ وہ ایک مقررہ وقت پر سلطان باہو کو باہر لے جایا کرے۔ اس کے بعد شہر کے غیر مسلموں نے اس کام پر چند نوکر رکھ لئے کہ جب سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھر سے نکلیں تو بازاروں اور گلی کوچوں میں اُن کی آمد کی خبر پہنچا دی جائے لہٰذا جب نوکر خبر دیتے تو غیر مُسلم اپنی اپنی دُکانوں اور مکانوں میں چھپ جاتے۔ (مناقب سلطانی، ص۲۷، ملخصاً، وغیرہ)

بارگاہِ رسالت سے فیوض و برکات

اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: بچپن میں ایک دن سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک بارُعب، صاحبِ حشمت، نورانی صورت والے بُزرگ گھوڑے پر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں "علی بن ابی طالب" ہوں، میں نے عرض کی: مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟ فرمایا: پیارے آقا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے تمہیں ان کی بارگاہ میں لے جا رہا ہوں۔ بارگاہِ رسالت میں حاضری ہوئی تو وہاں امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ بھی جلوہ فرما تھے

۔مجھے دیکھتے ہی نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ پکڑ لو، پھر دستِ اقدس پر بیعت لی اور کلمہ کی تلقین فرمائی۔ حضرت سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا تو درجات و مقامات کا کوئی حجاب (پردہ) باقی نہ رہا، اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ پر توجّہُ فرمائی جس سے میرے وجود میں سچائی اور پاکیزگی پیدا ہو گئی، توجہ فرمانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس مجلس سے رخصت ہوگئے ۔ پھر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے وجود میں عدل و محاسبۂ نفسی پیدا ہو گیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی رخصت ہوگئے، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے اندر حیا اور سخاوت کا نور پیدا ہو گیا پھر وہ بھی اس نورانی مجلس سے رُخصت ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو میرا جسم علم، شُجاعت اور حِلم سے بھر گیا۔ پھر پیارے آقا، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا ہاتھ پکڑ کر خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس لے گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: تم میرے فرزند ہو۔ پھر میں نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے قدمینِ شریفین کا بوسہ لیا اور ان کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں پہن لیا۔ پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر دستگیر حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی الحَسَنی والحُسَینی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے حوالے فرمادیا، حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھے مخلوقِ خدا کی رہنمائی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس واقعے کو بیان فرما کر سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جو کچھ بھی دیکھا اپنی ظاہری آنکھوں سے

دیکھا۔(باہو عین یاہو، ص ۱۱۱ تا ۱۱۳، ملخصاً وغیرہ)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو　　کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو　　باغِ خلد اِکرام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش، ص ۴۱)

مجلسِ مزاراتِ اولیا

اے عاشقانِ رسول! فیضانِ اولیا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا بھر میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظّم کرنے کے لئے تقریباً 108 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ مزاراتِ اولیاء**" بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر نعت خوانی کا اِنْعِقاد، مزارات سے بالکل ملی ہوئی مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، قافلوں میں سفر اور مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب

بھی دلائی جاتی ہے،ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کا انتظام سنبھالنے والوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات،جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اورملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا ہے۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ مزاراتِ اولیا"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ،کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اذان کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں

چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (معجم کبیر، ۱۲/۳۲۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2)فرمایا: میں جنّت میں گیا،اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا:اے جِبرئیل!یہ کس کے واسطے ہیں ؟عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔(جامع صغیر، ص۲۵۵، حدیث: ۴۱۷۹)☆نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۵)☆جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(معجم کبیر، ۱/۲۵۷، حدیث ۷۴۶)☆پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولٰی کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ موکدہ ہے اور اس کا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(فتاوٰی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الثانی، ۱/۵۳)☆اگر کوئی شخص شَہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۸، ۶۲)☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الھدایۃ، ۱/۴۵)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(درمختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۵)☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۳)☆فَجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(درمختار، ۲/۶۷) اگر فَجْر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** قِیمَۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

تمام فکروں اور غموں کو دُور کرنے کا نسخہ

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کی: "یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بہت زِیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کردوں؟" تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تم جس قَدر چاہو مُقرّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ یعنی تم

جس قدر چاہو مقرر کر لو، "ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرّر کر لو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ حضرت اُبیّ بِن کَعب نے عرض کی کہ میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کر لوں ؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ تم جس قدر چاہو مُقرّر کر لو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرّر کر لو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ "تو حضرت اُبیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا میں دِن رات کا دو تہائی مُقرّر کر لوں ؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ تم جتنا چاہو وقت مُقرّر کر لو اور اگر تم اس سے زِیادہ وَقت مُقرّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ "تو حضرت اُبیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: "اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا، میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔ "تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ اگر تم ایسا کرو گے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کَفّارہ ہو جائے گا۔ "(ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵)

ذاتِ والا پہ بار بار درود　　بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام　　اور سراپا پہ بے شمار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم　　بے شمار اور بے شمار درود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے　　ہو الٰہی مرا شعار درود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۴-۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَمّ نکات نوٹ کرنے کی بھی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری و ساری ہے اور آج اس کی گیارہویں شب ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں، اس تاریخ کو دنیا بھر میں عاشقانِ غوث ورضا محبُوبِ سُبحانی، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرت شیخ ابو محمد سید عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس مُبارک مناتے ہیں۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم تمام اَولیاء کے سردار اوراس مُقَدَّس ہَستِی کا ذِکْرِ خَیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آج کے بیان میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کا ذِکْرِ خَیر، شان و عظمت، فضائل و کرامات اوراوصاف** کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے غوثیہ نعرے لگا کر آج کی اس رات کا استقبال کرتے ہیں:

اللہ کی رحمت　　غوثِ پاک　　ہیں باعثِ برکت　　غوثِ پاک

---

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حقیقت خواب بن گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں:

ایک مرتبہ حَسَن نامی ایک تاجِر نے حضرت شیخ حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! میں تِجارت کیلئے قافِلے کے ہمراہ مُلکِ شام جارہا ہوں، آپ سے دُعا کی دَرْخواست ہے۔ شیخ حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ اپنا سَفَر مُلتَوِی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکُو سارا مال بھی لُوٹ لیں گے اور آپ کو قَتْل بھی کر ڈالیں گے۔ تاجِر یہ سُن کر بڑا گھبرایا، اِسی پریشانی کے عالَم میں واپس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات ہوگئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقِعہ کہہ سُنایا۔ تو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شَوْق سے مُلکِ شَام کا سفر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! سب بہتر ہو جائے گا۔ چُنانچِہ

وہ قافلے کے ساتھ رَوانہ ہو گیا، اُسے کاروبار میں بَہُت نَفْع ہوا، وہ ایک ہزار (1000) اَشْرَفیوں کی تھیلی لیے مُلکِ شام کے شہر "حَلَب" پہنچا۔ اِتِّفاقاً وہ اَشْرَفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھُول گیا، اِسی فِکْر میں نیند نے غَلَبہ کیا اور سو گیا۔ اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکُوؤں نے قافلے پر حَملہ کر کے سارا مال

لُوٹ لیا ہے اور اِسے بھی قتل کر ڈالا ہے! خَوف کے مارے اُس کی آنکھ کُھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکُو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اَشرَفیوں کی تھیلی اُس نے فُلاں جگہ رَکھی ہے، جَھٹ وہاں پَہُنچا تو تھیلی مل گئی۔ خُوشی خُوشی بغداد شریف واپَس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے حضور غَوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مِلوں یا شیخ حَمّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے! اِتِفاقاً راستے میں ہی شیخ حَمّاد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: پہلے جا کر غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مِلو کہ وہ مَحبوبِ رَبّانی ہیں، اُنہوں نے تمہارے حقّ میں ستّر بار دُعا مانگی تھی، جس کی برکت سے تمہاری تَقْدِیر بدلی، جس کی میں نے خبر دی تھی، اللہ کریم نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی برکت سے بیداری سے خواب میں مُنْتَقِل کر دیا۔ چُنانچِہ

وہ بارگاہِ غَوْثیت مآب میں حاضِر ہوا۔ تو غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا: واقعی میں نے تمہارے لیے ستّر مرتبہ دُعا مانگی تھی۔ (بهجة الاسرار، ص ۶۴ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوث اعظم! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بڑی شان و عظمت سے نوازا تھا کہ آپ کی دُعا سے تَقْدِیریں بدل جاتی اور بِگڑے کام سَنْوَر جاتے، آنے والی مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا۔ اللہُ اَکْبَر! بارگاہِ الٰہی میں آپ کی شان اور مَقْبُوْلِیَّت کا کیا کہنا؟ کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نَظْرِ عِنَایَت اور دُعا کی برکت سے حَقِیقَت میں پیش آنے والے نُقْصَان دِہ واقعے کو خواب میں بدل دیا گیا۔

تِری قُدْرَتْ تو فِطْرِیَّات سے ہے کہ قَادِر نام میں داخِل ہے یاغَوْثْ

تَصَرُّف والے سب مَظْہَر ہیں تیرے تُو ہی اس پَردے میں فَاعِل ہے یاغوث

(حدائقِ بخشش، ص۲۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کا نظامِ تربیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیَل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعْمِیْرِ سِیْرت، تعمیرِ معاشرہ اور تعمیرِ انسانیت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُؤمِن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرْف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ ربِّ عالَم ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقِ تَرْبِیَت، نِظامِ صُحْبَت تھا، جو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ صحبت کا شرف پاتا اور رحمتِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوتی تو وہ خود آفتاب وماہتاب بن جاتا اور ایک عالَم کو منور کرتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے صُحبتِ نَبَوی سے جس قَدَر زِیادہ فَیْض حاصِل کِیا، اُسی قَدَر کامِل واَکْمَل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوَنْدی میں مَقْبُول ومُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشَاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمّت کی تَرْبِیَت کا یہی فَرِیْضہ بارگاہِ نُبُوَّت کے براہِ راست تَرْبِیَت یافتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔

نیکی کی دَعوت و تَربِیَت کا یہ سِلْسِلہ چونکہ قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل و صُورت میں جارِی و سارِی رہا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حَقّ اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جِنْہوں نے اِسْلامی تَعْلِیمات کے نُور سے نہ صِرْف لوگوں کو مُنَوَّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حَق کی صَحِیحْ تَفْسِیر و تَشْرِیح بھی کی۔ اِسْلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلْطَنَتیں مِٹ گئیں، حُکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَمّ فرِیضے کو کبھی تَرْک نہ کِیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحْکامِ خُداوَنْدی کو اپنے نُفُوس کی سَلْطَنَت پر نافِذ کِیا تو اللہ پاک نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حُکومت قائِم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے:

﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝۶۲﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

(پ ۱، البقرۃ: ۶۲)

کا مُژْدۂ جانْفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم جِیلانی، قُطْبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، جن کی عَظَمت کا ڈنکا آج بھی بَج رہا ہے، دِینِ اِسْلام کی شَمْع کو فَرُوزاں کرنے میں آپ کی خِدماتِ جَلِیْلہ، ایک تارِیخی حَقِیقَت ہے، آپ نے لالَچ و خَوْف سے بے نِیاز ہو کر مَحْض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِنْدگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصْلاح کے لئے نہ صِرْف وَقْف کِیا بلکہ ہر دَم مَخْلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخِرت سَنوارنے میں مَصْرُوف بھی رہے۔

غوثِ پاک کی شان و عظمت

اللہ پاک نے آپ کو بڑی شانوں سے نوازا تھا۔ **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ پیدائشی طور پر

اللہ کریم کے ولی تھے۔ (تفریح الخاطر، ص۵۸، مفہوماً) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا، سحری کے وقت دودھ نوش فرماتے اور پھر غروبِ آفتاب پر روزہ افطار کرتے تھے۔ **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ پانچ (5) برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذ (اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ منّے کی لاش، ص۴) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص۱۶۴) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ بہت زیادہ عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص۱۱۸ ملخصاً) اور روزانہ ایک ہزار (1000) رَکعَت نفل ادا فرماتے تھے۔ (غوث پاک کے حالات، ص۳۲) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ تیرہ (13) عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسۂ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ص۲۲۵ ملخصاً) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص۱۸۴)

جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث و رضا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں:

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۰-۵۵۱)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بہت

بڑے ولی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے بہت بڑے امام، مفتیِ اسلام اور علمِ دین کو خوب جاننے والے تھے۔ آپ کا علمی مقام اس قدر بلند تھا کہ بڑے بڑے علماء آپ کے سمندرِ علم سے اپنی پیاس بجھاتے نظر آتے ہیں۔

شروع میں آپ بیان نہیں فرماتے تھے، لیکن پھر جب آپ بیان اور وعظ و نصیحت میں مشغول ہوئے تو ہر طرف آپ کے بیان کے ڈنکے بجنے لگے، لوگ دور دور سے آپ کے بیان کو سننے کے لیے آتے۔ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بیان مبارک کی برکتیں

حضرت بزاز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سے سنا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کرسی پر بیٹھے فرما رہے تھے: میں نے حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: ”بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟“ میں نے عرض کیا: ”اے میرے نانا جان (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں عربوں کے سامنے بیان کیسے کروں؟“ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: ”بیٹا! اپنا منہ کھولو۔“ میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب (تھوک) مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ ”لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب کریم کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے، اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے

ہیں اور فرماتے ہیں: ”اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے ؟“ میں نے عرض کیا: ”اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اے میرے فرزند! اپنا منہ کھولو“ میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب (تھوک) مبارک ڈالا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا ؟ تو انہوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور میں نے یہ شعر پڑھا:

ترجمہ: (۱) فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے پھر وہ ان کو سینے کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔

(۲) اس کی زبان کے ترجمان کا تاجر بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ اللہ پاک نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے جو طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه...الخ، ص ۵۸)

اس واقعے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرنے کی طرف مائل ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان مبارک

حضورِ غوثِ اعظم حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان اجتماع کی ایک عظیم الشان مجلس میں ہوا۔ جس پر ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اولیاءِ کرام اور فرشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب و سنت کا مضمون بیان کر کے لوگوں کو اللہ کریم کی طرف بلایا تو وہ سب اطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔ (بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۷۴)

40 سال تک استقامت سے بیان فرمایا

شاہِ جیلاں، سرکارِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے پیارے بیٹے سیدنا عبد الوہاب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور شیخ سید عبد القادر جیلانی غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے 521 ہجری سے 561 ہجری تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، نکر وعظه، ص ۱۸۴)

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بیان مبارک کی تاثیر

حضرت ابراہیم بن سعد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ”جب ہمارے شیخ حضورِ غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ عالِموں والا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔“ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۹)

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آواز مبارک کی کرامت

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی مجلس مبارک میں باوجود یہ کہ شرکائے اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ کی آواز مبارک جیسے نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسے ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والوں کے لئے آپ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

شرکائے اجتماع پر آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی ہیبت

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ شرکائے اجتماع کے دلوں کے مطابق بیان فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے جب آپ منبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ اُن سے فرماتے کہ ”چپ رہو۔“ تو سب ایسے خاموش ہو جاتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی سانسوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

پانچ سو یہودیوں اور عیسائیوں کا قبولِ اسلام:

حضرت شیخ محیُّ الدِّین سید عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند "کارتُوس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ ہمارے سردار، شہنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات سے کتنے دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا ہوئی اور کتنے گناہگار اور بدکار گمراہی کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت کے مسافر بن گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سروں کے تاج، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ خُود باعمل تھے، اسی لیے آپ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کی مہک سے معطر ہو کر جب کسی بے عمل کی سماعت سے ٹکراتے تو اس کے دل و دماغ کو مہکا دیتے، اور وہ گناہوں کو چھوڑ کر نیک کاموں میں مصروف ہو جاتا۔ یاد رکھئے! اگر بہت کم کارتُوس سے بنی ہوئی گولی بہترین بندوق سے چلائی جائے تو اس سے زبردست ہاتھی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اگر بہت طاقتور کارتوس سے بنی ہوئی گولی گھٹیا بندوق سے چلائی جائے تو کوئی فائدہ سامنے نہیں آتا۔

نیکی کی دعوت کب اثر کرے گی؟

یوں ہی سمجھئے کہ ہماری نیکی کی دعوت کے اَلفاظ "کارتُوس" کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر

ہو گا، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود پابندی سے پانچ وقت کی نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھنے والا ہو گا تو لوگ اس کی نماز کی دعوت سن کر مسجد کی طرف جانے والے بنیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود قرآنِ پاک کی تلاوت سے اپنے دل و دماغ کو مہکاتا ہو گا تو اس کی نیکی کی دعوت سن کر دوسرے لوگ بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کا جذبہ پائیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود پابندی سے روزے رکھنے کا عادی ہو گا بلکہ ہر پیر شریف کے روزے رکھنے پر عامل ہو گا تو لوگ اس کی دعوت سن کر فرض کیا نفل روزے رکھنے پر آمادہ ہوں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود درسِ فیضانِ سنت سننے دینے والا ہو گا تو لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے درس میں شرکت پر راضی ہوں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والے خود قافلوں میں سفر کرنے کا عادی ہو گا تو دوسروں کو بھی قافلوں میں سفر پر راضی کر سکے گا، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود مدرسۃ المدینہ بالغان کا طالب علم ہو گا تو دوسرے بھی اس کی بات مان کر مدرسے میں آنے والے بنیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود مسجد میں وقت دیتا ہو گا تو تبھی لوگ اس کی بات سن کر مدنی دورہ میں شرکت کریں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود ہفتہ وار اجتماع میں اول سے آخر تک شرکت کرتا ہو گا تو تبھی لوگ اس کی دعوت پر ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود ہفتہ وار مدنی مذاکرہ سننے کا عادی ہو گا تو تبھی اس کے فوائد بتا کر لوگوں کو مدنی مذاکرہ سننے دیکھنے پر آمادہ کر سکے گا۔ لیکن اگر یہ نیکی کی دعوت دینے والا خود عمل سے دور ہو تو اس کی نیکی کی دعوت میں بھی تاثیر پیدا نہیں ہو گی۔ لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہو گی۔ حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ خُود عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اَہَمِّیّت نہیں رکھتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸) مزید فرماتے ہیں: خُود عمل نہ

کرکے، دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے، جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے، جس کا کوئی گواہ نہیں۔(الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸)

بے وقوف کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں، مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحِق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، تو اس کو بیوقوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے، وہ بھی سَراسَر نُقصان میں ہیں۔

نبیِ مُکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: کچھ جنّتی لوگ جہنمیوں کی طرف جائیں گے، تو ان سے پُوچھیں گے، تم جہنَّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے، حالانکہ اللہ پاک کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنَّت میں داخل ہوئے ہیں۔ تو وہ کہیں گے، ہم جو بات کہا کرتے تھے، اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔(معجم کبیر، ۲۲/۱۵۰، حدیث:۴۰۵)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۲، ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ حضورِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نیکی کی دعوت سے لوگوں کے دلوں کی دنیا بدل جاتی تھی، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود بڑے عبادت گزار تھے، آپ کی عبادت و ریاضت کے معمولات سن کر بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ جب آپ بطور ولی اللہ مشہور ہو گئے تب بھی کثرتِ عبادت آپ کی طبیعت میں شامل رہی۔ آیئے اسی بارے میں کچھ سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور کثرتِ عبادت

چنانچہ حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح هَرَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرُ و اَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ و مُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا)

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا جنگلوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور

پندرہ(15) سال تک میں نے عشاء اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پہ کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔ (نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۵۰)

مرتبہ یوں ترا خالق نے بڑھایا یاغوث
اولیاء کا تجھے سُلطان بنایا یاغوث
میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نِبھایا یاغوث
قابلِ رَشک ہے واللہ وہ قسمت والا
تُو نے کُتا جسے اپنا ہے بنایا یاغوث
آفَتوں میں ہوں گِرِفتار، مدد کو آؤ!
آہ! دنیا کے غَموں نے ہے سَتایا یاغوث

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۰، ۵۴۱)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ اور یہ آپ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح سے ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ اور یہ بھی آپ ہی کی شان ہے کہ چالیس (40) سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔

(بهجة الاسرار، ذکر طریقه، ص ۱۶۴ ملخصا)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ دن اور رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن

فُضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں ، ☆ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ☆ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ☆ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض ! ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب (Cause) ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ**

پاک کی عبادت کرنا انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

اسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 51 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پُوجو۔

(پ۳، آل عمران: ۵۱)

جبکہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ۙ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے ربّ کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔

(پ۱، البقرہ: ۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری پیدائش کا مقصد (Purpose) بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا

ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ مدنی مذاکروں میں آئیں، ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت کریں، قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات پر عمل کریں، درس و بیانات میں شرکت کریں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوَارِیئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔ "**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟ ☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا ☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند نکات، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ، ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قَبول ہوں گی۔☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہو گی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داؤدی (یعنی حضرت سیدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات ابن سعد، رقم:۵۶،عمر بن الخطاب، ۲۶۳/۳ مفهوما) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان

اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذَرا دل لگا کر **"صدائے مدینہ"**

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک کی کرامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، پیرِ دَسْت گِیر، رَوْشَن ضَمِیر، قُطْبِ رَبّانی، مَحْبُوبِ سُبْحانی، غَوْثِ صَمَدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شَہْبازِ لامَکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، اَلشَّیْخ اَبُو مُحَمَّد سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عِلْمی میدان کے شَہْسُوار ہونے کے عِلاوہ اللہ پاک کے برگُزِیدہ ولی اور کَثِیْرُ الْکَرامات بُزُرگ تھے۔ چنانچہ

اِمامُ الْعُلَماء، حضرتِ عَلَّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: شیخ سَیِّدُنا عَبْدُ الْقَادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کرامات حَدِّ تواتُر سے بھی زائد ہیں۔ اور اس بات پر عُلَماء کا اِتِّفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں ہیں آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایَت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔

(نزھۃ الخاطر الفاتر، ص۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ پاک جس کے سر پر ولایت کا تاج سجاتا ہے تو اس کی ذات سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہونے لگتا ہے کہ عقلیں حیران اور دنگ رہ جاتی ہیں مثلاً اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مُردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، اولیائے کرام کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں، اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مریضوں کو اچھا کردیتے ہیں، اولیائے کرام عطائے الٰہی سے غیب کی باتوں کو جان لیتے ہیں، اولیائے کرام دلوں کے زنگ کو دُور فرمادیتے ہیں اور اولیائے کرام مخلوقِ خدا کی مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہ جن کا قدمِ پاک تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی گردنوں پر ہے، آپ کو بھی ربِّ کریم نے یہ طاقت و قدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ اپنی نگاہِ ولایت سے پوشیدہ چیزوں کو ملاحظہ فرمالیا کرتے، اپنی کرامت سے بیماروں کو تندرست فرمادیتے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا تھا۔ آیئے! آپ کی کچھ کرامتیں بھی سنتے ہیں:

(1) نگاہِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے چور قطب بن گیا:

منقول ہے کہ سرکارِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کو لوٹ لے، آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ دیہاتی ہوں۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کشف کے ذریعے اس کے گناہ اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں

خیال آیا: شاید یہ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد القادر ہوں۔

تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے سردار عبد القادر میرے حال پر رحم فرمایئے) جاری ہو گیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ کی نگاہ فیض سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہو گیا۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد — یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد — دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو — جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں — مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۳، ۵۴۲)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک — ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک — ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک — فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک — سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣ مرحبا یا غوثِ پاک♣ مرحبا یا غوثِ پاک

(2) لاٹھی چراغ کی طرح روشن ہو گئی

حضرت عبد الملک ذیال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضور پرُنور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ اندر سے ایک لاٹھی دستِ اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ کاش حضور اپنے اس لاٹھی سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور غوثِ پاک نے لاٹھی کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ لاٹھی مثل چراغ کے روشن ہو گئی اور بہت دیر تک روشن رہی پھر حضور غوثِ پاک نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ لاٹھی جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی، اس کے بعد حضور نے فرمایا: بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۵۰ ملتقطا)

(3) انگلی مبارک کی کرامت:

ایک مرتبہ رات میں سرکارِ بغداد حضرتِ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور حضرت عدی بن مسافر حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پرُانوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا حضرت غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے آگے آگے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔ (قلائد الجواهر، ص ۷۷ ملخصا)

رونقِ کُل اَولیا یاغوثِ اَعظم دَسْتُ گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اَعظم دَسْتُ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر

آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اَعظم دَسْتْ گِیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

(4)اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا:

حضرت شیخ ابوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ میں اور شیخ ابوالحسن ہیتی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ سوداگر حاضر ہوا وہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے عرض کرنے لگا کہ: اے میرے سردار! آپ کے جدامجد حضور پر نور جنابِ احمد مجتبےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ذیشان ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہے۔ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کرکے فرمایا: ہاں آؤں گا۔

پھر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اپنے خچر پر سوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، دستر خوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دستر خوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، تو ابو غالب نے کہا: اجازت ہے۔ اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ مراقبہ میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی تو کسی نے بھی نہ کھایا، آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لایئے۔ ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے

صندوق کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ صندوق کو کھولا جائے۔ ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادر زاد اندھا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: کھڑا ہو جا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور دیکھنے کے قابل بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابو سعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مادر زاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور خدا کے حکم سے مردے زندہ کرتے ہیں۔

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب عذابِ قبر میں مُبتلا ایک شَخْص پر سرکارِ بَغْداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرم نوازی کا اِیمان افروز واقِعہ سُنتے ہیں۔

(5) عذابِ قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں فَریاد کی، یا سَیِّدی! میں نے اپنے والِدِ مَرحُوم کو خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے، "بیٹا! میں عذابِ قبر میں مُبتلا ہوں، تُو سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ الْقادِر جِیْلانی کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر میرے لئے دُعا کی درخواست کر۔" یہ سُن کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اَعْظَم نے اِسْتِفْسار فرمایا، کیا تمہارے اَبّا جان میرے مَدْرسے سے کبھی گُزرے ہیں؟ اُس نے

عَرض کی ،جی ہاں۔ بس آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دُوسرے روز خُوش خُوش حاضِرِ خِدْمت ہوا اور کہنے لگا، یا مُرشِد! آج رات والِدِ مَرحُوم سَبْز حُلّہ (سبز لباس) زَیبِ تَن کئے خواب میں تَشْرِیف لائے وہ بے حد خُوش تھے، کہہ رہے تھے، "بیٹا! سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جِیلانی کی بَرَکت سے مجھ سے عذاب دُور کر دِیا گیا ہے اور یہ سَبْز حُلّہ بھی مِلا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تُو اُن کی خِدْمت میں رہا کر۔" یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وَعْدہ فرمایا ہے، "کہ جو مُسلمان تیرے مَدْرَسے سے گُزرے گا اُس کے عذاب میں تَخْفِیف (کمی) کی جائے گی۔"

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۴)

مَظْہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہِرِ رِفْعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مرشد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۶۱، ۵۵۹)

دونوں اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت،	غوثِ پاک
دریائے کرامت،	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت،	غوثِ پاک	سر تا پا شرافت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے جہاں اللہ پاک کی بارگاہ میں حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَقام و مَرتبہ مَعْلُوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جس شَخْص کو اللہ والوں سے ادنٰی سی نِسْبَت بھی حاصِل ہو جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہیں، جیسا کہ خُود سرکارِ بغداد حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا کہ میرے رَبّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مَدْرَسے سے گُزرنے والے مُسلمان کے عذاب میں کمی کر دوں گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے کہ مَدْرَسے کے قریب سے گُزرنے والے شَخْص کو حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کتنی مَعْمُولی سی نِسْبَت حاصِل ہے مگر اِس کے باوُجُود اس پر رَحْمَتِ الٰہی نازِل ہو رہی ہے تو پھر اُن خُوش نصیبوں پر فضلِ خُداوندی کا کیا عالَم ہو گا جو حُضُورِ غَوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو گا۔

یقیناً غوثِ پاک پر اللہ پاک کی خاص رحمتوں کا سایہ ہے، وہ لوگ جو آپ کے دامن میں آجائیں وہ بھی آپ کے طفیل ان رحمتوں کے حق دار بن جاتے ہیں۔ آیئے اسی بارے میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے تین (3) فرمان سنتے ہیں:

(1) چنانچہ شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَردگار کی عزّت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تو اچّھا ہوں! مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنَّت نہ کروالوں۔

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۳)

(2) سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کر کے اپنے مُریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنْکَر نَکِیْر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۳ ملخصا)

(3) حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مُریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے صدقے بخش دیا

گیا۔(بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۳)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں سہارا غوثِ اعظم

بَلِیّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مُریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

فِرِشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشِد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۲ تا ۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس دورِ پُر فِتن میں امیر اہلسنّت، حضرت عَلّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمَت ہے، جو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوتا ہے آپ اُسے غَوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے ہیں۔ جی ہاں شَیْخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سِلْسَلہ قادِریہ میں ہی مُرید کرواتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع مِلے فوراً شَیْخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوثِ پاک کے مُریدوں میں شامِل ہو جائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو غَوثِ پاک بلکہ تمام اَوْلِیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچّی مَحبَّت و عَقِیدت رکھنے کی تَوْفِیق عطا فرمائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جَنَّت کا اَنوکھا پھل

اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مَولائے کائنات، سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرَخْت کی شاخیں تَرموتیوں کی، تَنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ **لَا یَاْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس دَرَخْت کا پھل صِرْف وہی کھا سکے گا، جو سرکارِ والا تَبار، حبیبِ پَروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۴۸)

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود و سلام پڑھنے والا مُسلمان کس قَدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں اُس کے لئے کس قَدر اِنعام واِکرام تیار کر رکھے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں زِیادہ سے زِیادہ دُرُودِ پاک پڑھ کر اپنے نامۂ اَعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ کریں۔

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک بہت عظیم اور بُزُرگ ہَستی کے بچپن کے حالات وواقعات بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، پہلے ایک حِکایت بیان کروں گا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت سے قَبْل کے چند واقعات اور وِلادتِ باسَعادت کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول پیش کروں گا نیز آپ کے بچپن سے مُتَعَلِّق حالات وواقعات اور کَرامات اور آخر میں گھر میں آنے جانے کی سُنَّتیں اور آداب بیان کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُنّے کی لاش

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"مُنّے کی لاش"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔ خانقاہ میں ایک با پردہ خاتون اپنے مُنّے کی لاش چادر میں لِپٹائے سینے سے چِمٹائے زار و قطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک "مَدَنی مُنّا" دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دَریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے، بیٹا! میرا شوہر اپنے لَختِ جگر کے دِیدار کی حَسرت لیے دُنیا سے رُخصت ہو گیا ہے۔ یہ بچّہ اُس وَقْت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زِندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اِسے اِسی خانقاہ میں دَم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے۔ میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضر ہو گئی کہ اس خانقاہ والے بُزرگ کی وِلایَت کی ہر طرف دُھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر وہ مجھے صَبْر کی تلقین کر کے اَندر تَشْرِیف لے جا چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ مَدَنی مُنّے کا دِل پگھل گیا اور اس کی رَحمت بھری زَبان پر یہ اَلفاظ کھیلنے لگے، **"مُحْتَرَمہ! آپ کا مُنّا مَرا ہوا نہیں بلکہ زِندہ ہے، دیکھو تو سہی وہ حرکت کر رہا ہے!"** دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے مُنّے کی لاش پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پیر ہِلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بُزرگ اَندر سے واپس تَشْرِیف لائے، بچے کو زِندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے "مَدَنی مُنّے" کی طرف لپکے کہ تُو نے ابھی سے تقدیرِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ کے سَربَستہ راز کھولنے شُروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزرگ اُس کے پیچھے دوڑنے

لگے، ”مَدَنی مُنّا“ یکایک قَبرِستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پُکارنے لگا: اے قَبر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُزرگ اچانک ٹھِٹَھک کر رُک گئے کیونکہ قَبرِستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی ”مَدَنی مُنّے“ کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ”مَدَنی مُنّا“ دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا مُسکرا رہا تھا۔ اُس بُزرگ نے بڑی حَسرت کے ساتھ ”مَدَنی مُنّے“ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اِس لیے تیری مَرضی کے آگے اپنا سرِ تَسلیم خَم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص از الحقائق فی الحدائق ج ۱ ص ۱۴۲ و غیرہ مکتبۃ اویسہ رضویہ، بہاولپور، پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ”مَدَنی مُنّا“ کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام سَیِّد عبدُ القادِر تھا اور آگے چل کر وہ غَوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے لَقَب سے مشہور ہوئے۔ اور وہ بُزرگ ان کے نانا جان حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صُومَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تھے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو اِبنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان بہت اَرْفَع و اَعْلٰی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زَبَردَست وَلی اور اَوْلِیا کے سردار ہیں۔ اِس حِکایت سے ہمیں مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو ایسی زَبَردَست قُوّت و طاقت عَطا فرماتا ہے کہ مُردے بھی

جِلا(یعنی زِندہ کر) دیا کرتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسی پاکیزہ اور بَرگُزِیدَہ شَخْصِیَّت ہیں کہ خُود سَیِّدُ الْاَنْبیاء، حضرت محمد مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مُخْتَلِف اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے وِلادَت سے قَبْل آپ کی وِلایَت کی بِشارتیں دی ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** میں ہے۔

(۱) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بِشارت

محبوبِ سُبْحانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرانی کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی وِلادَت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مع صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِن کے گھر جَلْوہ اَفْروز ہیں اور اِن اَلفاظِ مُبارَکہ سے اُن کو خِطاب فرما کر بِشارت سے نوازا: "اے ابُو صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فَرزَنْد (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اس کی اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی شان ہو گی، جیسی اَنْبیاء اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری شان ہے۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

(۲) اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ جُملہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَنْدِ اَرْجُمَنْد کے مُطیع (فرمانبردار) ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی مِنبر بنی گردنِ اَوْلیاء
اُس قَدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

(۳)حضرت حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بِشارت:

غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے کے اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے کئی ایک نے آپ کی آمد کی بِشارت دی۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زَمانۂ مُبارَک سے لے کر حضرت شیخ مُحیُّ الدِّیْن سَیِّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرانی کے زمانۂ مُبارَک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَوْلیاء گُزرے ہیں، سب نے شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرانی (کے آنے کی) کی خبر دی ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۸)۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص۲۱)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو بکر بن ہوارا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روز اپنے مُریدین سے فرمایا: عنقریب عِراق میں ایک عَجَمی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مَرتَبت ہو گا، اُس کا نام عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہو گا اور بَغْداد شریف میں سُکُونت اِختیار کریگا، **قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ** (یعنی میرا یہ قَدم ہر وَلی کی گردن پر ہے) کا اِعْلان فرمائے گا اور زمانے کے تمام اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشایخ عنہ بذالک، ص۱۴) (غوثِ پاک کے حالات، ص۲۳)

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان کس قدر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفی، حبیبِ کبریا، محمدٌ رّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے بُلند مَرتبے اور شان و عَظَمت کی بِشارت دے دی تھی نیز یہ بھی بتا دیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام اَوْلیاء کے سردار ہوں گے، اسی لئے آپ کے پیدا ہوتے ہی بَرکات و تَجلیّات کا ظُہُور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ھ کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیْلان میں پیدا ہوئے (بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۱)

حَیرت اَنگیز واقعات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، اَلْحَسنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیرت اَنگیز واقعات ظُہُور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونقِ اَفروزِ عالَم ہوئے (دنیا میں تشریف لائے)، اُس وَقْت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ سال کی تھی، اس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اُن کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔

جس رات حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نَومَوْلُود لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔ (منے کی لاش، ص ۵)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کردیئے، سحری سے لے کر اِفْطاری تک آپ والدۂ مُحترمہ کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہوگئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ

سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشّیخ ابو محمّد سیّد عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی شان تو دیکھئے کہ بچپن سے ہی آپ کے سینے میں عِبادَت کا جَذبہ مَوْجُزن تھا، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو کم عُمری سے ہی نماز روزہ کی عادت ڈالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بے شُمار فَوائد و بَرَکات حاصل ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلُسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی (سرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو ولی (سرپرست) پر واجب ہے کہ صوم و صلوٰۃ (نماز روزہ نہ رکھنے) پر مارے، بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۴۵) نیز ہمیں اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہمارے غوثِ پاک ہیں کہ جنہوں نے شِیر خواری یعنی دودھ پینے کے ایام میں، گود میں ہی روزہ رکھا، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ صِحّت مَنْد ہونے کے باوُجُود بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمُبارَک کے فرض روزے قَضا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ شُروع شُروع میں تو پابندی کرتے ہیں، لیکن پھر نَفْس کے بہکاوے میں آکر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! رَمَضانُ الْمُبارک کے پُورے روزے رکھنا فَرض ہے، بِلا عُذرِ شَرعی ایک روزہ بھی تَرک کرنا ناجائز و حَرام اور جَہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کے بارے میں چند وعیدیں سُنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ اگر ماہِ رمضان کے روزے بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑے ہیں تو توبہ کر کے ان روزوں کی قَضا کر لیجئے اور آئندہ پابندی سے رَمَضان کے روزے رکھنے کی نِیَّت بھی کر لیجئے۔ چُنانچہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے کسی رُخصت اور مَرَض کے بغیر رَمَضانُ الْمُبارَک کا ایک روزہ چھوڑا، وہ ساری زِنْدگی کے روزے رکھے تب بھی اس کی کمی پُوری نہیں کر سکتا۔" (جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الافطار متعمداً، الحدیث: ۷۲۳، ص ۱۷۱۸)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مَدَدْگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں، جس نے ان میں سے تین پر عمل کیا تو وہ اسے کسی کام نہ آئیں گی جب تک کہ وہ ان تمام کو اَدا نہ کرے: (۱) نماز (۲) زَکوٰۃ (۳) رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے اور (۴) بَیْتُ اللہ شریف کا حج۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۷۸۰۴، ج ۶، ص ۲۳۶)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ مُنوّرہ، سُلْطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بدبَخْت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلُوک نہ کیا وہ بھی شَقِی (یعنی بدبَخْت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا، وہ بھی شَقِی (یعنی بَدبَخْت) ہے"۔ (مَجمعُ الزّوائد ج ۳ ص ۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے روزے چھوڑنے سے مُتَعَلِّق دل ہِلا دینے والی احادیثِ مُبارَکہ سماعت فرمائیں، کیا اب بھی روزے تَرک کریں گے؟ کیا اب بھی نمازیں قَضا کریں گے؟ کیا اب بھی گُناہوں سے باز نہیں آئیں گے؟ آیئے پکّی نِیَّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میری کوئی نماز قَضا نہیں ہو گی! کوئی روزہ قَضا نہیں ہو گا! زَہے نَصِیب کہ ہم اپنے ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور گھر والوں کو

بھی نماز اور روزے کا عادی بنائیں۔ اگر ہم خُود کو اور اپنے گھر والوں کو نیک بنانا چاہتے ہیں اور گُناہوں بھری زِندگی سے جان چُھڑانا چاہتے ہیں تو خُود کو اور گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے نیک بننے کا جَذبہ پیدا ہو گا اور گُناہوں سے نَفْرت کا ذِہن بنے گا اور یوں ہماری دُنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، پیر دَسْتْ گِیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادَر زاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللہُ" کہتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکُم رَمَضَانُ الْمُبارَک بروز پیر صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آ رہی تھی۔

(منے کی لاش، ص ۴۔۵)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

کھیل کُود سے بے رغبتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جاتا ہے کہ بچپن میں عُموماً بچے کھیل کُود کی طرف راغِب ہوتے ہیں اور پڑھائی سے دُور بھاگتے ہیں جبکہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان تو دیکھئے کہ بچپن ہی سے آپ کو کھیل کُود سے کوئی رَغْبَت نہیں تھی، نِہایت صاف سُتھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عَقْلی کی بات نہ نکلتی تھی، اپنے لڑکپن کے مُتَعَلِّق خُود اِرشاد فرماتے ہیں کہ عُمر کے اِبْتدائی دَور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غَیْب سے آواز آتی تھی کہ ”لَہْو ولَعِب (کھیل کُود) سے باز رہو“ جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گِرد و پیش پر نظر ڈالتا تو مجھے کوئی کہنے والا دِکھائی نہ دیتا تھا، جس سے مجھے دَہْشَت سی مَعْلُوم ہوتی، میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدۂ مُحْتَرمہ کی آغوشِ مَحَبَّت میں چُھپ جاتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سُنا کرتا ہوں، اگر مجھے نیند آتی ہے تو فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے مُتَنَبِّہ (خبر دار) کر دیتی ہے کہ ”تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو“۔

(بہجۃ الاسرار، ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو دوسری فُضُول باتیں سکھانے کے بجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکْر سکھائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بچوں پر اچھا اَثَر پڑے گا۔ چُنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی کتاب ”اِسلامی زِندگی“ جسے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے بھی شائع

کیا ہے، اس کتاب میں بچوں کی پَرْوَرِش کا اِسْلامی طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب بچّہ کچھ بولنے کے لائِق ہو تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھاؤ، پہلے مائیں اللہ اللہ کہہ کر بچّوں کو سُلاتی تھیں اور اب گھر کے ریڈیو اور گراموفون (ایسا آلہ جس کے ریکارڈ سے آواز نکلتی ہے) بَجا کر بہلاتی ہیں۔ جب بچّہ سمجھ دار ہوجائے تو اُس کے سامنے ایسی حَرکت نہ کرو جس سے بچے کے اَخْلاق خَراب ہوں۔ کیونکہ بچّوں میں نَقْل کرنے کی زِیادہ عادت ہوتی ہے۔ ان کے سامنے نمازیں پڑھو۔ قرآنِ پاک کی تِلاوت کرو اور ان کو بُزرگوں کے قصّے کہانیاں سُناؤ۔ بچّوں کو کہانیاں سُننے کا بَہُت شَوق ہوتا ہے۔ سبق آموز کہانیاں سُن کر اچھّی عادتیں پڑیں گی۔ جب اور زِیادہ ہوش سنبھالیں تو سب سے پہلے ان کو پانچوں کلمے، ایمانِ مُجْمَلْ، ایمانِ مُفَصَّلْ، پھر نماز سکھاؤ۔ کسی مُتَّقِی یا حافِظ یا مولوی (صاحب) کے پاس کچھ روز بِٹھا کر قرآنِ پاک اور اُردو کے دِینیات (اِسْلامیات) کے رِسالے ضَرور پڑھاؤ اور جس سے بچّہ مَعْلوم کرے کہ میں کس دَرَخْت کی شاخ اور کس شاخ کا پھل ہوں، اور پاکی پَلِیْدی وغیرہ کے اَحْکام یاد کرے۔

(اسلامی زندگی، ص30 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بچوں کی مدنی تربیت کے لئے بچوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں، جس میں بہت ہی پیارے پیارے عنوان ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بآسانی سمجھ سکیں اور ان رسالوں میں پیپر بہت چکنار کھا گیا ہے اور جگہ جگہ خاکے بنائے گئے ہیں تاکہ بچوں کے لئے کشش ہو، بچوں کی یہ کہانیاں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بڑھے گی اور ساتھ ہی ساتھ ویڈیو گیمز کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی شان و عظمت سے آگاہی ہو گی اور ساتھ ہی ساتھ کولڈ ڈرنکس (Cold Drinks) کے نقصانات کی بھی معلومات ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا، آپ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصوصی فضائل بھی پتا چلیں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی کھٹ مٹھی گولیاں کھانے کے نقصانات بھی آپ کو معلوم ہوں گے۔

"جھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی جھوٹ سے نفرت ہو گی اور بچوں کو بھی اور ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کی رغبت آپ کو بھی

ہو گی اور آپ کے بچوں کو بھی اور جو کارآمد مدنی پھول اس رسالے کے آخر میں ہیں، اس سے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تربیت ہو گی۔ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ

کاش! جن بھُوت کی کہانیاں بچوں کو پڑھانے یا سنانے کے بجائے ہم یہ سچی اسلامی کہانیاں بچوں کو پڑھائیں یا سنائیں، ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بچے مدنی ماحول میں ڈھلتے چلے جائیں گے۔

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدَنی مدینے والے
مِرے جس قدَر ہیں اَحباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عِشق کا خزانہ مَدَنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

شکمِ مادَر میں عِلْم

پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا

(رسالہ منے کی لاش ص4 بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص140)

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ غوثُ الوری، مشکل کشا و حاجت روا، گیارہویں والے پیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کچھ بڑے ہو گئے تو آپ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوانے کے لئے مَدْرَسہ میں داخل کروادیا گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم ضَرور دِلوایا کریں۔ اَفسوس! آج ہم اپنے بچوں کو دُنیا کی تعلیم تو بہت زور و شور سے دِلواتے ہیں، خُوب پیسے خرچ کرتے ہیں، توجُّہ بھی دیتے ہیں مگر دِینی تعلیم کی طرف ہمارا کوئی رُجحان نہیں ہے۔ ہم اِسکول کے ہوم وَرْک کے مُتَعَلِّق تو روز بچوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے، اپنی نگرانی میں بچوں سے ہوم وَرْک کرواتے ہوں گے، اگر اسکول میں بچوں کی پڑھائی میں کمزوری نظر آئے تو بچوں کو ڈانٹتے بھی ہوں گے اور اس کمزوری کو دُور کرنے اور تعلیمی مِعیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے ٹیوشن کی الگ سے ترکیب بھی کرتے ہوں گے کہ کسی طرح میرا بچہ کوئی پوزیشن لینے میں کامیاب ہو جائے، لیکن صَدْ اَفسوس! کہ دِینی تعلیمات اور مَدْرَسہ کے اَسباق سے مُتَعَلِّق ہم بچوں پر بالکل توجُّہ نہیں دیتے۔ آیئے! آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ اب ہم اپنے

بچوں کو ذَوق وشَوق کے ساتھ دِینی تعلیم بھی دلوائیں گے اور اس حَوالے سے ان پر خُوب توجُّہ بھی دیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے ”مَدْرَسَۃُ المدینہ“ ایک عرصے سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں، جہاں آپ بآسانی اپنے بچوں کو قُرآنی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اَخلاق وکردار کو بھی بہتر بناسکتے ہیں۔ لہٰذا اس سے فائدہ اُٹھایئے اور ہوسکے تو کم از کم اپنے ایک بچے کو قرآنِ پاک کا حافِظ بنایئے، عالمِ دین بنایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، جس کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 192 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اس مدنی تحریک کے تحت مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ بھی کروایا جاتا ہے، ناظرہ بھی پڑھایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں 2 ہزار سے زائد مدرسۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں 1 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں اور بچیوں کو عالم اور عالمہ کورس (درسِ نظامی) بھی کروایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تقریباً پونے 4 سو جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات ہیں۔ جو والدین اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بناتے ہیں، ان کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام عطا کیا جائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومُختار، حبیبِ پروَرْدِگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قِیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک سُورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت

یہ دُنیا اَدا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے "ہمیں یہ لِباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟" ان سے کہا جائے گا "تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔"

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه... الخ، رقم ۲۱۳۲، ج ۲، ص ۲۷۸)

بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروانے یا ناظرہ پڑھوانے کے ساتھ ساتھ علمِ دین بھی سکھائیں، عقائد کے بارے میں بھی بتائیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل و اصحاب علیہم الرضوان اور اولیاء و علماء کی محبت اور عظمت بھی بچے کے دل میں اُجاگر کریں، اپنے بچوں کو طہارت، غسل، وضو، نماز و روزہ وغیرہ کے بارے میں بھی تعلیم دیں، اس کے لئے آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کرائیں، ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمام علوم بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ، آپ کا بچہ علمِ دین حاصل کر کے دنیا و آخرت میں آپ کے لئے راحت و سکون کا باعث بنے گا۔ ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی وِلایَت کا عِلْم ہونا

حُضُور غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ جب میں صِغَر سِنی (بچپن) کے عالَم میں مَدْرَسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فِرِشتہ اِنْسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مَدْرَسہ لے جاتا، خُود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا تھا، میں اس کو مُطْلَقاً نہیں پہچانتا تھا کہ یہ فِرِشتہ ہے، ایک دن میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں فِرِشْتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں، اللہ تَعَالٰی نے مجھے اس

لیے بھیجا ہے کہ میں مَدْرَسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گُزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا، اس نے جب فِرِشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ کُشادہ ہو جاؤ تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی بیٹھ جائے، تو اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فِرِشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ عَنْقَریب بہت بڑی شان والا ہو گا۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے شیخ عبدُ الرزّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے دَرْیافْت کیا گیا کہ آپ کو اپنے وَلی ہونے کا عِلْم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب میں جایا کرتا تھا اور فِرِشتوں کو اپنے پیچھے اور اِرْدِگرد چلتے دیکھتا، جب مکتب میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ اللہ تَعَالٰی نے مجھے دَرَجۂ وِلایَت پر فائز کیا ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

فِرِشتے مَدْرَسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا
خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے
تو کہہ دوں گا طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

بچپن میں راہِ خُدا کے مُسافر بن گئے

دست گیرِ بے کساں، راہنمائے گمراہاں، شہبازِ لامکاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی میں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے تھے۔ چُنانچہ حضرت شَیْخ محمد بن قائِدِ اَوَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعْظم جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا کہ بچپن میں حج کے دن مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طَرَف جانے کا اِتّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: "**یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ** یعنی اے عَبْدُ القادِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! تمہیں اِس قِسْم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔" میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مَیْدانِ عَرَفات میں لوگ کھڑے ہیں، اِس کے بعد میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ کی خِدْمتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر عَرْض کیا: "آپ مجھے راہِ خُدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت مَرْحَمَت فرمائیں تا کہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دِین حاصل کروں۔" والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اِس کا سَبَب دَرْیافت کیا، میں نے بیل والا واقعہ عَرْض کر دیا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والِدِ ماجِد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دینار اپنے بھائی سَیِّد ابُو احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے چھوڑ دیئے، والِدۂ ماجِدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی میں سی دِیئے اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت عِنایت فرمادی۔ اُنہوں نے مجھے ہر حال میں راسْت گوئی اور سچّائی کو اپنانے کی تاکید

فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے اَلْوَدَاعْ کہنے کے لئے تَشْرِیف لائیں اور فرمایا: ”اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشْنُودی کی خاطِر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تُمہارا مُنہ قِیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، ص ۱۶۷)

شوقِ علم دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیْخ عَبْدُ الْقادِر جِیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سَبَق لے کر جنگل کی طرف نِکل جایا کرتا تھا، پھر بیابانوں اور خَرابوں (وِیرانوں) میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور مَعْمُولی تَرکارِیاں کھا کر شِکَم (پیٹ) کی آگ سَرد کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکارِیاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَراء بھی اِدھر کا رُخ کر لِیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حَق تَلَفی کروں، مَجْبُوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا (قلائد الجواھر، ص ۱۰ ملخصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِسی زَمانۂ طالِبِ عِلْمی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں زمانے کی جِن سختیوں سے دوچار ہُوا، اُنہیں برداشْت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز (عَزَّوَجَلَّ) کا کام ہے کہ میں بہ عافِیَّت اُن خار زاروں (کانٹے دار جنگلوں) سے گُزر گیا۔ (قلائد الجواھر، ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوثِ اَعْظَم، دَسْتگِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر کو عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قدَر شَوق تھا کہ تَکْلِیفیں اور مَشَقَّتیں بر داشْت کر کے بھی عِلْمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلْمِ دِین کا حُصُول بَہُت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والے کے لئے احادِیثِ مُبارَکہ میں کثیر فَضائل بَیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو اپنے دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح کو چلا یا شام کو وہ جنّتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب العلم، باب اول فی الترغیب فیہ، الحدیث ۲۸۷۰۲، ج ۱۰، ص ۶۱)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو عِلْم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالٰی اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالِبُ الْعِلْم کے عَمَل سے خُوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پَر بِچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں، عالِمِ دِین کے لئے اِسْتِغْفار کرتی ہیں اور عالِم کی عابِد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چَودھویں رات کے چاند کی دِیگر سِتاروں پر اور بے شک عُلَماء وارِثِ اَنْبِیاء ہیں، بے شک اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرْہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو صِرْف عِلْم کا وارِث بناتے ہیں، تو جِس نے اِسے حاصِل کر لیا، اُس نے بڑا حِصّہ پا لیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج ۱، ص ۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو بندہ عِلْم کی جُسْتُجو میں جُوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چَوکھٹ

سے نکلتے ہی اُس کے گُناہ مُعاف کردِیئے جاتے ہیں۔(طبرانی اوسط، باب المیم، ج۴ص ۲۰۴، رقم: ۵۷۲۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ جَدِید میں نوجوان نَسْل ایسے لوگوں کی تلاش میں سَرگرداں نَظر آتی ہے جنہیں وہ دُنیا میں کامیابی کے لئے اپنا آئیڈِیَل بنا سکے۔ مگر صَدْ اَفسوس! اسلامی تَعْلِیمات سے دُوری کی بِناپر وہ یہ بات بُھول چُکی ہے کہ دُنیاوی زِندگی فانی ہے۔ لہٰذا اُخرَوی زِندگی میں نَجات پانے اور بارگاہِ خُداوَندی میں سُرخرو ہونے کے لئے بے حد ضَروری ہے کہ ہم اِسی دنیا میں ایسے لوگ تلاش کریں جو سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے ہوں اور ہم اُنہیں آئیڈِیَل بنا کر فَخْر مَحْسُوس کریں۔ کیونکہ کوئی اِنْسان اُس وَقْت تک اپنی سِیرت کو صَحِیْح اِسْلامی خُطُوط پر تَعْمِیر نہیں کر سکتا جب تک کہ اُس کے سامنے سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے مَوْجُود نہ ہوں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیَل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعْمِیرِ سِیرت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُؤمِن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرْف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیرَوی بہتر ہے۔(پ۲۱، الاحزاب: ۲۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:** یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقِ تَرْبِیَّت، نِظامِ صُحْبَت تھا، جس کسی نے صُحبتِ نَبَوی سے جس قَدَر زِیادہ فَیْض حاصِل کِیا، اُسی قَدَر کامِل واَکمَل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوَندی میں مَقْبُول ومُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشَاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمّت کی تَربِیَت کا یہی فَرِیْضہ بارگاہِ نَبُوَّت کے براہِ راسْت تَربِیَت یافْتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لِیا۔ نیکی کی دَعوت و تَربِیَت کا یہ سِلْسِلہ چونکہ دائِمی و اَبَدی تھا اور اُسے قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل و صُورت میں جارِی و سارِی رہا۔

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حَقّ اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جِنْہوں نے اِسْلامی تَعْلِیمات کے نُور سے نہ صِرْف لوگوں کو مُنَوَّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حَق کی صَحِیح تَفْسِیر و تَشْرِیح بھی کی۔ اِسْلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلْطَنَتیں مِٹ گئیں، حُکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَمّ فرِیضے کو کبھی تَرْک نہ کِیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحْکامِ خُداوَنْدی کو اپنے نُفُوس کی سَلْطَنَت پر نافِذ کِیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حُکومت قائِم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے: ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پ۱، البقرۃ: ۶۲) کا مُژْدۂ جانْفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم جِیْلانی، قُطْبِ رَبّانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بھی ہیں، جن کی عَظَمت کا آج بھی ڈنکا بَج رہا ہے، دِینِ اِسْلام کی شَمْع کو فَرُوزاں کرنے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدماتِ جَلِیْلہ، ایک تارِیْخی حَقِیْقَت ہے، آپ نے لالچ و خَوْف سے بے نِیاز ہو کر مَحْض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِنْدگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصْلاح کے لئے نہ صِرْف وَقْف کِیا بلکہ ہر دَم مَخْلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخِرت سَنوارنے میں مَصْرُوف بھی رہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُن کے نَقْشِ قَدَم پر چلیں اور اُن کی سِیْرت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی

پُھولوں پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی دُنیا و آخِرت کو بہتر بنائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی تَوْفِیْق عَطا فرمائے۔ جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث و رضا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گیارہویں والے پیر، پیرانِ پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی کیا بلند و بالا شان ہے کہ آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، اللہ اللہ، آپ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کی ولادت سے قبل، آپ کی ولایت کی خوشخبریاں آپ کے والد کو انبیاء بلکہ خود سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دیتے ہیں، شانِ غوث پر قربان جایئے، آپ کی آمد کی خبریں،

آپ کی تشریف آوری سے قبل اولیاء دیتے آئے، شان و عظمت تو مُلاحظہ فرمایئے کہ پیدا ہوتے ہی رمضان میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرماتے، سبحان اللہ بچپن ہی سے کھیل کود سے بچتے ہیں، مرحبا! آپ نے اپنی امی جان کے شکم میں 18 پارے حفظ کر لئے تھے، اللہ اکبر! کیا ارفع و اعلی شان ہے کہ فرشتے مدرسے تک آپ کو پہنچانے آتے تھے، شوقِ علم تو دیکھئے، مرحبا صد مرحبا! آپ دن رات، گرمی سردی، آندھی طوفان بہر حال مطالعہ جاری رکھتے تھے، مشقتیں تکلیفیں برداشت کرتے مگر حصولِ علم میں مشغول رہتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت نصیب فرمائے، ہم آپ کی غلامی میں زندہ رہیں اور کاش! بروزِ قیامت بھی آپ کے غلاموں میں اٹھیں۔ اٰمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، غوثِ پاک کی غلامی کی طرف بُلا رہی ہے، دنیا و آخرت کی بہتریاں پانے کے لئے اس بغدادی و مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

مجلس مَزاراتِ اَوْلیاء کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طَرِیْقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیشہ تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غَیرُ سِیاسی تحَرِیک دعوتِ اسلامی کے ہر ہر اسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تَعْظِیْم و تَکْرِیْم کا دَرْس دِیا۔ آپ کے اِسی دَرْس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات میں سے ایک اَہَمّ شُعبہ "**مَجْلِسِ مَزَاراتِ اَوْلِیاء**" بھی ہے۔ یہ مَجْلس دِیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مَزَاراتِ مُبارَکہ پر حاضِر ہو کر مُخْتَلِف دِینی خِدْمات سَرانْجام دیتی ہے۔ مثلاً حَتَّی المقدُور صاحِبِ مَزار کے عُرْس کے مَوْقَع پر اِجتماعِ ذِکْر و نعت کا اِنْعِقَاد کرتی ہے، مَزارات سے مُلْحَقِہ مَساجِد میں

عاشِقانِ رَسُول کے مَدَنی قافلے سَفر کرواتی اور بِالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مَزار شریف کے اِحاطے میں سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے، جن میں وُضو، غُسل، تَیَمُّم، نمازاور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مَزارات پر حاضِری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت، مدنی قافلوں میں سَفر اور مدنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مَزار کی خِدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تَحائِف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مَزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مَقْصَد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام روزانہ **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ بے شک

چوک دَرْس تبلیغِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے اور یہ بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہو گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج۱، ص۴۱۲، حدیث۵۶۷)

یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حَمْد وثَنا، مُناجات ودُعا، دُرُود وسلام، نعت، خُطْبہ، دَرْس، سُنَّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکْرُ اللہ" میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہر اِسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کم اَز کم 12 مِنَٹ بازار میں فیضانِ سُنَّت کا دَرْس دے یا سُنے۔ جتنی دیر تک دَرْس دے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر اسے بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کا ثواب ملے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے خُوش نَصِیب ہیں وہ اِسلامی بھائی جو اپنی زَبان کو نیکی کی دعوت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکْر ودُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک دَرْس** میں بھی عِلْمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی روزانہ **چوک درس** دینے یا سُننے کی نِیَّت کر لیجئے۔ اس سے آپ کو خُوب خُوب دِینی مَعْلُومات حاصل ہوں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ

دُشمنِ صحابہ، مُحِبِّ صحابہ بن گیا

صُوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زِندگی میں آنے والے اِنْقِلاب کا تَذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر اَفسوس!

بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عَقل و خِرَد کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے برے دوستوں کی صُحبت مُیسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بد عقیدہ بھی تھے، یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بد عَقِیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُروّتی کی اِنتہا یہ تھی کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَعَلِّق گُستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعْن دَراز کرنے میں ذرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بسلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو انہی دنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سفید لباس میں ملبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کچھ اسلامی بھائی مَوْجُود تھے، تجسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سُنَّت" نامی کتاب تھامے دَرْس دے رہے ہیں اور بقیہ توجُّہ کے ساتھ دَرْس سُننے میں مَصْروف ہیں، دَرِیْں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافَحہ کیا اور مَحَبَّت کے ساتھ مجھ سے دَرْس میں شرکت کی دَرْخواست کی، لہٰذا میں بھی دَرْس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصْطفٰے اور عظمتِ صحابہ سے بھرپور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے اِحساس ہونے لگا کہ میں آج تک گمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں، اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک درس کی بَرَکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَف سے نکال کر مُحبّانِ صَحابہ کی صَف میں شامل فرمادیا۔ میرا دل مذہبِ اَہلسُنَّت کی حقّانیَّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسُنَّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مَغْفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"بغداد کا مسافر" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1) جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی (2) گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

(ابوداود، ج۴، ص۴۲۰ حدیث: ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رَبّ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سُورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی (3) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے (5) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۶، ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲، ص ۱۱۸) (6) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (7) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (8) جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنَّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: ”محمد الیاس۔“ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ”مدینہ!“ ”میں ہوں!“

"دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سُنَّت نہیں (9) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مَکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنَّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً، یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔“

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: ”قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعَہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت مِلتی ہے اور اس (نیکی) سے بَزمِ جَنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملتے ہیں۔“ (مراٰۃ، ۲/۱۰۰)

حَشْر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا		لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
		(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔

یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک مُہْلِك (یعنی ہلاک کرنے) اور باطِنی مَرَض، "**رِیاکاری**" کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، سب سے پہلے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق ایک روایت بَیان کروں گا، پھر رِیاکاری کی مَذَمّت پر چند آیاتِ قُرآنی واَحادیثِ مُبارَکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف، چند مثالیں، پہچان کا طریقہ اور شَرْعی حکم بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اُس کے بعد مَرَضِ رِیا کا عِلاج آپ کے گوش گُزار کروں گا اور اگر عِلاج کارگر ثابت نہ ہو تو ایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔ اور آخر میں جُوتا پہننے کے مَدَنی پُھول بھی بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رِیاکار کے چار نام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب ”ریاکاری“ کے صفحہ 16 پر ہے۔ایک شَخْص نے دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عَرض کی:"کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟"تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا :اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْدِیانتی نہ کرنا۔ تواس نے پھر عرض کی:"بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددیانتی کیسے کر سکتا ہے؟"تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیا ہو، لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا رِیاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قِیامت کے دن ریاکار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی "اے بَدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجْر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔۔۔۔الخ، ج۱، ص۶۸)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کر کے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا

پورازور لگادیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروادیتے ہیں، جو اِسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کر کے "اپنے مُنہ میاں مِٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دوماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیض (یعنی چاند کی 13،14،15 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرْد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا خُوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

(افادات: امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے بچانے کا جَذبہ بڑھانے کی نِیَّت سے اِس ضِمن میں بطورِ "نیکی کی دعوت" چند آیاتِ مُبارَکہ سماعت فرمایئے۔ یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چُنانچِہ پارہ 12، سورۂ ھُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج۷ ص ۱۳)

جبکہ ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: "اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اُس کی

طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قِیامت پر ایمان نہ لائے تو اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔"

صَدرُ الاَفاضل حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی خَزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: "جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جَتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ یہ (آیتِ مُبارَکہ) مُنافِق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے، خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے، کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔" (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیِّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائل بخشش ص97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہو گی، ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اَعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعْمال فقط **رِیاکاری**

کی وجہ سے ضائع ہوچکے ہیں، تو ذرا سوچئے اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیَّت کیا ہوگی؟اور اُسے کتنا اَفسوس ہوگا کہ زِندگی بھر جن اَعمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے، اور بروزِ قیامت حَسرت و یاس (نااُمیدی) کی تصویر بنا کھڑا ہوگا۔ لہٰذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اَعمال پر غور کرکے "**رِیاکاری**" جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑالیں۔ ہمیں اپنے اَعمال پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اُس سے مقصود، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہوتی ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ لوگوں کے سامنے تو نیک اَعمال بڑی خُوش اُسلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتے ہیں، تنہائی میں ہمیں کیا ہوجاتا ہے، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصلاح کرلیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر اپنا مُحاسَبہ کرنا بھی نہیں آتا، تو گھبرایئے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحبت اِختیار کرلیجئے کہ جو اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنالیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! کہ اِصلاح وتربیَّت کے مُعاملے میں ماحول کا بڑا گہرا اَثر ہوتا ہے، اگر ماحول تبدیل نہ کیا جائے تو اِصلاح وتربیَّت کی تمام تَر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہوجاتی ہیں، اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اور خُصُوصاً مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ جی ہاں! جب آپ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کریں

گے، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے سابِقہ اعمال پر غور وفکر کرنے کا موقع ملے گا اور گُزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ ان سے بچنے کا بھی ذِہْن بنے گا۔

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے　　چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں　　آؤ کوشِش کریں، قافِلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد　　کی جُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قَبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبَہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

"اِخْلاص" کے پانچ حروف کی نِسْبَت سے رِیا کی مَذَمّت پر 5 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کے لئے حُسن وجمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔"　　(جامع الاحادیث، الحدیث: ۱۱۶۹، ج۱، ص۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہاں، مکّے مدینے کے سُلطاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِعِ لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو روتے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عَرض کی: میرے رونے کا سبب وہ حدیثِ پاک ہے جو میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اَدْنَی الرِّیَاءِ شِرْکٌ“ یعنی اَدنیٰ رِیا بھی شِرک ہے۔“ (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، استخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم معاذ بن جبل علی مکة، ۳۰۶/۴، حدیث: ۵۲۳۱)

4. سَیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنّت کی خُوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج۳، ص۱۹۰)

5. رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شہرت کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کریگا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔“ (جامع الاحادیث، قسم الاقوال، الحدیث: ۲۰۷۴۰، ج۷، ص۴۴)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعْمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنَّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَردُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجْر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشَاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب ”اِحْیاءُ الْعُلُوم“ جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔“ اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے، جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے، لیکن اس ٹھہرنے میں اس کا مقْصد بادشاہ کی کسی لونڈی یا غُلام کو دیکھنا ہے، تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے، کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب، اُس کی خِدْمت کے لئے نہیں، بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِخْتیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابِلِ) حَقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت ایک ایسے کمزور و ناتواں بندے کو دِکھانے کے لئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع و نُقصان کا مالک نہ ہو۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳، ص ۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کر لینا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ

رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں بھی آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا۔ "گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدَمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (اَلزّواجر ج۱ ص۷۶)

رِیاکاری کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعامَلہ ہے کہ ذرا سی نِیَّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ ہم بعض اَوقات لفظوں میں اس کا بَرمَلا اِظْہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی ان مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچِہ

رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

”رِیاکار جہنّم میں جائے گا“ کے اُنیس حُروف کی نسبت سے ریاکاری کی 19 مثالیں

(1) فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحِب“ کہیں۔(2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔(3) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔(5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔(6) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دوں گا! وغیرہ(7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لاتَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔(8) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیْح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا انہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔(10) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہْتِمام

نہ کرنا۔(11)دعوت میں یادوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پیَروی کرنے والا)اور قَلِیْلُ الْغِذاء(یعنی کم کھانے والا)تصوُّر کریں۔(12)کسی کو اپنے نیک کام بتاکر یہ کہنا کہ ”آپ کسی اور کو مت بتانا۔“ تاکہ سامنے والا مُتَأَثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنانیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔(13)رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعْتِکاف کرنا کہ مُفْت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14)اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اوراس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔(15)اپنی فِیْ سَبِیْلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ (16)خریداری کرتے وقت یااُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقْت اپنے دِینی مَنْصَب مَثَلاً دِینی طالبِ علم یاحافظِ قرآن یاامام مسجِد یامؤذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ وہ رِعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔(17)کتاب یارِسالہ لکھتے وَقْت اِس نیَّت سے عِبرت اَنگیز رِوایات وخُوب دِلْچَسْپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پھُول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔(18)اپنے حج وعُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ الْمُرَجَّب وشَعْبانُ الْمعظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔(19)دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اورزَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کی تعریف اور مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا" بھی مَوجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا اَز حد ضَروری ہے اور یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مَقْصَد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیْب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرْض کرنے کا مَقْصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چِیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیْر میں داخِل ہوجاتی ہے، اور اُس عمل کو تہہ وبالا کرکے

رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "رِیا" میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بَہُت بَہُت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے، لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ یعنی شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔" اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی　　تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص ۷۳ تا ۷۹، ملخصًا)

عمل نہ چھوڑیئے، علاج کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کی تشہیر کرنا کل بروزِ قیامت جہنَّم کی اُس وادی میں ڈلوا سکتا ہے جس سے خُود جہنَّم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اَعمال کرتے ہوئے دوسروں کی رِضا پر نظر رکھنے کی بجائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر ہی نظر رکھی جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور **نَفْسِ اَمَّارَہ** کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح **نَفْسِ اَمَّارَہ** کی چال کو ناکام بناؤں ؟ میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں ؟ اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہْن میں بٹھا لیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ تو ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدْمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحَاسَبَہ کرتے ہوئے رِیاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں، کیونکہ کسی بھی مَرَض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا، عقلمندی کا تَقاضا نہیں بلکہ جو مَرَض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کیا جاتا ہے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے، لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اگر مکھی، ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

ریاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچی) توبہ

کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قَضا واجِب نہیں، بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بَہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے، بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح ج۷ ص۱۲۷)

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی تشخیص (پہچان) ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے تو اس کا عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۸۶) (نیکی کی دعوت ص80)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آ جاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت

ملتی ہو، مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے ؟ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ،ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔(نیکی کی دعوت ص82)

عَطا کر دے اِخْلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِنْدگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ، عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔“

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)(نیکی کی دعوت ص83)

آیئے!ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

﴿1﴾دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصطَفٰے (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا، لیکن تُو اُس کو مُلاحَظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکر وفَریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بَہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔

(نیکی کی دعوت ص84)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ عاشقِ مُصطَفٰے بنا یارَبّ
حرِصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۹،۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھئے!

رِیاکاری کا دوسرا عِلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے، مگر جب اُسے اُس شے

کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتاہے تو وہ اُس سے بچتا ہے، مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بَہُت پسند کرتا ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں مَوْجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہر گز ہر گز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے، لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہْن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا۔(نیکی کی دعوت ص84ملخصًا)

﴿3﴾ رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا عِلاج، اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، اگر سبب مٹادیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہوجاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر تین اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑالی جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہوجائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہِش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حِرص۔ (نیکی کی دعوت ص86)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحَبَّت سے چُھڑا دے یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج، اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:اے لوگو!اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے ،جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔"

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۷۳، حدیث ۱۳۰)(نیکی کی دعوت ص89)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتِہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر،الکبیرۃ الثانیۃ الشرك الاصغر... الخ،خاتمۃ فی الاخلاص،ج ۱،ص ۹۰)(نیکی کی دعوت ص91)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم نہ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفاظَت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نِیَّت کی حِفاظَت کیجئے۔ سرورِ دو عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **"اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نِیَّت کرے۔"** (بخاری،کتاب الایمان،باب ماجاء ان الاعمال... الخ،الحدیث:۵۴،ص۷) اس لئے عمل شُروع کرنے

سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہا ہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نِیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنّم کے عذاب کا حَقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دِکھاوے کی نِیَّت سے بچنا اور اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہو گی۔ (نیکی کی دعوت ص92)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دورانِ عِبادَت شیطانی وَسْوسوں سے بچئے

مَرَضِ ریا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخْلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسْوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالِق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشش کرنا غَضَبِ

الٰہی کو دعوت دینے کے مُترَادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تَعالٰی کے فَضْل وکرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہوجاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت ص94)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپائیے!

مَرَضِ ریا کا ساتواں عِلاج ”نیکیاں چُھپانا“ ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہوجائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہوجائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہوگیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام ومرتبے کا عِلْم نہیں ہوگا، چُنانچہ وہ تیری قَدر ومَنْزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتدا (یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تَعالٰی سے ثابِت قَدمی کی دُعا کرنی چاہیے اور اپنے بڑے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تَعالٰی کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالٰی کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت

میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے، لیکن اللہ تَعالٰی کے نزدیک اُس کا مَقام گِر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں، وہ تو خُود عاجز ہیں، نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔(نیکی کی دعوت ص96)جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ اَوْراد و وَظائِف کا مَعْمُول بنالیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچنے کے رُوحانی عِلاج بھی سماعت فرمالیجئے اور حسبِ توفیق اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

1 روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی رِیا(سے) دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعۡلَمُ وَ اَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَآ اَعۡلَمُ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

2 جب بھی دل میں رِیاکاری کا خیال آئے تو ”اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

3 سُورۃُ الاِخْلاص گیارہ بار صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے کے درمیان) پڑھنے

والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے، جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

4 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳ (پ ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وَسوَسہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (نیکی کی دعوت ص 105)

کاش لَب پر مرے رہے جاری ذِکْر آٹھوں پہر ترا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور عِلاج کے بعد بھی اِفاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ عِلاج جاری رکھئے کہ "دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔" کیونکہ اگر ہم نے عِلاج تَرک کر دیا تو گویا خود کو مکمّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رِیاکاری سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ مِنْهاجُ الْعابِدین میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجُود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صَبر کا اِمتحان مَطلُوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مُقابَلہ اور

مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶) (نیکی کی دعوت ص 106)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری کے مَرَض سے شِفا عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اِخلاص کے نُور سے مُنوّر کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچائے، ریاکار کی کس قدر رسوائی ہو گی جب اُسے بروزِ قیامت بدکار، دھوکے باز، کافر، خسارہ پانے والا کہہ کر، اُس کا عمل رد کر دیا جائے گا اور اُس کا اجر و ثواب برباد ہو جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ریاکار کو اُس کے عمل کا دنیا میں بدلہ دے دیا جائے گا اور آخرت میں اُس کا عمل باطِل ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل نہیں کیا تھا بلکہ دِکھاوے کے لئے کیا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ ادنیٰ رِیا بھی شرک ہے، رِیاکار جہنم کا حقدار ہے، ریاکار پر جنت حرام ہے، رِیاکاری کرنے والے کو اللہ ربُّ العزّت کے ساتھ مذاق کرنے والا کہا گیا، توبہ توبہ ریاکاری انتہائی خطرناک باطنی بیماری ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب کا صدقہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما، ریاکاری کی تباہ کاری سے بھی بچا، ہمیں اپنا مخلص بندہ بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رِیاکاری کے عِلاج اور مزید مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ دیگر باطنی مُہلکات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب **"ریاکاری"**، **"باطنی بیماریوں کی معلومات"** اور "اِحْیاءُ الْعُلُوم جلد 3" کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا اور اگر آپ نے فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا باب "نیکی کی دعوت" صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 106 تک کا مطالعہ کر لیا، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ریاکاری کی تعریف معلوم ہو گی، ریاکاری کی 80 مثالیں پتا چلیں گی جو آپ کو ریاکاری سے بچنے میں مدد گار ہوں گی، اَلحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے فیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب نیکی کی دعوت میں نماز کے متعلق ریاکاری کی 11 مثالیں، مبلغین کی ریاکاری کی 18 مثالیں، نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریاکاری کی 16 مثالیں، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریاکاری کی 3 مثالیں اور پھر متفرق 32 مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ریاکار کی علامات بھی لکھی ہیں اور ریاکاری کے 10 علاج بھی بیان فرمائے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارُف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْم ایک لازَوال دولت ہے اور ہمارے دینِ اسلام میں تو علمِ دِین حاصل کرنے کے بے شُمار فَضائل بیان کیے گئے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلْسلہ شُروع کیا، جسے تنظیمی اِصْطِلاح میں "مدنی مُذاکَرہ" کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی، مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائِل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھُولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جَذبے کے تحت "مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ" ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری اور آڈیو، ویڈیو سی ڈیز کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے، مکتبۃ المدینہ سے رسائل کی صورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کر چکی ہے، اور مزید کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکروں کے مدنی پھول پڑھنے و سُننے سے عَقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازَوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرْف شَرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صِرْف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شِرکت کی

دعوت دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکروں میں شرکت ذِیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کے لیے اِجتماعات مُنْعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیَّت سے عِلْم و حکمت بھرے مَدَنی پھول لُٹانا یہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے شیخُ المشائخ حضرتِ سَیِّدُنا ابُومَدْیَنْ شُعَیْب مَغرِبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُلند مرتبہ کے مالک اور ابدال میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُندُلُس کی جامع مسجد خِضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی اِمتحاناً مُسلمانوں کے لِباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان شُروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک دَرزی حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگادی؟ اس نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجُّب ہوا، لیکن مُعامَلہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان شُروع کر دیا، جس میں یہ جُملہ بھی فرمایا: اے فُقَراء! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں، سَعادَت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بُجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا، جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قِندیلیں بجھ گئیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اُٹھا کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مَعْبود نہیں، اے فُقَراء! جب عِنایت کے اَنْوار، مُردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سُکون سے زِنْدگی بَسر کرتے ہیں اور ہر ظُلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رُسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے بندوں کی مَصْلِحَت

بہتر جانتا ہے، یہ راہب مُسلمانوں کے لباس میں مُسلمانوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہِر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سِوا کوئی قادِر نہیں، میں نے انہیں تیرے دَستر خوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے، تُو ان کو کُفر کی تاریکی سے نکال کر نُورِ ایمان میں داخل فرمادے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اُٹھائے تھے کہ ان سے کُفر و شِرک کی ناپاکی دُور ہو گئی اور وہ اِسلام میں داخل ہو گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور آپ کے دَستِ اَقْدس پر توبہ کر لی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۱۳، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَوْلِیاءُ اللہ کے بیان اور ان کی صُحْبت میں کیسی تاثیر ہوتی ہے؟ کہ اگر کوئی غیر مُسلم بھی ان کی مجلس میں آکر بیٹھ جائے، تو ان کی صُحْبت کی بَرَکت سے اُن کے بیان کردہ مَدَنی پھُول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دِل میں پیوست ہو جاتے ہیں اور وہ دولتِ اِیمان سے مالامال ہو کر ہی وہاں سے رُخصت ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہمیشہ وَعظ و نصیحت کے ذَرِیعے لوگوں کو اِسْلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیر دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدّین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُساق و فُجار، فَسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری

رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پھُول لُٹاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہَمّ معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت سے کفار کی اسلام آوری کی بھی خبریں ہیں اور کئی بد عقیدہ لوگ اپنے بُرے عَقائد سے توبہ کرکے سُنّی صَحِیحُ الْعَقِیدہ مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنئے اور خُوشی سے جھومیے۔

بد عقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عَقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بد عقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے اور میں عَقائدِ اہلسنّت کے بارے میں شُکوک و شُبہات کا شکار تھا۔ خُوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول مُیسّر آگیا، ورنہ نجانے میرا آخرت میں کیا بنتا، ایک دن مسجد جانا ہوا، وہاں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنّت"** سے دَرْس دیا، میں بھی دَرْس کی برکتیں پانے کے لیے قریب جاکر بیٹھ گیا، درس سُنا تو دل کو بہت بھلا لگا، یوں میں روزانہ نماز کے بعد ہونے والے دَرْس میں شرکت کرنے لگا۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی اِنْفرادی کوشش کرنے، نیکیوں بھری راہ اختیار کرنے کا ذِہن دیتے، کرم بالائے کرم، رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ

اسلامی کے تحت ہونے والے سُنَّتوں بھرے دس روزہ اجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی سَعادَت نصیب ہوگئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم وحکمت کے موتیوں بھرے **"مدنی مذاکروں"** نے میرے دِل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی شمع روشن کر دی، میرے دل میں مَوجُود تمام شکوک وشُبہات دُور ہوگئے، میں نے اپنے تمام بُرے عقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور عاشقانِ رسول کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، دورانِ اعتکاف، امیر اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زہد و تقویٰ، حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غُلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا اور اعتکاف مکمل ہو جانے کے بعد اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں فرض عُلُوم کورس کر رہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا اہم کام کریں

نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھُول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں

بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 271 صفحات پر مشتمل کتاب "**آبِ کوثر**" کے صفحہ نمبر 201،202 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شعار درود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے　　لب سے جاری ہو بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ**

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا مَوضُوع ہے "نَزع کی سختیاں"۔ آج میں آپ کے سامنے اِس حَوالے سے چند مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے موت کی تلخی سے مُتَعَلِّق ایک حکایت پھر چند آیاتِ مُبارَکہ اور احادیثِ طیّبہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد رُوح نکلتے وَقْت انسان جس تکلیف سے گُزرتا ہے، اُس کیفِیَّت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موت کی شِدّت کے بارے میں اَسْلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے اَقْوال اور حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کے وَقْتِ نَزع تَشْرِیف لانے کی کیفِیَّت بھی عرض کروں گا۔ اس کے بعد امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا یہ فرمان بھی آپ کو سُناؤں گا کہ "بُرے خاتمے کا خوف کس شخص کو ہے" اس کے بعد موت کی کَڑواہٹ مِٹانے کا طریقہ اور آخر میں مسواک کے مَدَنی پُھول بھی پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشْتَمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ کے صفحہ 553 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُناسام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرْض کی: ”اے رُوْحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تَذکرہ سُنیں۔“ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حضرتِ سَیِّدُناسام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں زِنْدہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوْحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

عَطا کر عافیّت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باوُجُود یہ کہ ایک جَلِیْلُ الْقَدر اور اُولُوالْعَزْم (حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں اور یہ اُن چند اَفراد میں سے تھے کہ جو حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے تھے، لیکن حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشاد پر اُٹھتے وَقْت قِیامت آنے کے خوف سے ان کے بال سفید ہوگئے اور چار ہزار سال گُزر جانے کے بعد بھی موت کی کَڑواہٹ باقی تھی اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے پلّے میں کوئی بھی نیک عمل نہیں، گُناہوں کی کَثْرت میں ہم سب سے آگے ہیں، خُدا تَعَالٰی کی نافرمانی میں گویا کہ ہمارا کوئی ثانی نہیں، دن رات گُناہوں پر کمر بَستہ ہیں، مگر افسوس! ہمیں نَزع کی سختیوں کا کچھ خَوف نہیں۔ یاد رکھئے کہ موت سے پہلے نزع کا مرحلہ بہت سخت ہے۔ خُدَارَا! خوابِ غَفْلَت سے بیدار ہو جایئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ گُناہوں کی نُحوسَت کی وَجہ سے نزع کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ گُناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیاں اَپنانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صُحْبت سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہْن بنے گا۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
اَرے او مُجْرِمِ بے پَرْوَا دیکھ — سر پہ تَلْوَار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری — کُوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دُور جانا ہے رہا دن تھوڑا — راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

موت آکر ہی رہے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت بَرحق ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے فَرار مُمکن نہیں۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جَتَن کر لیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پارہ۴، آلِ عمران ۱۸۵) مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشْتہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص۱۱۷) جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ		تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قِلعوں میں ہو۔

(پارہ ۵، النساء ۷۸)		

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قَلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِنْدگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص ۲۴۲)

تُو خُوشی کے پھُول لے گا کب تلک　　تُو یہاں زِنْدہ رہے گا کب تلک
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا　　خوشنما باغات کو ہے کب بقاء
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے　　ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
چل دِیے دُنیا سے سب شاہ و گدا　　کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ موت کا دن مُقَرَّر ہے۔ ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کیسی ہی بلند ترین جگہ پر جا بیٹھیں لیکن موت سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ اور جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ بھی اِنْتہائی دُشوار مُعامَلہ ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، ق: ۱۹)		کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلِّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیْفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ”بِالْحَقِّ“ سے مُراد مُعاملۂ آخِرت کی حقیقت ہے کہ جب مرنے والا آگاہ ہو گا اور بچشمِ سر (سر کی آنکھوں سے) موت کو دیکھے گا اور مَلَكُ الْمَوْت علیہ السلام کا مُشاہَدہ اور اسے دیکھ کر دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ ایک ایسا اَمر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وہی جانتا ہے جو اس مَرحَلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۸۳)

ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ (پارہ۷، الانعام، ۹۳)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کبھی تم دیکھو جس وَقْت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فِرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: چُونکہ کافر کو موت کے وَقْت بہت قسم کی تکالیف ہوتی ہیں، اسی لئے غَمَرَات جمع (کا صیغہ) اِرشاد ہوا۔ (کافر کو) جان کنی کی تکلیف، دُنیا چُھوٹنے کی تکلیف، عذاب کے فِرِشْتوں کو دیکھنے کی تکلیف، ان فِرِشْتوں سے اپنی آئندہ تکالیف کی خَبَر کی تکلیف، غرضیکہ اِس پر تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مومن کیلئے وہ وَقْت بہت سی خُوشیوں کا ہوتا ہے۔ مُفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند سُطُور کے بعد مزید اِرشاد فرماتے ہیں: نَزع کی

شِدّت اور چیز ہے اور موت کی غَمَرات و سَکرات کچھ اور چیز۔ نَزع کی شِدّت سب کو ہے مگر موت کی غَمَرات کُفّار کو ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۷، ص۵۸۲)

نَزع کے وَقْت ہونے والی تکلیف کے بارے میں چار اَحادیثِ مُبارَکہ سُنئے۔ چُنانچہ

﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو وَار کے برابر ہے۔[1]

﴿2﴾ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت اور اس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔[2]

﴿3﴾ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرْشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثَر نہ ہو رہا ہو۔[3]

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا مَکْحُول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین و آسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر

---

1 • • • موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

2 • • • موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۹۴

3 • • • مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/۴۸۰، حدیث: ۲۵۱۲

جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ میں وَقْتِ نَزع کی جو کیفیّت اور شِدَّت بَیان کی گئی ہے، اس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ مرنے والا اِنْتہائی شَدید قسم کے دَرْد اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ ہمیں ایک مچھر یا کھٹمل بھی کاٹ لے تو دیر تک اس جگہ کو سہلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی کسی چاقو یا چُھری کا چَرکا (ہلکا سا زَخْم) لگ جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ کئی دنوں تک پٹی باندھے "**ہائے ہائے**" کرتے رہتے ہیں۔ اب ذَرا سوچئے کہ تلوار کا زَخْم ایسا نہیں ہوتا کہ تھوڑا سا چَرکا لگے بلکہ پوری قُوَّت سے چلائی گئی تلوار کا وار جو کبھی تَن کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو کبھی سَر تن سے جُدا کر دے، کسی کی ٹانگ کاٹ دے تو کسی کا ہاتھ بیکار کر دے، اتنی شِدّت سے کیے جانے والے تلوار کے ایک وار میں کتنی تکلیف ہو گی۔ اب اَندازہ لگائیے کہ بھرپور شِدّت سے چلائی گئی تلوار کے تین سو واروں میں کتنی تکلیف اور دَرْد ہو گا۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے: **مُعَالَجَۃُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخْت تَر ہے"۔ (کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، فصل قسسم الاول، الحدیث ۴۲۱۸۳، ج ۱۵، ص ۲۴۰)

حالتِ نَزع کی مَنْظَر کَشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی وَقْتِ نَزع پیش آنے والی کیفیات کی مَنْظَر کَشی کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجْزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی

1 • • • موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/ ۴۵۲، حدیث: ۱۹۰

گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْتْ رُوْح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوْح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوْح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذَرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوْح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرَہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوْح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوْح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھِنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی

ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ج پنجم غیر مطبوعہ، ص ۵۱۱، ۵۱۲، ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طَیِّبَہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مَرنے والا نَزع کے وَقْت کتنی دَرْدناک کیفیّت سے گُزرتا ہے، رُوح نکلتے وَقْت تکلیف کی شِدّت انسان کو مَفْلُوج کر دیتی ہے۔ اُس کی عقل کو حیران و پریشان، اس کے اَعْضاء کو کمزور اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔ یاد رہے! دِیْنِ اسلام چُونکہ ایک مکمل دین ہے اور اس میں ہمارے لیے زِنْدگی کے ہر شُعبے میں رَہْنُمائی مَوْجُود ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام نے اس بارے میں بھی ہمیں رَہْنُمائی کے مَدَنی پھُول عطا فرمائے ہیں کہ جب مَرِیْض پر اس طرح کی کیفیّت طاری

ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ چُنانچہ اس کے مُتَعَلِّق بہارِ شریعت سے چند اَہَمّ اور ضَروری مَدَنی پھُول پیش کیے جاتے ہیں جن پر عمل کرنا نہ صِرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کے لیے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت ہی مُفید ہو گا اور ایسے اِنْتِہائی نازُک موقع پر بھی ہمیں شَرِیْعَت کی پاسداری کرنے میں آسانی ہو گی۔ چُنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں:

❁ جب موت کا وَقْت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سُنَّت یہ ہے کہ دَہنی کَروَٹ پر لِٹا کر قِبلہ کی طرف مونھ (مُنہ) کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چِت لِٹائیں اور قِبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قِبلہ کو مونھ (مُنہ) ہو جائے گا مگر اس صُورت میں سر کو قدرے اُونچا رکھیں اور قِبلہ کو مُونھ (مُنہ) کرنا دُشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

❁ جاں کنی کی حالت میں جب تک رُوح گلے کو نہ آئی، اسے تَلْقِیْن کریں، یعنی اس کے پاس بُلند آواز سے پڑھیں: "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه" مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

❁ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تَلْقِیْن مَوْقُوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تَلْقِیْن کریں کہ اس کا آخِر کلام "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" ہو۔

❁ تَلْقِیْن کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خُوشی ہو اور اس کے پاس اس وَقْت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وَقْت وہاں سُورۂ یٰسٓ شریف کی تِلاوت اور خُوشبو ہونا مُسْتَحَب ہے۔ مثلاً لُوبان یا اَگربتّیاں سُلگا دیں۔

❁ کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں

کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔

❁ جب رُوح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سَر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مُنہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اُنگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زِیادَہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز، رشتے دار، دوست اَحباب یا کسی بھی مُسلمان کو ایسی کیفیّت میں پائیں تو ہمیں ان مذکورہ مَدَنی پھُولوں پر عمل کرنا چاہئے کہ ہماری تھوڑی سی توجُّہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کے لئے بہت مُفید ہو گی۔ خُصُوصاً تَلْقِین تو ضَرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وَقْت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنّت کی بِشارت ہے، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جَبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ**، یعنی جس کا آخری کلام **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اگرچہ عُمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مَرتے وَقْت کلمہ ضَرور پڑھنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے بَخْشِش ہو گی۔ (مرأۃ المناجیح، ۲/۴۴۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلمانوں کی خَیْر خَواہی کا جَذبہ عطا فرمائے اور بَوَقْتِ نَزع ان کے پاس بیٹھ کر کَثْرت سے ذِکْر و اَذْکار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت مرنے والے کو جس قَدر تکلیف ہوتی ہے اسے لَفْظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے اس حوالے سے چند روایات سُنتے ہیں۔

موت اور کانٹے دار شاخ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عَرْض کی: ”اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اَٹک جائے، پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔“ (احیاء العلوم، ج۵ ص۵۱۸)

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ”مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: ”اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔“ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخْت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ **اللہ** عَزَّ

وَجَلَّ کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تِہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرْمیان ہوں۔" (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وصف الموت فی حالۃ النزع، الحدیث ۵۹۶۹، ج ۴، ص ۵۶۹۔ الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ۴۴۶ عمرو بن العاص، ج ۴، ص ۱۹۶)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادَت بہت زِیادَہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلادِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۵ ص ۵۱۷)

سب سے بڑھ کر ہولناک چیز

حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِنْدگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵ ص ۵۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

یاالٰہی بُھول جاؤں نَزع کی تکلیف کو
شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصْطفٰے کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: موت اُس خاردار تار کی مانند ہے، جس کے کانٹے انسان کی ہر رَگ میں پیوست ہوں۔ اور سَیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اس سے بھی واضح مَنظر کَشی کرتے ہوئے فرمایا: کہ جیسے کندھوں پر پہاڑ ہوں، آسمان و زمین آپس میں مل گئے ہوں اور میں ان کے دَرمیان اس حال میں ہوں کہ میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی بھی ہو اور سَیِّدُنا شدّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اگر مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیَّت بتادے تو ان کی زِندگی اَجیرَن ہو جائے اور ان کا سُکون غارَت ہو جائے۔ ان تمام اَقْوال سے مَعْلُوم ہوا کہ جتنا درد اور تکلیف وَقْتِ نزع میں ہے دُنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ پھر صِرْف یہی نہیں بلکہ ایک طرف موت کے یہ مَصائِب ہوں گے تو دوسری طرف شیطان لَعِیْن کے ہتھکنڈوں سے بچ کر دُنیا سے اِیمان سَلامت لے جانے کا نازُک مَرْحَلہ دَرْپیش ہو گا۔ آہ! آہ! آہ! موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کَنڈے اِستعمال کریگا، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی اِیمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یَہُود و نَصاریٰ کو دُرُست ثابت کرنے کی مَذمُوم سَعْی (کوشش) کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم و اِحْسان ہو گا، وہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا اِیمان سَلامت رہے گا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے فکر انگیز رسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** میں لکھتے ہیں:

منقول ہے: جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطان اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے والِد کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تُو نصاریٰ کا مذہب اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین

مذہب ہے۔ بائیں جانِب والا شیطان مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، یہودی مذہب اِختیار کر کے مرنا کہ یہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

فکرِ معاش بَدُ بَلا ہَولِ مَعاد جاں گزا
لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

(حدائق بخشش شریف)

جس کو بربادیٔ ایمان کا خوف نہ ہو گا۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سَلامتی کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے، صَد کروڑ کاش! ہر وَقت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبرا تا رہے، دن میں بار بار توبہ و اِستِغفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار سے اِیمان کی حِفاظَت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حِفاظَت کے مُعامَلے میں غفلت، اس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زِیادہ سخت مُعامَلہ اِیمان کا ہے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مُشتَمل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: "جس کو سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو، نَزع کے وَقت اس کا اِیمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔"

زِندگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الْمَوْت کو دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں آنے کو تو ہم آگئے، مگر اَب دُنیا سے اِیمان سَلامَت لے جانے کیلئے سَخت دُشوار گُزار گھاٹیوں سے گُزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ مَعْلوم نہیں کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! دُنیا سے جاتے وَقْت جاں کَنی کی تکلیف سے گُزرنا ہو گا۔ ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کہ وہ وَقْت کیسا ہو گا، جب ہماری رُوح بَدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہو گی؟ ایک ایک رَگ تکلیف کی شِدَّت سے چِیخ رہی ہو گی، مَوت کی تکلیف ہمارے بدن پر قَبضہ جَما رہی ہو گی اور مَوت ہمارے اَعْضاء کو بے جان کر رہی ہو گی، زَبان سے قُوّتِ بَیان چھین رہی ہو گی، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر کی جانِب چڑھ رہے ہوں گے، ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، آنکھوں کے پپوٹے ایک دوسرے سے مِل رہے ہوں گے اور پھر ایسے جاں گُداز (جان کو گُھلا دینے والے) وَقْت میں حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا یہ بھی ایک آزمائش سے کم نہ ہو گا، منقول ہے: ”حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ”کیا تم مجھے وہ صُورَت دِکھا سکتے ہو جس میں تَشْرِیف لا کر نافرمانوں کی رُوح قَبْض کرتے ہو؟“ حضرتِ سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ”آپ سہہ نہیں سکیں گے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: ”کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔“ اُنہوں نے کہا: ”آپ مجھ سے اَلگ ہو جایئے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اَلگ ہو گئے۔ پھر اُدھر مُتَوجّہ ہوئے

تو مُلاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں مَلبُوس ایک سِیاہ فام شَخص ہے، جس کے بال کھڑے ہیں، اُس سے بَدبُو آرہی ہے، اُس کے مُنہ اور نَتھُنوں (نَتھ۔نوں) سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اپنی اَصْل حالَت پر آچکے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ”اے مَلَکُ الْمَوْت (عَلَیْہِ السَّلَام)! مَوت کے وَقْت صِرْف تمہاری صُورت دیکھنا ہی فاسِق وفاجِر کے لئے بہت بڑا عَذاب ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۵۴۸)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرْغ بن کے طَیْبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص۲۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کا خوف کس پر ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جنابِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام وَقْتِ نَزْع کیسی ہَیْبَت ناک صُورت میں آئیں گے؟ کہ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جَلِیْلُ الْقَدْر پَیْغَمْبر ہونے کے باوُجُود بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، ذرا سوچئے! کہ ہم جیسے سِیاہ کار جو گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنْسے ہوئے ہیں اور نیکیوں سے بالکل عارِی ہیں اور ہمارا اِیمان اتنا کمزور ہے کہ ہم گُناہوں سے اپنا پیچھا نہیں چھُڑا پاتے، ذرا سوچئے! کہ وَقْتِ نَزْع جبکہ مَوت کی تکلیفیں بھی ہوں گی، شیطان بھی ہمیں وَرْغَلانے کی پوری کوشش کر رہا ہوگا، حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کا سامنا بھی کرنا

ہو گا۔ اُس نَازُک وَقْت میں ہم اپنے ایمان کی حِفاظَت کیسے کر پائیں گے؟

بَوَقْتِ نَزْعْ سلامت رہے مِرا ایماں　　مجھے نصیب ہو تَوْبہ، ہے اِلْتِجا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۷)

مَکْتَبَۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 911 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحْیاءُ الْعُلُوم جلد 4 کے صفحہ نمبر 219 تا 221 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غَزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُرے خاتمے سے اَمْن چاہتے ہو تو اپنی ساری زِنْدگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں بَسَر کرو اور ہر ہر گُناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوفِ (خدا عَزَّوَجَلَّ) غالِب رہے، حتّٰی کہ اِس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غَمْگِیْن رہو۔

مَزید فرماتے ہیں: تمہیں اچّھے خاتِمے کی تَیّاری میں مَشغول رہنا چاہیے۔ ہمیشہ ذِکْرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گُناہوں سے اپنے اَعْضاء بلکہ دِل کی بھی حِفاظَت کرو، جس قَدَر مُمْکِن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اَثَر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج۴ ص۲۱۹۔۲۲۱ مُلَخَّصاً)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ　　گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　　ہو اِیْمان پر خاتِمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعِی نَزْعْ کی سختیاں شَدِید تر ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جَلْوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ مَوت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، مُفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی مِرآۃُ الْمناجیح میں لکھتے ہیں: ”عُلَماء فرماتے ہیں کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خاص خُدَّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنہوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بستر مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظِیم کرو، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آ گئے۔“ (مرآۃ، ج۲، ص۴۲۶)

کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ — جب آخِری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا
سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری — لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گُمانا
ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد — سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا
جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو — شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا
جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ — تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو — اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا
سرکار! مجھے نَزع میں مت چھوڑنا تنہا — تم آ کے مجھے سورۂ یاسین سُنانا

(وسائلِ بخشش، ص۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ موت کی سختیاں کس قدر دردناک ہیں کہ ہزاروں سال

تک اس کی سختی اور تلخی نہیں جاتی، آہ! موت کی سختیوں کی حقیقت اور اُس وقت دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ بیان نہیں کیا جا سکتا، موت کی سختیاں تلوار کے 300 وار کے برابر ہیں، موت کی سختیاں ہر ہر رگ پر چھا جاتی ہیں، ایک حدیث کے خلاصے کے مطابق، موت کا ہر جھٹکا تلوار کے ہزار واروں سے بڑھ کر ہے، موت کی سختیاں براہِ راست رُوح پر نازل ہوتی ہیں، موت کی سختیاں تمام بدن میں پھیل جاتی ہیں، موت کی سختیاں ہر بال کی جڑ اور سر سے پاؤں تک کھال کے ہر حصے پر طاری ہوتی ہیں ، موت کی سختیاں آرے کے چِیرے جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہیں، موت کی سختیاں قینچی کے کاٹے جانے سے بھی زیادہ سخت ہوں گی، موت کی سختیاں ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہیں، موت کی سختیاں دِل پر غلبہ کر کے پورے بدن کی طاقت کو چھین لیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کو حیران و پریشان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں زبان کو گونگا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں جسم کو بے جان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کا رنگ مٹیالا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر چڑھا دیتی ہیں، موت کی سختیاں ہونٹوں کو خشک کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں اُنگلیاں نیلی کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں پہلے قدم، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی کرتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کی اُمیدیں ختم کر دیتی ہیں، موت کی سختیوں سے کچھ دیر قبل توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جس پر موت کی سختیاں طاری ہوتی ہیں، اُس کے سینے سے گائے بیل کے ڈکارنے کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنے کرم سے ہمارے گناہ معاف فرما، ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما اور موت کی سختیاں ہم پر آسان فرما، آخری وقت میں ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوہ دکھا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر　　سختیاں نزع کی کیونکر مَیں سہُوں گا یارَبّ!

نَزْع کے وَقْت مجھے جلوۂ محبوب دکھا　　تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

موت کی سختیوں کے اسباب:

یادرکھیے! ہر شخص پر موت کی سختیاں اُس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے مطابق ہوں گی، نزع کی سختیوں کے وقت بندے کے اُس کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیے جائیں گے، سختیاں ایک ایک کرکے گزریں گی اور آخری سختی گزرتے وقت اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ماں کی ناراضی حالتِ نزع میں سختی کا باعث ہے

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں حساب وکتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدت کا ایک باعث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے۔ (منہاج العابدین ص 94)

ایک بزرگ فرماتے ہیں:"حاسد شخص مجلس میں ذِلّت اور مذمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اُٹھاتا ہے، نزع کے وقت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قیامت کے دن حشر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج1ص199)

موت کی سختیوں سے چھٹکارا: ایمان دار کو موت کی سختیوں سے چھٹکارا نصیب ہو گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا مانگی :"اے

میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ !جو مجھ پر ایمان لائے، اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو اُسے اپنی ملاقات کا مشتاق بنادے اور اس کی موت اس پر آسان فرمادے اور اس کے لئے سامانِ دنیا میں کمی فرمادے، لیکن جو مجھ پر ایمان نہ لایا اور نہ اس بات کی گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو نہ اُسے اپنی ملاقات کی محبت عطا فرما اور نہ اس پر نزع کی تکلیف کو آسان فرما اور اس پر سامانِ دنیا کی زیادتی فرما۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث:۸۰۸،ج۱۸،ص۳۱۳) بحوالہ (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج 1 ص 539، حدیث: 5)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رَنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "مَیں نے والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا، جس کی موت کا وقت قریب تھا، تو والدین سے حُسنِ سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دُور کر دیا۔ ("نیکیوں کی جزائیں" ص19 تا20)

بے شک اللہ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن ارشاد فرماتا ہے: "جس نے صِلۂ رحمی کی، میں اس کی عمر میں اِضافہ کروں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو آباد کروں گا، موت کی سختیاں اس پر آسان کر دوں گا اور جنت کے دروازے اس کو پکاریں گے: "ہماری طرف آجاؤ۔" (نیکیوں کی جزائیں۔۔۔۔۔۔ ص93)

حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ "صدقۂ فطر ادا کرنے میں 3 فضیلتیں ہیں؛ پہلی روزے کا قبول ہونا، دوسری سکراتِ موت میں آسانی اور تیسری عذابِ قبر سے نجات۔" (المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۱۱۴) بحوالہ (فیضان زکاۃ ص112)

مرقاۃ میں حضرتِ مُلا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے فرمایا کہ: "موت کے وقت میّت کو وضو،

مسواک کرادینا، خوشبو لگادینا مستحب ہے، اس سے جانکنی آسان ہوتی ہے، بلکہ اگر ممکن ہو تو اس وقت اُسے غسل کرادو، عمدہ کپڑے پہنا دو، اگر ہو سکے وہ 2 رکعت نفل نمازِ وداع کی نیّت سے پڑھے، یہ باتیں حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ خبیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیدہ فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے منقول ہیں کہ انہوں نے بوقتِ وفات یہ اعمال کئے، یہ سب یَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ (یعنی اُس کا دل خوش ہو جائے گا) میں داخل ہیں کہ اس سے میّت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج2 ص425)

سخاوت وقتِ نزع آسانی پیدا کر دیتی ہے:

حضرت معتمر محدث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کی نزعِ رُوح کی حالت میں گیا اور دُعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ عزوجل! ان پر سکراتِ موت کو آسان فرمادے، کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے، چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا: کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں، معتمر ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ: مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام مجھ سے فرمارہے ہیں کہ: میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزعِ رُوح میں نرمی برتتا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے، یعنی ان کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج4 ص410)

سکرات میں آسانی کا نسخہ:

عُلماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مِسواک کا اِستعمال وقتِ نزع، آسانی پیدا کرتا ہے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہا کی صحیح حدیث سے اِستدلال کیا گیا کہ وقتِ وفات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِسواک کی تھی۔ (شرح الصدور ص91)

مُرشِد، نزع کے عالم میں مدد فرماتے ہیں:

اِمامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مشائخِ کرام دُنیا و دین و نزع و قبر و حشر، سب حالتوں میں اپنے مریدین کی اِمداد فرماتے ہیں، فقہاء اور صُوفیاء سب کے سب اپنے اپنے مُتَّبِعِیْن (پیروی کرنے والوں) کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے مُتَّبِعِیْن اور مریدین کی نزع کے حالت میں، رُوح کے نکلنے اور مُنْکَر نَکِیر کے سوالات، نشر و حشر اور حساب اور میزانِ عدل پر اعمال تُلنے اور پُل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے۔ مزید فرماتے ہیں: اس محتاج بے دست و پا سے بڑھ کر احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔ (فتاوی رضویہ ج 21 ص 465،464)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی جامع شرائط پیر کی بیعت کر لیجئے، اس کی برکت سے نزع میں، قبر میں، حشر میں ہر جگہ خیر ہی خیر ہو گی، آیئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بے قصور کی مدد"** کے صفحہ نمبر 19 سے ایک مدنی بہار سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

وقتِ نزع دیدارِ مُرشِد ہو گیا

ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی افتخار احمد عطاری، مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بہُت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا، سُنّتوں کے عامِل مبلغین کی صحبت اور امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی تربیت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگے۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوال المکرم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر

فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں دردِ محسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، دوا سے کچھ افاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد شروع کر دیا، ان کے صاحبزادے نے اس طرح اچانک کَلِمَہ طَیِّبہ کا وِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی ؟ انہوں نے فرمایا: "بیٹا! سامنے دیکھو، میرے پیرومرشِد امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنے کی تلقین فرمارہے ہیں۔" یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی، ان کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ وفات سے پہلے بعدِ نمازِ مغرب ابّا جان نے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیا تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے
رہنا راضی سدا میرے مُرشِدپیا
آخری وقت ہے اور بڑا سخت ہے
میرا اِیماں بچا میرے مُرشِدپیا

باوضو رہنے والوں کے لئے نزع میں آسانی ہو گی:

"نماز کے احکام" میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے باوضو رہنے کے 7 فضائل لکھے ہیں، اس میں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو باوضو رہے گا، موت کی سختی اُس پر آسان ہو جائے گی۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 95 شعبوں میں سے 1 شعبہ، مجلسِ تجہیز و تکفین بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ، شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سر انجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس لنگرِ رسائل کو یہ مدنی پھول دیا گیا ہے کہ وہ بالخصوص ان رسائل "قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ" وغیرہ کا لنگر کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھول" سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوَامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرْمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وَقْت تک

کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۱ ص۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں　　چاہیں ہوں بارِشیں قافلے میں چلو
کُوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں　　چاہے اَولے پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیرِ اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) **انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) **تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) **جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) **بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) **فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)**اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری:** اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)**اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ:** بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1)اَلْحَمْدُلِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2)اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں/پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام ”**اسلامی بیانات جلد 1**“ **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام ”اسلامی بیانات جلد 2“ **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔ پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔









فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net